کافر کسے کہتے ہیں۔

اس کتاب کے تین حصے ہیں

(1) کافر کسے کہتے ہیں ۔ حصہ اول

(2) فرقہ پرستوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم ۔ حصہ دوم

(3) نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست شیطان کے قدموں کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ حصہ سوم

کافر کسے کہتے ہیں

کافر کسے کہتے ہیں۔ اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

پیش لفظ

خواتین وحضرات

کافر ایک ایسا لفظ ہے۔ جو ہم سنتے رہتے ہیں۔ کبھی کوئی کسی فرقے والے کو کافر کہتے ہیں۔ کبھی کوئی دوسرے فرقے کو کافر کہتے ہیں۔ اس طرح کی باتیں بنا کر لوگ ایک دوسرے کو کافر کہتے رہتے ہیں۔ مزے کی بات یہ ہے۔ کہ کوئی بھی خود کو کافر کہلوانا پسند نہیں کرتا۔ اور نہ ہی خود کو کافر تسلیم کرتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے۔ کہ ہمارے تسلیم کرنے سے یا نہ تسلیم کرنے سے اللہ تعالیٰ کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیونکہ حکم تو صرف اُسی کا چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

❁ سورہ اعراف آیت 54 کا تیسرا حصہ پارہ 8

خبردار رہو۔ جس نے پیدا کیا ہے۔ حکم بھی اُسی کا چلے گا۔ یعنی حکم کا حق بھی اسی کو ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ خبردار رہو۔ جس نے پیدا کیا ہے۔ حکم بھی اُسی کا چلے گا۔ اس آیت کو یوں بھی پڑھ سکتے ہیں۔ سنو جس نے پیدا کیا ہے۔ حکم بھی اُسی کا چلے گا۔

خواتین وحضرات!

اگر آپ نے اللہ تعالیٰ کا حکم سن لیا۔ کہ حکم کا حق بھی اسی کو ہے جس نے پیدا کیا ہے۔

❁ سورہ طارق آیات 13 تا 14 پارہ 30

بے شک یہ قرآن ایک فیصلہ کر دینے والا کلام ہے۔ اور یہ کوئی ہنسی نہیں ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ سنا کہ قرآن پاک فیصلے کرنے والا اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اور اس میں کوئی ہنسی کی بات نہیں ہے۔

کافر کسے کہتے ہیں۔ اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے پوچھتے ہیں۔ دیکھتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں قرآن پاک کے زریعے کیا جواب دیتے ہیں ۔۔

مثال نمبر 1

سورہ البقرہ ۔آیت 34 ۔ پارہ 1

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا۔ سوائے ابلیس کے اس نے بات نہ مانی اور کافروں میں سے ہوگیا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی بات کو نا ماننا کفر ہے جب شیطان نے اللہ تعالیٰ کی بات نہیں مانی تو کافروں یعنی نافرمانوں میں سے ہوگیا۔ کافر یعنی نافرمان۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو کفر کہتے ہیں۔

مثال نمبر 2

سورہ شعراء آیات 10 تا 22 پارہ 19

اور جب آپ کے رب نے موسیٰؑ کو پکارا۔ کہ تم ان ظالم لوگوں کے پاس جاؤ۔ فرعون کی قوم کے پاس۔ کیا وہ ڈرتے نہیں۔ موسیٰ نے کہا اے میرے رب میں اس بات سے ڈرتا ہوں۔ کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے۔ اور میرا دل تنگ ہوتا ہے۔ اور میری زبان نہیں چلتی۔ اسلیے ہارون کو بھیج دیں۔ اور میرے زمہ ان کا ایک جرم ہے۔ میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل کردیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا۔ ہرگز نہیں تم دونوں ہمارے معجزات لے کر جاؤ بے شک ہم تمھارے ساتھ سننے والے ہیں تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ پھر کہو کہ ہم تمام جہانوں کے رب کے بھیجے ہوئے ہیں۔ کہ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دو۔ فرعون نے کہا کہ کیا ہم نے تمھیں نہیں پالا تھا۔ اور تم نے اپنی عمر کے کئی سال ہمارے پاس نہیں گزارے تھے۔ اور وہ کام بھی تم نے کیا تھا اور تو تو کافروں یعنی نافرمانوں میں سے ہے۔ موسیٰ نے کہا۔ کہ میں نے وہ کام کیا تھا اور میں بےخبروں میں سے تھا۔ میں تم سے ڈر کر بھاگ گیا۔ پھر میرے رب نے مجھے حکمت یعنی تورات دی اور مجھے رسولوں میں شامل کرلیا۔ اور جس نعمت کا تو جو احسان جتلا رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنالیا تھا۔

خواتین وحضرات

آپ نے غور کیا۔ کہ یہاں ان آیات میں فرعون موسیٰؑ کو کافر کہہ رہا ہے۔ اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ نبی کو۔

غور کرنے کی بات یہ ہے۔ کہ کسی کے کہنے سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔ بلکہ کافر وہ ہوگا۔ جسے اللہ تعالیٰ کافر کہیں گے۔ اور کافرمانیں گے۔ ان آیات سے ہمیں کافر کا مطلب اللہ تعالیٰ نے سمجھایا۔ کہ کافر کا مطلب ہے۔ نافرمان یعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان کافر ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی نظر میں شیطان کافر ہے۔ کیونکہ اُسنے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔ قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق کافر کا مطلب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نافرمان۔

آئیں اس فیصلے کرنے والی کتاب سے دیکھتے ہیں۔ کہ

فرقہ بنانے والے لوگوں کی حقیقیت کیا ہے اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا اعلان۔ کہ رسول ﷺ کا فرقہ بنانے والوں سے کوئی تعلق نہیں!

سورہ انعام۔ آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کررہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کی لاتعلقی کا اعلان کردیا ہے رسولؐ کا ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یادرکھیں کہ فرقے بنانے والے لوگ رسولؐ کے کچھ نہیں لگتے یہ اعلان لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا تعلق رسول ﷺ سے قائم ہو تو آج ہی فرقہ چھوڑ کر توبہ کرکے اللہ تعالیٰ کی رسی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا ہوگا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے فیصلہ کرنے والے قرآن کا پیغام سنا کہ رسول ﷺ کا فرقہ بنانے والوں سے کوئی تعلق نہیں۔ تمام فرقہ والے قرآن پاک کا فیصلہ سن لیں۔ یادرکھیں کہ قیامت والے دن فیصلے نام نہاد مفسر یا فرقہ پرست نہیں کریں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کرے گا۔ ان فرقہ پرستوں کے آپس کے تعلقات قیامت والے دن ٹوٹ جائیں گے۔ اور قرآن پاک کا فیصلہ

چلے گا۔

سورہ البقرہ ۔آیت 34۔پارہ 1

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا۔سوائے ابلیس کے اس نے بات نہ مانی اور کافروں میں سے ہو گیا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی بات کو نا ماننا کفر ہے جب شیطان نے اللہ تعالیٰ کی بات نہیں مانی تو کافروں یعنی نافرمانوں میں سے ہو گیا۔کافر یعنی نافرمان۔اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو کفر کہتے ہیں۔

ایمان لانے کے بعد کفر کرنے والے لوگ کون ہیں۔

فرقے بنانے والے ایمان لانے کے بعد کفر کرنے والے لوگ ہیں۔

آئیں قرآن پاک کا ایک اور فیصلہ دیکھتے ہیں۔کہ فرقے بنانے والے کافر ہیں۔کیونکہ یہ ایمان لانے کے بعد پھر کافر بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی فرقے کی اطاعت کرنے والوں سے کہتے ہیں۔کہ تم کس طرح کفر یعنی میری نافرمانی کر سکتے ہو۔

سورہ آل عمران آیات 100 تا 103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگر تم کسی فرقے کی اطاعت کرو گے۔اُن لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوبارہ کفر میں پھیر دیں گے۔یعنی تمھیں پھر کافر بنا دیں گے۔اور تم کفر کر بھی کیسے سکتے ہو۔جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔اور اللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا ۔اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا یعنی تمہیں فرمابرداری کی حالت میں موت آنی چاہیے ۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائے گا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔یعنی ہم سے خطاب کر رہے ہیں۔یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔اگر تم کسی گروہ کی اطاعت کرو گے ۔تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کسطرح کفر کر سکتے ہو۔جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑے گا۔وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔اور فرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو کفر کی حالت میں موت آئے گی۔اور مسلم نہیں ہوں گے۔

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے ۔اور مسلم یعنی فرمابردار نہیں رہتا۔بلکہ اللہ تعالیٰ کا نافرمان یعنی کافر بن جاتا ہے۔

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنا دیگی۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی کفر کر لیتا ہے

خواتین وحضرات

شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی ۔اورآدمؑ کوسجدہ نہ کرکے کافریعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان بن گیا تھا۔

تو نام نہادمفسروں اورفرقہ پرستوں نے کونسی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورہ ال عمرآن کی آیات 102 تا 103 کے پہلے حصے میں حکم دیا ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو ۔جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ مرتے دم تک مسلم رہنا۔یعنی میرا فرمابردار رہنا۔ سب مل کراللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قران پاک کومظبوطی سے پکڑ نا ۔اورفرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

نام نہادمفسروں اورفرقہ پرستوں نے جب فرقے بنالیے۔تومسلم نہ رہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے۔اسلام سے نکل گئے۔یعنی کافر بن گئے۔یعنی نافرمان بن گئے

۔جس طرح شیطان نافرمان بنا تھا۔دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے۔فرمابرداریعنی مسلم تو تب تھا۔کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرلیتا۔قرآن پاک کومظبوطی سے پکڑ لیتا۔نام نہادمفسروں نے شیطان کی فرمابرداری کی ہے۔شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔اورفرقہ پرستوں نے اسی کواپنا ولی یعنی مددگار بنالیا۔ایسے ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔انہوں نے قرآن پاک کے متضاد کام کرکے شیطان کوخوش کیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا توانہوں نے غضب ہی سمیٹا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا ۔کہ مجھ سے ڈرنا ۔اورمرتے دم تک مسلم رہنا۔نام نہادمفسراللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے ۔نہ صرف یہ کام خودکیا بلکہ اس کام کے لیے فرقے بنالیے اورنافرمان بن گئے۔نہ صرف خودیہ کام کیا بلکہ اس کومشن بنالیا۔ تاکہ مرنے کے بعدبھی شیطان کا مشن جاری رہے۔اورشیطان کے قدموں کی اطاعت ہوتی رہے۔تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔نام نہادمفسر فرقوں پرزندہ رہتے ہیں اوراسی پرمرتے ہیں۔اوررسولﷺ کالایا ہواپیغام ان پر بےاثر ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ فرقہ پرست مسلم نہ بنے۔یعنی اسلام نہ لائے بلکہ کافربن گئے۔یعنی مسلم نہ بنے اوراللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرکے کافربن گئے۔حالانکہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دونوں طریقے بتائے تھے۔مسلم بننے کا طریقہ اورکافربننے کا طریقہ۔نام نہادمفسروں نے کافربننے کا طریقہ چن لیا۔

واضح دلائل قرآن پاک کاایک صفاتی نام ہے فرقے بنانے والے ایمان لانے کے بعدکفرکرنے والےلوگ ہیں۔

سورہ آل عمران۔آیات 105 تا 108۔پارہ 4

اورتم ان لوگوں کی طرح نہ ہوجاوٴ جوفرقوں میں بٹ گئے اورواضح دلائل یعنی قرآن آجانے کے بعدبھی ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگےاورایسے ہی لوگوں کے لئے بہت بڑاعذاب ہے

جس دن بعض چہرے سفید ہونگے اوربعض چہرے سیاہ ہونگے تو وہ لوگ جن کے چہرے سیاہ ہوں گے۔کیاتم نے ایمان لانے کے بعدکفرکیا تھا۔

بس اپنے کفرکی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھواوروہ لوگ جن کے چہرے سفید ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہوں گےاوراس میں ہمیشہ رہیں گے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جوہم آپ کوسچائی کے ساتھ پڑھ کرسناتے ہیں اوراللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پرظلم نہیں چاہتا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہوجانا جنہوں نے قرآن پاک کو پانے کے باوجودآپس میں اختلاف کرکے فرقے بنائے۔فرقے بنانے والوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہونگے کیونکہ انہوں نے ایمان لانے کے بعدکفرکیا ایمان یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کوسچ ماننے اوراس کی اطاعت کا دعویٰ کرنے کے بعدفرقوں کی اطاعت اختیارکرلی اوراللہ تعالیٰ کی بات نامان کرکفرکیا فرقہ بنانے والےلوگوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہونگے اور یہ اپنے کفرکی وجہ سے اللہ تعالیٰ کاعذاب چکھیں گےاورجن لوگوں کے منہ سفید ہونگے وہ ایمان والےیعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کوسچ ماننے اوراس کی اطاعت کرنے والےلوگ ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہونگے اور ہمیشہ اس رحمت میں رہیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے فرقے نہیں بنائے ہوں گے۔اورایمان والی زندگی بسرکی ہوگی۔یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جوآپ کوسچائی کے ساتھ پڑھ کرسنائیں جاتیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پرظلم کرنے کاکوئی ارادہ نہیں رکھتااس لئے ہربات ٹھیک ٹھیک بتاتا ہے۔

خواتین وحضرات

الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔بس اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا مزچکھو۔ یعنی فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کفر کرلیتا ہے۔یعنی دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔

سورہ آل عمرآن آیت 149 پارہ 4

اے ایمان والو اگر تم اُن لوگوں کی اطاعت کروگے۔جنہوں نے کفر کیا ہے۔تو وہ تمھیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے۔پھر تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوجاؤگے۔

خواتین وحضرات

اس آیت میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔اگر تم اُن لوگوں کی اطاعت کروگے۔جنہوں نے کفر کیا ہے۔یعنی فرقے بنائے ہیں تو وہ تمھیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے۔یعنی تمھیں دوبارہ کافر بنا دیں گے۔پھر تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوجاؤگے۔

آیت نوٹ کریں۔کفر کرنے والے لوگ یعنی فرقے بنانے والے لوگ۔

سورہ آل عمرآن آیت 12 پارہ 3

آپ ﷺ کہہ دو۔ جنہوں نے کفر کیا ہے۔ عن قریب تم مغلوب کیے جاؤگے۔اور جہنم کی طرف اکٹھے کیے جاؤگے۔اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں رسول ﷺ فرماتے ہیں۔جن لوگوں نے کفر کیا ہے۔یعنی فرقے بنائے ہیں۔ عن قریب یہ لوگ مغلوب ہوں گے۔اور جہنم کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے۔۔اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات۔

آئیں اللہ تعالیٰ کی وصیت دیکھتے ہیں۔

سورہ شوریٰ۔آیت 13 کا پہلا حصہ۔پارہ نمبر 25

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دین کی وہی شرع یعنی طریقہ مقرر کیا ہے۔جس کی وصیت اُس نے نوحؑ کو کی تھی۔اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کیا ہے۔اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔کہ تم اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا یعنی فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب فرما رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ ہم نے تمہیں بھی وہی دین کی شرع دی ہے۔یعنی دین کا طریقہ مقرر کیا ہے۔جس کی وصیت اُس نے نوحؑ کو کی تھی۔اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کیا ہے۔اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔کہ تم اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقے نہ بنانا۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہی وصیت پہلے رسولوں سمیت رسول ﷺ سے بھی کی ہے۔کہ دین میں فرقے نہ بنانا۔اور آج آپ کے سامنے امت مسلمہ کی کیا حالت ہے۔کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی وصیت کو بدل کر کافر بننا گوارہ کرلیا ہے۔اور اس کو وہ اپنا دین سمجھتے ہیں۔شیطان نے اللہ تعالیٰ کی بات نہ مانی اور آدمؑ کو سجدہ نہ کرکے کافر بن گیا۔تھا۔اسطرح اگر ہم اللہ تعالیٰ کی وصیت بدل کر فرقے بنائیں گے۔تو ہم بھی کافر ہیں اور شیطان ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آئیں اللہ تعالیٰ کی وصیت دیکھتے ہیں۔

سورہ نساء آیات 131 تا 132 پارہ 5

اور اللہ تعالیٰ کا ہے۔جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے۔اور اللہ تعالیٰ تم کو وصیت کرتا ہے۔جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی۔اور تمھیں بھی کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔اور اگر تم کفر کروگے۔یعنی نافرمانی کروگے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ کا ہی ہے۔جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے۔اور اللہ تعالیٰ سب سے بے نیاز اور تعریف کے لائق ہے۔اور اللہ تعالیٰ کا ہے۔جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے۔اور اللہ تعالیٰ کا وکیل ہونا کافی ہے ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ اللہ تعالی نے پہلے کتاب والوں اور ہمیں ایک ہی وصیت کی ہے۔کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔اور اگر تم کفر کروگے۔یعنی فرقے بناؤگے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ کا ہی ہے۔جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے۔اور اللہ تعالیٰ سب سے بے نیاز اور تعریف کے لائق ہے۔اور اللہ تعالیٰ کا ہے۔جو کچھ

زمین اور آسمانوں میں ہے۔اور اللہ تعالیٰ کا وکیل ہونا کافی ہے ۔

سورہ آل عمرآن آیت 177 پارہ 4

بے شک جن لوگوں نے ایمان کے بدلے کفر خریدا۔وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا فرقہ پرستوں سے خطاب ہے۔جو ایمان لانے کے بعد کفر کر لیتے ہیں یعنی فرقے بنا لیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔بے شک جن لوگوں نے ایمان کے بدلے کفر خریدا۔وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ایمان کا مطلب ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا۔ یعنی اگر اس کے بدلے میں فرقے بنائے تو کفر خرید لیا۔

سورہ المائدہ آیت 5 آخری حصہ پارہ 6

اور جو کوئی ایمان کا کفر کرے۔تو بے شک اس کے اعمال ضائع ہو گئے۔اور وہی آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

خواتین وحضرات!

ایمان کا مطلب ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا۔کیا ہم ایمان والے ہیں یا ایمان کا کفر کر لیا ہے ۔یعنی کیا ہم نے فرقے بنا لیے ہیں۔تو ہمارے اعمال ضائع ہو گئے ہیں۔اور ہم آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوں گے۔

سورہ محمد۔آیات 8 تا 11 پارہ 26

جن لوگوں نے کفر کیا ان کیلئے تباہی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال برباد کر دے گا یہ اس لئے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا اسے انہوں نے ناگوار سمجھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔کیا وہ زمین میں چل پھر کر نہیں دیکھتے کہ کیا جو لوگ ان سے پہلے گزر چکے ہیں ان کا انجام کیا ہوا اللہ تعالیٰ نے انہیں تباہ و برباد کر دیا اور کافروں کیلئے ایسی ہی سزائیں ہوتی ہیں یہ اس لئے کہ ایمان والوں کا تو حامی و ناصر اللہ تعالیٰ ہے اور کافروں کا کوئی بھی حامی و ناصر نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کفر کرنے والوں یعنی فرقے بنانے والوں کی مکمل وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں ان کے اعمال برباد کر دوں گا جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قرآن کو پسند نہیں کرتے ان کیلئے تباہی ہے۔ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں کا مددگا تو اللہ تعالیٰ ہے اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کا کوئی بھی مددگار نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے قرآن پاک کے نافرمانوں کی سزا دیکھی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں کافروں یعنی نافرمانوں کو ایسے ہی سزائیں دیتا ہوں کیوں کہ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے والے اور ان کی اطاعت کرنے والوں کو ایمان والا کہا جاتا ہے یعنی ایمان والوں کا دوست اور مددگار تو اللہ تعالیٰ ہے اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کا کوئی دوست یا مددگار نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے منع کرنے کے باوجود فرقے بناتے ہیں اور اگر کوئی قرآن کی بات کرے تو ان کی آنکھیں اور زبانیں دیکھیں۔کہ کس طرح قرآن پاک کو نیچا دکھانے کے لیے حرکتیں کرتے ہیں۔گویا ان کا نام نہاد مفسران کا خدا ہے۔نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست دونوں کی خیر نہیں۔

سورہ حٰم السجدہ آیات 41 تا 43 پارہ 24

بیشک جنہوں نے اس نصیحت یعنی قرآن کا کفر کیا۔جب وہ ان کے پاس آیا۔اور بیشک یہ قرآن بڑی عزت والی کتاب ہے۔اس میں جھوٹ نہ آگے سے داخل ہو سکتا ہے۔اور نہ پیچھے سے داخل ہو سکتا ہے۔یہ بڑے ہی تعریف والے حکمت والے کی طرف سے نازل ہوا ہے۔آپ ﷺ سے جو کچھ کہا جاتا ہے۔وہ وہی ہے۔جو آپ سے پہلے رسولوں سے کہا گیا ۔بیشک آپ کا رب بہت معاف کرنے والا اور دردناک عذاب دینے والا بھی ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ آپ ﷺ سے جو کچھ کہا گیا۔ وہی پہلے رسولوں سے بھی کہا گیا یعنی جو کچھ قرآن پاک میں ہے وہ پہلی کتابوں میں بھی تھا۔ اوراس قرآن میں جھوٹ کسی طرح شامل نہیں ہوسکتا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ قرآن پاک میں جھوٹ آگے یا پیچھے سے داخل نہیں ہوسکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا معجزہ ہے۔ کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے کچھ داخل کرنے نہیں دیا۔ لہذا کفر کرنے والوں نے یعنی فرقے بنانے والوں لوگوں نے تفسیر کی آڑ میں سائیڈوں پر اور اوپر نیچے لکھ دیا۔

اللہ تعالیٰ کے سچ کے مقابلے میں لوگ اپنے فرقوں کو اہمیت دیتے ہیں۔ اور جو انہیں فرقے والے رسول کے نام پر دیتے ہیں اس کو قبول کرلیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سچ کو رد کر دیا جاتا ہے ۔ ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب ضرور آئے گا۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر فرقوں کو اپنا رب بناتے ہیں۔

سورہ الغاشیہ۔ آیات 31 تا 36۔ پارہ 30

آپ ﷺ نصیحت کرتے رہیئے۔ بیشک آپ تو نصیحت کرنے والے ہیں۔ آپ ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہیں مگر جو پھر گیا اور کفر کیا۔ اللہ تعالیٰ اسے بہت بڑا عذاب دے گا بے شک ہماری طرف ہی ان کو لوٹ کر آنا ہے پھر بے شک ہمارے ہی ذمہ حساب لینا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ آپ ﷺ لوگوں پر زبردستی کرنے والے نہیں ہیں۔ آپ ﷺ صرف نصیحت کرنے والے ہیں۔ مگر جس نے کفر کیا یعنی فرقہ بنایا اور پھر گیا یعنی مرتد ہوگیا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے بہت بڑا عذاب دے گا بے شک ہماری طرف ہی ان کو لوٹ کر آنا ہے پھر بیشک ہمارے ہی ذمہ حساب لینا ہے۔

آپ نے دیکھا کہ نصیحت یعنی قرآن پاک کی زمہ داری رسول ﷺ اور حساب لینے کی زمہ داری اللہ تعالیٰ کی ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات 85 تا 91 پارہ 3

اور جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا۔ تو اُس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔ اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کیوں ہدایت دے سکتا ہے۔ جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔ حالانکہ وہ خود گواہی دے چکے ہیں۔ کہ یہ رسول ﷺ سچ پر ہے۔ اور ان کے پاس واضح دلائل بھی آچکی ہیں۔ یعنی قرآن پاک۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ ایسے لوگوں کا بدلہ یہی ہے۔ کہ ان پر اللہ کی لعنت ہو۔ فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے ۔ اور نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی۔ اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ ہاں اس کے بعد جن لوگوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کرلی۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔ پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے ۔ اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔ اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اسی حالت میں مرگئے ۔ اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔ تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ یہی لوگ ہیں۔ جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ اور کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات کر رہے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے سوا کوئی اور دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ پھر کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں۔ کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول ﷺ کے بارے میں گواہی دی۔ کہ وہ سچ پر ہے اور ان کے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک بھی آگیا۔ پھر اس کے باوجود انہوں نے فرقے بنائے۔ ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی ۔ اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ ہاں البتہ ایسا کام کرنے کے بعد جن لوگوں نے دنیا میں توبہ کی اور اپنی اصلاح کرلی۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔ یعنی فرقے بنائے پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے ۔ یعنی فرقہ واریت میں بڑھتے چلے گئے تو اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔ اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور اسی حالت میں مرگئے ۔ اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہیں گے۔ تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ یہی لوگ ہیں۔ جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات سے ہم نے جانا کہ فرقے بنانے والے رسول ﷺ کو جھٹلانے والے ہیں۔اوران آیات سے ہم نے جانا کہ فرقہ بنانے والے گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات

اسلام یا مسلم کا مطلب ہے۔فرمابرداری یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری۔فرقے بنانے والے تو اپنے مفسروں ااور فرقہ پرستوں کی فرمابرداری کرتے ہیں۔اوراللہ تعالیٰ کی فرمابرداری نہیں کرتے۔یعنی قرآن پاک کی فرمابردای نہیں کرتے۔اس طرح وہ کافر یعنی نافرمان بن جاتے ہیں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔مگر فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے نافرمان بن کر فرقے بناتے ہیں۔اور کافر بن جاتے ہیں۔جوان فرقوں کی اطاعت کرے گا۔وہ بھی کافر ہوگا۔اور کافر جنت میں نہیں جاسکتا۔یعنی ایمان لانے کے بعد کفر ہوجائے گا۔

سورہ زمر۔آیات 53 تا62۔پارہ 24

آپ ﷺ کہہ دو!اے میرے بندو یعنی غلاموں جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس مت ہوں۔بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کردیتا ہے بے شک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔اوراپنے رب کی طرف رجوع کرواوراس کی فرمانبرداری کرو۔اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے اور تمہیں کہیں سے مدد نہ مل سکے۔اوراطاعت اختیار کرلو اپنے رب کی نازل کی ہوئی بہترین باتوں کی۔اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی انسان کہے کہ ہائے افسوس میری کوتاہی پر جو میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کی۔اور میں تو الٹا مذاق اڑانے والوں میں شامل تھا۔یا یہ کہے کہ کاش اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں سے ہوتا یا عذاب دیکھ کر کہے کاش مجھے ایک اور موقع مل جائے اور میں احسان کرنے والوں میں سے ہوجاتا۔کیوں نہیں میری آیات تمہارے پاس آچکی تھیں۔پھر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا۔جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کیلئے جگہ کافی نہیں ہے اور جن لوگوں نے پرہیزگاری کی اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی سے نجات دے گا نہ ان لوگوں کو کوئی تکلیف ہوگی اور نہ وہ غمگین ہوں گے اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا وکیل ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں پہلے رسول ﷺ کا خطاب ہے پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کا پیغام ہم کو سناتے ہیں۔یہ ان ڈائرکٹ فارم میں بات ہورہی ہے۔لہٰذا رسول ﷺ فرماتے ہیں۔اے میرے بندوں یعنی اے۔میرے غلاموں جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس مت ہوں۔بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کردیتا ہے بے شک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔اوراپنے رب کی طرف رجوع کرواوراس کی فرمانبرداری کرو۔اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے اور تمہیں کہیں سے مدد نہ مل سکے اور اطاعت اختیار کرلو اپنے رب کی نازل کی ہوئی بہترین باتوں کی۔اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی انسان کہے کہ ہائے افسوس میری کوتاہی پر جو میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کی۔اور میں تو الٹا مذاق اڑانے والوں میں شامل تھا۔یا یہ کہے کہ کاش اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں سے ہوتا یا عذاب دیکھ کر کہے کاش مجھے ایک اور موقع مل جائے اور میں احسان کرنے والوں میں سے ہوجاتا۔

ان کے جواب میں پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔کیوں نہیں میری آیات تمہارے پاس آچکی تھیں پھر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا یعنی نافرمانوں میں سے تھا۔جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کیلئے جگہ کافی نہیں ہے اور جن لوگوں نے پرہیزگاری کی اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی سے نجات دے گا نہ ان لوگوں کو کوئی تکلیف ہوگی اور نہ وہ غمگین ہوں گے اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا وکیل ہے۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنے کا مطلب ہے قرآن پاک سے رجوع کرنا۔اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا مطلب ہے قرآن پاک کی فرمانبرداری کرنا۔قیامت والے دن فرقہ پرستوں کے منہ کالے ہوں گے۔

سورہ عنکبوت۔آیت 51 اور 52۔پارہ 21

کیا انہیں یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے ان پر یہ کتاب نازل کی ہے۔جو انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔بے شک اس میں رحمت ہے اور نصیحت ہے ان لوگوں کے لیے جو اس پر ایمان لاتے ہیں ہیں۔آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسے سب معلوم ہے اور وہ لوگ جو جھوٹ پر ایمان لاتے اور اللہ تعالیٰ سے کفر کرتے ہیں۔ہیں۔یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات:۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کیا لوگوں کے لیے یہ قرآن کافی نہیں ہے۔جس میں اللہ تعالیٰ کی نصیحت اور رحمت ہے ان کے لیے جو لوگ اسے

مانتے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔یعنی قرآن میں لوگوں کے لیے رحمت اور نصیحت ہے۔جس کی گواہی اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔کیا ہم اللہ تعالیٰ کی گواہی کو قبول کرنے والے ہیں۔ اور اگر ہم نے قرآن کی نصیحت اور رحمت کو کافی نہ سمجھا۔اور اللہ تعالیٰ سے کفر کیا یعنی نافرمانی کی۔اور جھوٹ کی اطاعت کرتے رہے تو نقصان اُٹھانے والے ہوں گے۔ایمان والوں اور رسول ﷺ کے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔کہ ایمان لانے والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے قرآن پاک میں نصیحت اور رحمت ہے۔اور ایمان والوں کے لیے قرآن کافی ہے۔یہ رسول ﷺ کا پیغام تمام دنیا کے نام ہے اور قیامت تک کے لیے ہے۔

سورہ البقرہ۔آیت 159 تا 162۔پارہ نمبر 2

بے شک جو لوگ ہماری واضح دلائل اور ہدایت کو چھپاتے ہیں جبکہ ہم اپنی کتاب میں سب لوگوں کیلئے کھول کر بیان کر چکے ہیں۔تو ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بھی لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں البتہ وہ لوگ جنہوں نے توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی اور بیان کرنے لگے تو یہی لوگ ہیں جنہیں میں معاف کر دوں گا اور میں تو توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہوں بے شک وہ لوگ جنہیں نے کفر کیا اور کافر ہی مر گئے یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس لعنت میں وہ ہمیشہ رہیں گے ان سے عذاب کم نہیں کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی باتوں کو واضح دلائل اور لوگوں کیلئے ہدایت کہہ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی تعلیماتی باتوں کو چھپاتے ہیں جو لوگوں کی ہدایت کیلئے اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہیں تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں البتہ جو لوگ اپنی حرکتوں سے باز آجائیں اور جو کچھ قرآن کی باتیں چھپاتے تھے وہ لوگوں کو صاف صاف بیان کریں اور توبہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف کر دے گا البتہ جو لوگ اپنی کفر یعنی نافرمانی والی حرکتوں پر قائم رہے اور اسی طرح کفر یعنی نافرمانی کی حالت میں مر گئے یہی لوگ ہیں جن پر فرشتے اور اللہ تعالیٰ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے وہ جرم کی لعنت میں ہمیشہ گرفتار رہیں گے ان سے کبھی عذاب کم نہیں ہوگا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ کا راستہ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔اس کو چند مثالوں سے دیکھتے ہیں۔تاکہ اللہ تعالیٰ کے راستے والی آیات سمجھ میں آسکیں۔

خواتین وحضرات!

آئیں اس بات کا جواب قرآن پاک سے تلاش کرتے ہیں۔سوال تھا کہ اللہ تعالیٰ کا راستہ کس کو کہتے ہیں سورہ مزمل آیت نمبر 19 پارہ 29 میں اللہ تعالیٰ جواب دیتے ہیں:

”بے شک یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ بنالے۔“

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والا راستہ کہہ رہے ہیں۔یعنی قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔
آئیں قرآن پاک سے پھر اللہ تعالیٰ کے راستے کا جواب تلاش کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ سورہ ”دہر“ آیت نمبر 29 پارہ نمبر 29 میں جواب دیتے ہیں:

”بے شک یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے بس جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ بنالے۔“

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کا راستہ کہہ رہے ہیں۔

ایک اور مثال دیکھ لیں۔

سورہ ابراہیم۔آیت 1 پارہ 13

الر۔یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے آپ ﷺ کی طرف نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائیں۔اُن کے رب کی اجازت سے۔اُس اللہ تعالیٰ کے راستے پر لائیں۔جو زبردست قابل تعریف ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو روشنی کہہ رہے ہیں اور رسول ﷺ سے فرماتے ہیں۔ یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے آپ ﷺ کی طرف نازل کیا ہے تا کہ آپ لوگوں کو قرآن پاک کے ذریعے اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائیں۔ اور رسول ﷺ سے فرماتے ہیں کہ لوگوں کو ان کے رب کی اجازت سے اللہ تعالیٰ کے راستے پر لائیں۔ جو زبردست قابل تعریف ہے۔

آپ نے دیکھا۔

کہ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو صرف قرآن پاک کے ذریعے اجازت دی۔ کہ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائیں اور اللہ کے راستے پر لائیں۔ اس کے علاوہ کسی اور چیز کا نام نہیں لیا۔ یعنی کسی حدیث کی کتاب کا نام نہیں لیا۔

کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے جھوٹ کی اطاعت کرتے ہیں۔ آئیں آیات دیکھتے ہیں۔

سورہ محمد۔ آیات 1 تا 3 پارہ 26

جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے اور جو کچھ محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے اس پر ایمان لائے وہی ان کے رب کی طرف سے سچ ہے اللہ تعالیٰ ان کی برائیاں دور کر دے گا اور ان کا حال درست کر دے گا یہ اس لئے کہ کافروں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے اُس سچ کی اطاعت کی جو ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والا اُسے کہہ رہے ہیں جس نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹا دے گا اور اس کی حالت سنوار دے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والے یعنی قرآن کو سچ سمجھنے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے کی حالت بتائی۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں کفر اور ایمان کی مکمل تشریح کی گئی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جن لوگوں نے کفر کیا یعنی نافرمانی کی۔ اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے یعنی جن لوگوں نے قرآن پاک جیسے سچ کی اطاعت نہیں کی یعنی نافرمانی کی اور دوسروں کو بھی قرآن پاک سے روکا اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ضائع کر دیں گے اور جو لوگ ایمان لائے یعنی جنہوں نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والے سچ یعنی قرآن کی اطاعت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو مٹا دے گا اور ان کی حالت درست کر دے گا اس کی وجہ اللہ تعالیٰ یہ بیان کرتے ہیں کہ کافروں یعنی نافرمانوں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے اُس سچ کی اطاعت کی۔ جو ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دونوں کی حالت کو ٹھیک ٹھیک بیان کر دیا تا کہ کوئی وہم یا شک نہ رہے۔

خواتین وحضرات

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے۔ کہ فرقہ پرست کس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں۔

جب آپ اپنے کسی متعلقہ فرقے کی تفسیر پڑھتے ہیں۔ تو آپ زرا غور کریں کہ کسی آیت کو بھی خود پر لاگو نہیں کرتے۔ کبھی کسی کا نام لیں گے۔ اور کبھی کسی کا نام لے دیں گے۔ اور اس طرح قرآن پاک سے روکتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں قرآن پاک پر ایمان لاؤ اور پہلی کتابوں پر ایمان لاؤ۔ مگر فرقہ پرست قرآن پاک کے بعد والی کتابوں پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ان کتابوں کو تفسیر کی آڑ میں قرآن پاک پر حاکم بنا رکھا ہے۔ جبکہ۔ قرآن پاک قیامت تک آنے والے ہر انسان کی ہدایت کے لیے آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ البقرہ کے آغاز میں فرما دیا۔ کہ اس کتاب میں کوئی شک نہیں اس میں پرہیز گاروں کے لیے ہدایت ہے

خواتین وحضرات

قرآن پاک میں پرہیز گاروں کے لیے ہدایت ہے۔ فرقہ پرستوں ں کے لیے تو ہدایت نہیں ہے۔ کیونکہ وہ تو قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ تو قرآن پاک کے سچ کو نہیں مانتے۔ وہ تو قرآن پاک کی ایک بات کو بھی نہیں مانتے۔ ان کا کام اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے کے سوا اور کوئی کام نہیں ہے۔ رسول ﷺ کو جھٹلانے کے سوا کوئی کام نہیں ہے۔ ان لوگوں نے اپنے مفسروں کو سچا کر دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا ہے۔ اسی لیے قرآن پاک انہیں کفر یعنی نافرمانی کرنے والا کہہ رہا ہے۔

اِن آیات سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کے سچ کو سمجھنے کے لیئے تعلیم کتنی ضروری ہے اور اردو میں سمجھنا کتنا ضروری ہے اور قرآن پاک کے سچ کی اطاعت کے بغیر ہم ایمان والے نہیں بن سکتے بلکہ کافر ہیں ان آیات میں دوٹوک جواب ایمان والوں کے بارے میں موجود ہے کہ یہ ایمان والے لوگ ہیں۔

سورہ محمد۔آیت 32 تا 34۔پارہ نمبر 26

بلاشبہ جن لوگوں نے کفر کیا اور لوگوں کو اللہ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا۔انہوں نے ہدایت واضح ہوجانے کے بعد رسول ﷺ کی مخالفت کی۔وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال برباد کردے گا۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرلو جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کے راستے سے یعنی قرآن پاک سے روکتے رہے پھر اسی کفر کی حالت میں مرگئے تو اللہ تعالیٰ انہیں کبھی معاف نہیں کرے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں جس نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا یعنی جس نے نافرمانی کی۔اور اللہ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا۔اس بات کو رسولؐ کی مخالفت کہا گیا کیونکہ یہ قرآن رسول ﷺ نے ہی تو پہنچایا ہے لوگ اللہ تعالیٰ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال برباد کردے گا۔کیونکہ وہ اطیعو اللہ واطیعو الرسول کی مخالفت کررہے ہیں۔اگر کسی نے اپنی اس غلطی کی اصلاح نہ کی اور یوں ہی مرگئے اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز معاف نہ کرے گا۔

خواتین وحضرات!

یہ قرآن پاک سے روکنے کا کام ہمارے فرقے والے بڑی خوبصورتی کے ساتھ اور جانفشانی سے کررہے ہیں۔اور ایک دوسرے کا خون بہانے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔یہ فرقے والے اپنے فرقے کے مطابق قرآن کی آیات کو جوڑنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ انہیں پورے قرآن میں ایک آیت بھی ایسی نہیں ملتی۔جو ان کے فرقے کی تائید میں ہو اور آج تک اسی لیے انہیں قرآن کی سمجھ ہی نہیں آئی۔ان فرقہ پرستوں کی تفسیر قرآن پاک سے میچ کریں۔اللہ تعالیٰ کی آیات سے ذرا سی بھی میچ نہیں کرتی۔اللہ تعالیٰ مشرق کی بات کریگا تو یہ مغرب کی بات کریں گے ہر فرقہ اپنے نام نہاد مفسر کی بتائی ہوئی داستان سنا رہا ہوتا ہے۔ان فرقہ پرستوں کا خدا گویا نام نہاد مفسر ہوتا ہے۔اگر اللہ تعالیٰ کہے کہ رسول ﷺ کو غیب کا علم نہیں دیا تو اللہ تعالیٰ کی بات کو سمجھے بغیر اپنے مفسر کی بتائی ہوئی دوچار دلیلیں سنا دیں گے۔کہ ان کے پاس تو ہر قسم کا علم تھا۔یعنی اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیں گے کوئی بھی اسمیں غور نہیں کرتا کہ غیب کا علم کا کیا مطلب ہے۔اور کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے علم کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کرتا۔یعنی رسول ﷺ کے دیے ہوئے قرآن میں غور ہی نہیں کرتا۔اور اس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیتے ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایمان سمجھانے کے لیے دوعورتوں کی مثال بیان کی ہے۔۔اگر ہم اس طرح ایمان لائیں گے تو وہ اللہ تعالیٰ قبول کریں گے۔اور ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے کافر سمجھانے کے لیے دوعورتوں کی مثال بیان کی ہے۔جو رسول سے خیانت کرے وہ کافر ہے۔

سورہ تحریم آیات 10 تا 12 پارہ 28

اللہ تعالیٰ کافروں کے لیے نوحؑ کی بیوی اور لوطؑ کی بیوی کی مثال بیان کرتا ہے۔وہ دونوں ہمارے دوصالح بندوں کے نکاح میں تھیں۔مگر انہوں نے ان سے خیانت کی۔پھر اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کچھ بھی کام نہ آیا۔اور ان عورتوں کو حکم ہوا۔کہ تم دونوں دوزخ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ داخل ہوجاؤ۔

اسطرح اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال بیان کرتا ہے۔جب اُس نے کہا۔اے میرے رب میرے لیے جنت میں اپنے پاس ایک گھر بنا دے۔اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے بچالے۔اور مجھے ان ظالموں لوگوں سے نجات دے دے اور دوسری مثال مریمؑ بنت عمران کی ہے۔جس نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی۔انہوں نے اپنے رب کی باتوں کی اور کتابوں کی تصدیق کی۔اور وہ فرماں برداروں میں سے تھیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ کافروں یعنی نافرمانوں کی مثال دینے کے لیے اللہ تعالیٰ نے دوعورتوں کو منتخب کیا۔دونوں رسولوں کی بیویاں تھیں۔مگر یہ رفاقت اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کے مقابلے کی وجہ سے ان کے کسی کام نہ آسکی۔اور دونوں جہنم میں جائیں گی۔کیونکہ کافر تھیں یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمان تھیں۔۔اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو فرعون کی بیوی اور حضرت مریمؑ کی مثال دی۔حضرت آسیہ بھی ایمان والی تھی۔تورات کو سچ مانتی اور اس کی اطاعت کرنے والی تھی۔اور پہلے آنے والی کتابوں کی تصدیق کرنے والی تھی۔ اور حضرت مریم بھی ایمان والی تھی۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کلام انجیل کو سچ ماننے والی تھی۔اور اسکی اطاعت کرنے والی تھی۔اور پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی تھی۔وہ فرماں برداروں میں سے تھیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ کافروں کی مثال دینے کے لیے اللہ تعالی نے دوعورتوں کو منتخب کیا۔دونوں پیغمبروں کی بیویاں تھیں۔مگر یہ رفاقت اللہ تعالی کی نافرمانیوں کے مقابلے کی وجہ سے ان کے کسی کام نہ آسکی۔اوردونوں جہنم میں جائیں گی۔کیونکہ اللہ تعالی کی کتابوں اور باتوں کی نافرمان تھیں۔یعنی کافر تھی۔ جبکہ شوہر اللہ تعالیٰ کے صالح غلام تھے۔
اللہ تعالی نے ایمان والوں کو فرعون کی بیوی اور حضرت مریمؑ کی مثال دی۔ایمان کا مطلب انہوں نے اللہ تعالیٰ کے کلام کو سچ سمجھا اور پہلی کتابوں کی تصدیق کی۔یعنی فرعون کی بیوی نے تورات کی باتوں کو سچا سمجھا اور پہلے کتابوں کی تصدیق کی۔اور حضرت مریم نے انجیل کی باتوں کو سچا سمجھا اور پہلے کتابوں کی تصدیق کی۔ان آیات میں ایمان کا مطلب اللہ تعالیٰ کے کلام کو سچ سمجھنا اور پہلی کتابوں کی تصدیق کرنا بتایا گیا ہے۔اب ہم ایمان والے اس طرح بنیں گے۔جب ہم قرآن پاک اور پہلی کتابوں کی تصدیق کریں گے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے کافروں اور ایمان والوں کا رویہ دکھایا ہے۔کہ ایمان والے اللہ تعالیٰ کی چھوٹی سے چھوٹی مثال یا بات کو سچ ماننے والے ہوتے ہیں۔اور کافر یعنی نافرمان اللہ تعالیٰ کی مثال کے بارے میں کہتے ہیں۔کہ اس مثال سے اللہ تعالیٰ کا کیا ارادہ ہے۔

سورہ البقرہ آیت 26 پارہ 1

بیشک اللہ تعالیٰ اس بات سے نہیں شرماتا کہ وہ مچھر کی یا اس سے بڑھ کر مثال بیان کرے۔بس جو لوگ ایمان لاتے ہیں۔وہ علم رکھتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سچ ہے لیکن جو لوگ کافر ہیں۔وہ کہتے ہیں۔اس مثال سے اللہ تعالیٰ کا کیا ارادہ ہے۔اس طرح اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اور بہت سے لوگوں کو ہدایت دیتا ہے۔اور گمراہ تو صرف وہ نافرمانوں کو ہی کرتا ہے ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے کافروں اور ایمان والوں کا رویہ دکھایا ہے۔اللہ تعالیٰ کی باتوں سے ہدایت حاصل کرنے والے ایمان والے ہیں۔ ایمان کا مطلب ہے سورہ محمد کی 2 تا 3 آیات کے مطابق محمد ﷺ پر نازل ہونے والے کلام کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا ہے۔ایمان والے اللہ تعالیٰ کی ہر مثال کو سچ مانتے ہیں۔ چاہے وہ مچھر کی مثال ہو یا اس سے بھی چھوٹی مثال ہو۔وہ اللہ تعالیٰ کی بات کو سچ سمجھتے ہیں۔
دوسری قسم کافروں یعنی نافرمانوں کی ہے۔جو اللہ تعالیٰ کی بات میں نکتہ چینیاں کرتے ہیں۔ایسے لوگ ہی گمراہ ہوتے ہیں۔ اس طرح کے لوگ قرآن پاک کے ذریعے گمراہ ہوتے ہیں۔اور ایمان والوں کو ہدایت ملتی ہے

آئیں سورہ الکافروں پارہ نمبر 30 کا ترجمہ اوپر دی گئی مثالوں کے مطابق کرتے ہیں۔یعنی قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق کرتے ہیں۔
یہ رسول ﷺ کا خطاب ہے۔جو ساری دنیا کے فرقہ پرستوں کے نام ہے۔ یعنی کافروں کے نام ہے۔ایک اللہ تعالیٰ کا غلام ہونا رسول ﷺ کا دین تھا۔جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کا غلام ہوتا ہے۔وہ رسول ﷺ کا دین ہرگز نہیں ہے۔جبکہ فرقہ پرست اپنے نام نہاد مفسر کا غلام ہوتا ہے۔اپنے فرقوں کا غلام ہوتا ہے۔

سورہ کافروں آیات 1 تا 6 30

آپ ﷺ کہہ دو۔ اے کافرو۔میں اُس کی بندگی یعنی غلامی نہیں کرتا۔۔جس کی تم بندگی یعنی غلامی کرتے ہو۔اور نہ تم اسکی بندگی یعنی غلامی کرنے والے ہو۔جس کی بندگی یعنی غلامی میں کرتا ہوں۔اور نہ ہی میں اُس کی بندگی یعنی غلامی کرنے والا ہوں۔جس کی تم بندگی یعنی غلامی کرتے ہو۔اور نہ ہی تم اُس کی بندگی یعنی غلامی کرنے والے ہو۔جس کی میں بندگی یعنی غلامی کرتا ہوں۔تمھارے لیے تمھارا دین اور میرے لیے میرا دین۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول ﷺ کافروں سے خطاب کررہے ہیں۔یعنی دنیا کے تمام نافرمانوں سے خطاب کررہے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں
اے کافرو۔۔ میں اُس کی بندگی یعنی غلامی نہیں کرتا۔۔جس کی تم بندگی یعنی غلامی کرتے ہو۔اور نہ تم اسکی بندگی یعنی غلامی کرنے والے ہو۔جس کی بندگی یعنی غلامی میں کرتا ہوں۔اور نہ ہی میں اُس کی بندگی یعنی غلامی کرنے والا ہوں۔جس کی تم بندگی یعنی غلامی کرتے ہو۔اور نہ ہی تم اُس کی بندگی یعنی غلامی کرنے والے ہو۔جس کی میں بندگی یعنی غلامی کرتا ہوں۔تمھارے لیے تمھارا دین اور میرے لیے میرا دین۔
آپ نے دیکھا۔کہ رسول ﷺ کا دین ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی تھا۔۔اب جو رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔وہ ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرنے والے ہوں گے۔اگر وہ رسول ﷺ کے دین پر ہونگے۔تو رسول ﷺ کے اطاعت گزار ہوئے۔ورنہ کافر ہونگے۔

کافر انسان اور ایمان والے انسان میں یہ فرق ہے۔کہ کافر انسان قرآن پاک کی طرف سے شک میں پڑا رہے گا۔اور ایمان والے کا دل قرآن پاک کے آگے جھک جائیگا۔

سورہ حج آیات 54 تا57 پارہ17

اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے۔ وہ اچھی طرح جان لیں۔ کہ یہ آپ کے رب کی طرف سے سچ ہے۔ اس لیے وہ اس پر ایمان لے آئیں۔ اور ان کے دل اس کے آگے جھک جائیں۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کو سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔ اور جو کافر ہیں۔ یعنی نافرمان ہیں۔ وہ قرآن پاک کے معاملے میں شک میں پڑیں رہیں گے۔ یہاں تک کہ ان پر اچانک قیامت آ پہنچے۔ یا کسی منحوس دن کا عذاب آ جائے۔ حکومت اس دن اللہ تعالیٰ کی ہوگی۔ وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دے گا۔ وہ لوگ جو ایمان لائے ہونگے۔ اور صالح عمل کیے ہونگے۔ وہ نعمت کے باغوں میں ہونگے۔ اور جنہوں نے کفر کیا ہوگا۔ اور ہماری آیات کو جھٹلایا ہوگا۔ ان کو ذلیل کر دینے والا عذاب ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے کافر انسان اور ایمان والے انسان میں یہ فرق بتایا ہے۔ کہ کافر انسان قرآن پاک کی طرف سے شک میں پڑا رہے گا۔ اور ایمان والے کا دل قرآن پاک کے اگے جھک جائیگا۔ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ کہ جن لوگوں کو علم ملا ہے۔ وہ اچھی طرح جان لیں۔ کہ یہ قرآن پاک سچ ہے۔ اور وہ اس پر ایمان لے آئیں۔ اور ان کے دل قرآن پاک کے آگے جھک جائیں اور ایسے ہی ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ سیدھا راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔ جبکہ کافر یعنی نافرمان قرآن پاک کے معاملے میں شک میں پڑیں رہیں گے۔ یہاں تک کہ ان پر اچانک قیامت آ پہنچے۔ یا کسی منحوس دن کا عذاب آ جائے۔ حکومت اس دن اللہ تعالیٰ کی ہوگی۔ وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دے گا۔ اور جنہوں نے کفر کیا ہوگا۔ یعنی نافرمانی کی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا ہوگا۔ ان کو ذلیل کر دینے والا عذاب ہوگا۔

سورہ نساء۔ آیت 115۔ پارہ نمبر 5

اور جو کوئی رسول کی مخالفت کرے اور اہل ایمان کے راستے کے سوا کسی دوسرے راستے پر چلے۔ حالانکہ ان پر ہدایت واضح ہو چکی ہو۔ اور ایمان والوں کے راستے کے علاوہ کسی کی اطاعت کرے تو ہم اس کو اسی طرف چلائیں گے جدھر وہ خود پھر گیا اور اسے جہنم میں جھونکے گے جو بدترین ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات!

ایمان کا مطلب ہے قرآن اور پہلی کتابوں کو ماننا ہے۔ ایسے اہل ایمان کے راستے کو چھوڑ کر کوئی اور راستہ اختیا کرے۔ تو یہ رسول ﷺ کی مخالفت ہے۔ اور یہ ایمان والوں کا راستہ نہیں ہے۔ تو جس طرف انسان چلنا چاہے گا۔ اللہ تعالیٰ اُسے اُسی طرف پھیر دیں گے۔ تو جہنم اس کا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ تو ہمیں ایمان والوں کے راستے پر چلنا ہوگا۔ یعنی قرآن ہاک اور پہلی کتابوں ماننے والوں کے راستے ہر چلنا ہوگا۔

ہدایت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔

سورہ کہف آیات 54 تا 58 پارہ15

اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو سمجھانے کے لیے طرح طرح کی مثالیں بیان کی ہیں۔ لیکن انسان سب چیزوں سے بڑھ کر جھگڑالو ہے۔ اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آ گئی۔ تو ان کو کس چیز نے منع کیا۔ کہ وہ ایمان نہ لائیں۔ اور اپنے رب سے بخشش نہ مانگیں۔ سوائے اس بات کے ان کو بھی اگلے لوگوں کی سی سنت پیش آئے۔ یا ان پر عذاب آ جائے۔ اور ہم رسولوں کو صرف اس لیے بھیجتے ہیں۔ کہ وہ لوگوں کو خوشخبری دیں اور ڈرائیں۔ اور کافر لوگ جھوٹ کے ساتھ جھگڑتے ہیں۔ تا کہ وہ اس سے سچ کو نیچا دکھا سکیں اور انہوں نے میری آیات اور دھمکیوں کو مذاق بنا لیا ہے۔ اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔ جس کو اس کے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جائے اور وہ ان سے منہ موڑ لے۔ اور جو گناہ وہ اپنے ہاتھوں سے کر چکا ہے اسے بھول جائے۔ بے شک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں۔ اور ان کے کان بند ہیں اور آپ ﷺ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں تو جب بھی ہرگز وہ ہدایت حاصل نہ کریں گے۔ اور آپ کا رب بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے بدلے میں انہیں پکڑتا تو ان پر جلد عذاب لے آتا۔ لیکن ان کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ اور وہ ہرگز اس سے کوئی پناہ کی جگہ نہ پا سکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ جب لوگوں کے پاس ہدایت یعنی قرآن پاک آ گیا تو ان کو قرآن پاک پر ایمان لانے سے کس نے روک دیا۔ ایمان کا مطلب ہے۔ قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔ یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت سے کس نے روک دیا۔ کیا وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کا انتظار کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کافر یعنی فرقہ پرست لوگ جھوٹ کے ساتھ جھگڑتے ہیں۔ تا کہ وہ اس سے قرآن پاک کے سچ کو نیچا دکھا سکیں اور انہوں نے میری آیات اور دھمکیوں کو مذاق بنا لیا ہے۔ اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔ جس کو اس کے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جائے اور وہ ان سے منہ موڑ لے۔ اور جو

گناہ وہ اپنے ہاتھوں سے کر چکا ہے اسے بھول جائے۔ بے شک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں۔ اوران کے کان بند ہیں اوآپ ﷺ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں تو جب بھی ہرگز وہ ہدایت حاصل نہ کریں گے۔ اور آپ کا رب بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے بدلے میں انہیں پکڑتا تو ان پر جلد عذاب لے آتا۔ لیکن ان کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ اور وہ ہرگز اس سے کوئی پناہ کی جگہ نہ پا سکیں گے۔

فرقہ پرست رسول ﷺ کی لائی ہوئی ہدایت یعنی قران پاک کی طرف نہیں آتے۔ حالانکہ آپ ﷺ ان کو قرآن پاک کی طرف بلا رہے ہیں۔ مگر یہ نہیں آتے۔

❖ سورہ نحل۔ آیات 88 تا 89۔ پارہ 14

جن لوگوں نے کفر کا کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے اس فساد کے بدلے جو وہ دنیا میں کرتے رہے اور جس دن ہم ہر امت میں سے انہیں میں سے گواہ کھڑا کردیں گے اور ان پر آپ ﷺ کو گواہ لائیں گے اور ہم نے آپ ﷺ پر ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں ہر چیز کی وضاحت موجود ہے اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے ان لوگوں کیلئے جو مسلم بنے۔ یعنی جنھوں نے فرمانبرداری اختیار کرلی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کا راستہ کہہ رہے ہیں اور نبی ﷺ قیامت والے دن گواہی دیں گے کیونکہ قرآن پاک میں ہر چیز کی وضاحت موجود تھی اور فرمانبرداری کرنے والوں کیلئے یہ قرآن ہدایت، رحمت اور خوشخبری ہے اور جو لوگ کفر کریں گے یعنی نافرمان۔ جو خود بھی اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی قرآن پاک سے دور رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہیں عذاب پر عذاب ہوگا اس فساد کے بدلے میں یہ عذاب ہوگا جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔

خواتین وحضرات!

اپنے ارد گرد نظر دوڑا یے ایسے لوگوں سے بچ کر رہیں جو آپ کو قرآن پاک سے دور کرنے والے ہوں۔ فرقہ پرستوں کو ان آیات میں فساد کرنے والا کہا گیا ہے۔ اور انہیں عذاب پر عذاب ہوگا۔ اور رسول ﷺ ان کے خلاف گواہی دیں گے۔ کیونکہ قرآن پاک میں ہر چیز کی وضاحت موجود ہے۔ اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری تھی ان لوگوں کیلئے جنھوں نے قرآن پاک کی فرمانبرداری اختیار کرلی۔ جبکہ فرقہ پرست اس بات کو ماننے کے لیے تیار ہی نہیں کہ قرآن پاک میں ہر بات کی وضاحت موجود ہے۔ اور اس طرح یہ فساد کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے گزشتہ تمام بیانات میں غور کیا کہ قرآن پاک سے دور کرنے والے لوگ کتنے سخت کافر اور فسادی ہیں جن کو عذاب پر عذاب ملے گا اور قرآن پاک کی فرمانبرداری کرنے والوں کیلئے رسول پاک ﷺ نے قرآن پاک کا تحفہ پیش کردیا ہے کہ یہ ایسے ہی لوگوں کیلئے خوشخبری ہے ہدایت ہے اور رحمت ہے۔ جو قرآن پاک کے فرمابردار بن کر رہتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن کر رہتے ہیں۔

❖ سورہ ابراہیم۔ آیت 1 تا 3 پارہ 13

الر۔ یہ ایک کتاب ہے جس کو آپ ﷺ کی طرف نازل کیا ہے تا کہ آپ ﷺ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاؤ ان کے رب کی اجازت سے۔ اس اللہ کے راستے پر لاؤ جو زبردست قابل تعریف ہے اور زمین اور آسمانوں کی تمام چیزوں کا مالک ہے اور سخت عذاب کی وجہ سے کافروں کیلئے تباہی ہے جو دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستے سے لوگوں کو روکتے ہیں اور اس میں عیب تلاش کرتے ہیں یہ لوگ گمراہی میں بہت دور نکل گئے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دو دفعہ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کا راستہ کہا گیا ہے ان آیات میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ اس قرآن پاک کے ذریعے لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائیں اللہ تعالیٰ کے راستے پر لائیں جو زبردست خوبیوں والا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو کافر یعنی فرقہ نافرمان اللہ

تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے لوگوں کو روکتے ہیں۔اوراس میں عیب تلاش کرتے ہیں وہ ایسے کافر اور گمراہ ہیں کہ ان کیلئے سخت تباہی ہے اور وہ گمراہی میں بڑی دور نکل گئے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ہم میں بہت سے لوگ قرآن پاک سے منع بھی کرتے ہیں اور طرح طرح کے بہانے بنا کر روکتے ہیں مگر خود کو نہ گمراہ تسلیم کرتے ہیں اور نہ کافر۔یہی ہمارا المیہ ہے یہی افسوسناک پہلو ہے۔

سورہ احزاب آیات 1 تا 3 پارہ 21

اے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کرو۔بیشک اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔اور جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر وحی کیا گیا ہے۔اُسکی اطاعت کرو۔بیشک اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال سے باخبر ہے۔اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو۔اور اللہ تعالیٰ کا وکیل ہونا کافی ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ خود کو حکمت والا علم والا کہہ رہے رہیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دے رہے ہیں۔کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کرنے کا حکم دے رہے ہیں۔ ۔اس لیے رسول ﷺ کو ان کی بات ماننے سے منع کر دیا گیا ان کی اطاعت سے منع کر دیا گیا۔اور قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وکیل ہونا کافی ہے۔اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کا حکم دیا گیا۔

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کے دور میں بھی فرقے بن گئے تھے۔

سورۃ عنکبوت۔آیات 45 تا 52۔پارہ نمبر 21

اس کتاب کو پڑھتے رہیے جو آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اور نماز قائم کیجئے نماز یقیناً بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک تو سب سے بڑی چیز ہے اور جو کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کا علم رکھتا ہے۔اہل کتاب سے جھگڑا نہ کرو مگر ایسے طریقے سے جو بہتر ہو اور صرف اُن میں سے اِن لوگوں سے جھگڑا کرو۔جو ظالم ہیں اور کہو ہم تو اس پر بھی ایمان لاتے ہیں۔جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے اور اس پر بھی جو تمھاری طرف نازل کی گئی ہے اور ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہی ہے۔اور ہم اسی کے فرمابردار ہیں۔ہم نے اس طرح آپ کی طرف کتاب نازل کی ہے اس پر وہ لوگ ایمان لاتے ہیں جنہیں ہم نے کتاب دی تھی۔(یعنی تورات والے) اور ان میں سے کچھ لوگ ایمان لاتے ہیں۔(یعنی مکہ والے) اور ہماری آیات کا انکار تو صرف کافر ہی کرتے ہیں۔اور اس سے پہلے آپ نہ تو کتاب پڑھ سکتے تھے۔اور نہ اپنے دائیں ہاتھ سے لکھ سکتے تھے۔اگر ایسی بات ہوتی تو جھٹلانے والے شک کرتے۔بلکہ قرآن تو واضح دلیل والی آیات ہیں جو ان لوگوں کے سینوں میں ہیں۔جنہیں علم دیا گیا ہے اور ہماری آیات سے ظالم لوگوں کے سوا کوئی انکار نہیں کرتا۔نیز وہ کہتے ہیں کہ اس نبی پر معجزے کیوں نہیں اتارے گئے آپ ﷺ کہیے۔میں تو صرف مبین سے خبردار کرنے والا ہوں۔معجزے تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں کیا یہ ان کے لیے کافی نہیں ہے۔کہ ہم نے ان پر کتاب نازل کی ہے جو ان کے سامنے پڑھی جاتی ہے۔بیشک اس میں ایمان والوں کیلئے رحمت اور نصیحت ہے آپ ﷺ کہیے کہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی کیلئے اللہ تعالیٰ کافی ہیں آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسے وہ جانتا ہے اور جو لوگ جھوٹ کی اطاعت کرتے اور اللہ کا کفر کرتے ہیں۔وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ قرآن کی آیات تو واضح دلائل والی آیات ہیں۔جو ان لوگوں کے سینوں میں ہیں جنہیں علم دیا گیا ہے۔اور ہماری آیات سے کافر لوگوں کے سوا کوئی انکار نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جس دل میں قرآن پاک کا علم ہے ان لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ان کے سینوں میں قرآن پاک کا علم ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کیا لوگوں کے لیے کافی نہیں ہے کہ ہم نے ان پر یہ کتاب نازل کی ہے۔جو انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔اس مین ایمان والوں کیلئے رحمت اور نصیحت ہے اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ اپنی اور نبی ﷺ کی گواہی دے رہے ہیں۔

خواتین وحضرات!

کیا ہم اللہ تعالیٰ کی گواہی اور رسولؐ کی گواہی کو مانتے ہیں یا اس کے خلاف چل رہے ہیں قرآن پاک کو کافی نہیں سمجھتے اور فرقوں کی اطاعت اور معجزوں کی تلاش میں

رہتے ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اہل کتاب سے جھگڑا نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔صرف اسی صورت میں کہ وہ جھگڑا کریں۔پھر بھی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اہل کتاب سے جھگڑا نہ کرو مگر ایسے طریقے سے جو بہتر ہو اور صرف اُن میں سے اِن لوگوں سے جھگڑا کرو۔جو ظالم ہیں۔یعنی فرقہ پرست ہیں۔

اہل کتاب میں ساری دنیا کے لوگ آتے ہیں۔جو کسی کتاب کا دعویٰ کریں۔اس میں ہم بھی آتے ہیں۔مگر جھگڑا صرف اُن سے کریں گے۔جو ہم سے جھگڑا کرے گا۔یعنی ہم پہل نہیں کریں گے۔اسی آیت کو سمجھانے کے لیے قرآن پاک سے ایک اور جگہ سے دکھانا چاہوں گی۔

سورہ الممتحنہ آیات 8 تا 9 پارہ 28

اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں سے منع نہیں کرتا۔جو تم سے نہ تو دین کے معاملے میں لڑے ہیں۔اور نہ انہوں نے تم کو تمھارے گھروں سے نکالا ہے تم ان سے نیکی کا برتاؤ اور انصاف کرو بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔اللہ تعالیٰ تو تم کو اُن لوگوں سے منع کرتا ہے۔جو دین کے معاملے میں تم سے جنگ کریں۔اور انہوں نے تم کو تمھارے گھروں سے نکالا۔اور تمھارے نکالے جانے میں دوسروں کی مدد کی تو جو کوئی انسے دوستی کرے۔وہی ظالم ہیں

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والے کو دوست رکھتے ہیں۔جو دین کے بارے میں جنگ نہ کرے۔ان سے اچھے برتاؤ کا حکم ہے اور انصاف کا حکم ہے۔صرف ان سے لڑائی کا حکم ہے۔جو دین کے معاملے میں ہم سے جنگ کریں۔اب ان جنگ کرنے والوں کے ساتھ اگر کوئی ہمدردی کرے گا۔تو وہ لوگ بھی ظالم ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں کیونکہ وہ کسی پر خواہ مخواہ ظلم میں مدد کرتے ہیں۔اور دین میں کسی پر زبردستی نہیں ہے۔

سورہ سجدہ آیات 18 تا 22 پارہ 21

تو کیا مومن نافرمان کی طرح ہوسکتا ہے۔وہ برابر نہیں ہوسکتے۔وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ان کے لیے جنتیں ہیں۔یہ ان کے اعمال کا بدلے میں مہمان نوازی ہوگی۔اور جو لوگ نافرمان ہیں۔ان کے رہنے کی جگہ جہنم ہے۔جب وہ اس سے نکلنا چاہیں گے ۔وہ دوبارہ لوٹا دیے جائیں گے۔اور ان سے کہا جائے گا۔کہ عذاب کا مزہ چکھو۔جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔اور ہم انہیں بڑے عذاب سے پہلے دنیا میں چھوٹے عذاب کا مزہ چکھائیں گے تاکہ وہ رجوع کریں ۔اور اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جس کو اُس کے رب کی آیات سے نصیحت کی جائے۔اور وہ اُن سے منہ پھیر لے۔بے شک ہم مجرموں سے انتقام لے کر رہیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ کیا ایمان والے اور اللہ تعالیٰ کے نافرمان برابر ہوسکتے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ وہ برابر نہیں ہوسکتے۔پھر اللہ تعالیٰ ایمان والوں اور نافرمانوں کا ٹھکانہ دکھارہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔۔وہ برابر نہیں ہوسکتے۔وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ان کے لیے جنتیں ہیں۔یہ ان کے اعمال کا بدلے میں مہمان نوازی ہوگی۔اور جو لوگ نافرمان ہیں۔ان کے رہنے کی جگہ جہنم ہے۔جب وہ اس سے نکلنا چاہیں گے ۔وہ دوبارہ لوٹا دیے جائیں گے۔اور ان سے کہا جائے گا۔کہ عذاب کا مزہ چکھو۔جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔اور ہم انہیں بڑے عذاب سے پہلے دنیا میں چھوٹے عذاب کا مزہ چکھائیں گے تاکہ وہ رجوع کریں ۔اور اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جس کو اُس کے رب کی آیات سے نصیحت کی جائے۔اور وہ اُن سے منہ پھیر لے۔بے شک ہم مجرموں سے انتقام لے کر رہیں گے۔

سورہ المائدہ آیات 9 تا 10 پارہ نمبر 6

جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ان سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ان کے لیے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔تو ایسے ہی لوگ دوزخ والے ہیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا کے ہیں۔اور قرآن پاک کی روشنی میں ہونے والے اعمال کو صالح اعمال کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کررہے ہیں کہ اُن سے اللہ تعالیٰ کا بخشش اور بہت بڑے اجر کا وعدہ ہے۔اور جنہوں نے کفر کیا۔یعنی فرقے بنائے اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا دیا تو یہی لوگ جہنم والے ہیں۔

سورہ کہف۔آیات 100 تا 108۔پارہ 15

اور وہ دن ہوگا جب ہم جہنم کافروں یعنی نافرمانوں کے بلکل سامنے لائیں گے۔جن کی آنکھوں پر میری نصیحت یعنی قرآن پاک سے پردہ پڑا ہوا تھا اور وہ کچھ سننے کو تیار ہی نہ تھے۔تو کیا یہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے۔یہ خیال کرتے ہیں کہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں یعنی غلاموں کو ہی ولی بنالیں گے ہم نے ایسے ہی کافروں کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے۔

آپ ﷺ کہیے کیا ہم تمہیں بتائیں کہ اعمال میں سب سے زیادہ نقصان اُٹھانے والے کون ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنی کوششیں دنیا کی زندگی کے لیے برباد کیں ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کی آیات سے کفر کیا اور ملاقات سے۔

پس ان کے سب اعمال ضائع ہو جائیں گے اور نہ ان کے لیے ہم کوئی وزن قائم کریں گے۔یہ جہنم ان کا بدلہ ہے۔جنھوں نے کفر کیا تھا۔اور میری آیات اور رسولوں کا مذاق اڑایا۔البتہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ان کی مہمان نوازی کے لیے فردوس کے باغ ہونگے۔جس میں وہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے اور کبھی اس جگہ سے نکل کر دوسری جگہ نہ جانا چاہیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔جنھوں اپنے فرقوں کے مفسروں کو اپنا ولی بنا رکھا ہے۔اور قرآن پاک سے آنکھیں بند کر رکھی ہیں۔اور وہ قرآن پاک کے سچ کو سننا بھی گوارہ نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جس کی آنکھوں پر میری نصیحت یعنی قرآن پاک سے پردہ پڑا ہوا تھا اور وہ قرآن پاک کی بات سننے کے لیے تیار ہی نہ تھے۔وہ کیا سوچتے تھے کہ االلہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے غلاموں کو ہی مددگار بنالیں گے۔ایسے ہی کافروں کی مہمان نوازی کے لیے جہنم تیار پڑی ہے۔ایسے ہی لوگوں کے اعمال کا کوئی وزن نہیں ہوگا۔یہ جہنم ہی ان کو بدلے میں ملے گی اور ایمان والے یعنی جن لوگوں نے قرآن پاک کی نصیحت پر عمل کیا ہوگا۔ان کے لیے فردوس کے باغ ہونگے۔جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہاں سے کہیں جانا نہ چاہیں گے۔

یہ فرقہ پرست لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اُڑاتے ہیں۔اور رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں دوسرے رسولوں کا مذاق اُڑاتے ہیں۔اور دوسرے رسولوں کی تضحیک کرتے ہیں۔اور تمام رسولوں کو رسول ﷺ سے کم درجے کا سمجھتے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں رسولوں میں فرق کرنے سے منع کیا ہے۔اس کے بارے میں آیات دیکھنے کے لیے میری کتاب دیکھیں ایمان کسے کہتے ہیں اس کتاب کا پارٹ نمبر 3 رسولوں پر ایمان لانے کا کیا طریقہ ہے۔

سورہ احزاب آیات 45 تا 48 پارہ نمبر 22

اے نبی بے شک ہم نے آپ ﷺ کو گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اس کی اجازت سے آپ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہیں اور روشن چراغ ہیں اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دیجیے۔کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے اور کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کریں اور ان کی تکلیف دینے پر توجہ نہ کیجئے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیجئے اور اللہ تعالیٰ ہی کافی وکیل ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے گواہی دینے والا بنا کر بھیجا ہے اس دنیا میں بھی قرآن پاک لوگوں تک پہنچایا اور اس کے لیے گواہی دی اور قیامت والے دن بھی قرآن پاک کے بارے میں گواہی دیں گے۔یہ قرآن پاک ہم پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ہمیں اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے وہی ہمارے لیے کافی وکیل ہے۔نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے قرآن پاک کی طرف بلانے والے اور روشن چراغ ہیں۔
کافر اور منافق دونوں فرقے بنانے والے لوگ ہیں۔ان کی اطاعت سے رسول ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا۔یہ وہ لوگ ہیں جو رسول ﷺ کو تکلیف دینے والے ہیں۔

سورہ الحدید آیات 12 تا 17 پارہ 27

جس دن آپ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھیں گے۔کہ ان کے دائیں اور سامنے ان کی روشنی دوڑ رہی ہوگی۔تمھیں آج خوشخبری ہے۔ایسے جنتوں کی جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔جہاں تم ہمیشہ رہو گے۔یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے۔کہ ہماری طرف دیکھو۔ہم تمھارے نور سے روشنی حاصل کریں۔ان سے کہا جائے گا۔کہ تم واپس لوٹ جاؤ۔اور اپنی روشنی پیچھے تلاش کرو۔پھر ان کے درمیان دیوار ایک کھڑی کر دی جائے گی۔جس میں ایک دروازہ ہو گا۔اس کے اندر تو رحمت ہوگی۔اور اس کا جو ظاہر ہے یعنی بیرونی جانب عذاب ہوگا۔وہ انہیں پکاریں گے۔کہ کیا ہم تمھارے ساتھ نہ تھے۔وہ کہیں گے۔کیوں نہیں۔لیکن تم نے خود اپنے آپ کو فتنے میں ڈالے رکھا۔اور انتظار کرتے رہے۔اور شک کرتے رہے۔اور تمھاری تمناؤں نے تمھیں دھوکہ دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ پہنچا۔اور دھوکے باز تمھیں

اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکہ دیتا رہا۔پس آج کے دن نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا۔اور نہ اُن سے جنہوں نے کفر کیا۔تم سب کا ٹھکانہ آگ ہے۔وہی تمھاری رفیق ہےاور بہت براٹھکانہ ہے۔جولوگ ایمان لائے ہیں کیا ان کے لیےابھی وہ وقت نہیں آیا کہ اللہ تعالیٰ کی نصیحت اور جو سچ نازل ہوا ہے۔اس سے ان کے دل نرم ہوجائیں اوراس کے آگے جھک جائیں۔جنہیں اس سے پہلے کتاب دی گئی تھی۔پھرایک لمبی مدت ان پر گزر گئی تو ان کے دل سخت ہوگئے اوران میں سے اکثر نافرمان بنے ہوئے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں تین قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔ایمان والے مردوں کواور ایمان والی عورتوں کو اور کافراور منافق مردوں اورعورتوں کودکھایا گیا ہے۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں روشنی کا ذکر ہے۔روشنی قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔ایمان والے یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے والے اوراس کی اطاعت کرنے والے یعنی قرآن پاک کی روشنی میں زندگی بسر کرنے والے قیامت والے دن قرآن پاک کی روشنی کے ساتھ ہوں گے۔ قرآں پاک کی روشنی ویسے ہی ان کے ساتھ ہوگی۔جیسے دنیا میں ان کے ساتھ تھی۔ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اوراسکی اطاعت کرنے والوں یعنی روشنی والوں کے لیے خوشخبری ہے۔کہ ان کے لیے جنتیں ہیں۔اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔منافق مرداور منافق عورتیں ان لوگوں سے کہیں گے۔کہ ذرا ہماری طرف دیکھوتا کہ ہم تمھاری روشنی سے کچھ فائدہ اٹھالیں۔جو ان کے ساتھ دوڑ رہی ہوگی۔منافق لوگوں سے کہا جائے گا،ہٹ جاؤ۔کہ اپنی روشنی کہیں اور تلاش کرواوراس کے بعد ان کے درمیان ایک دیوار حائل ہوجائے گی۔جس کے اندر ایک دروازہ ہوگا۔اس کے اندر رحمت ہوگی اور باہر عذاب ہونگے۔یہ وہ لوگ ہونگے جو کافراور منافق ہوں گے۔یادرہے کہ قرآن پاک میں کافراور منافق فرقہ بنانے والوں کو کہا گیا ہے۔کافراور منافق کو دیکھنے کے لیے میری کتابیں دیکھیں۔کافر کسے کہتے ہیں۔منافق کسے کہتے ہیں۔

ان آیات میں ایمان والوں اور منافقوں یعنی فرقہ پرستوں کی بحث دکھائی گئی ہے۔جب وہ ان سے روشنی طلب کریں گے۔کہ ہم بھی تو تمھارے ساتھ تھے۔ وہ کہیں گے۔کیوں نہیں۔لیکن تم نے خود اپنے آپ کو فتنے میں ڈالے رکھا۔اورانتظار کرتے رہے۔اور شک کرتے رہے۔اورتمھاری تمناؤں نے تمھیں دھوکہ دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آپہنچا۔اوردھوکے باز تمھیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکہ دیتا رہا۔پس آج کے دن نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا۔اور نہ اُن سے جنہوں نے کفر کیا۔یعنی جنہوں نے فرقے بنائے۔تم سب کا ٹھکانہ آگ ہے۔وہی تمھاری رفیق ہےاور بہت براٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں۔اللہ تعالیٰ پوچھ رہیں ہیں جولوگ ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہیں ان کے دل اس سچی نصیحت کے کب فرمابردار رہونگے ۔

سورہ نساءآیت 137 پارہ5

اےلوگو جوایمان لائے ہو۔ایمان لاؤاللہ تعالیٰ پراوراس کے رسولﷺ پراوراس کتاب پر جواُسنے نازل کی ہے۔اوراُس کتاب پر جواس سے پہلے نازل کی تھی۔جس نے اللہ تعالیٰ اوراسکےفرشتوں کااوراس کی کتابوں کاانکار کیااوراس کے رسولوں کاانکار کیا۔بےشک وہ گمراہی میں بڑی دور چلا گیا۔بےشک جولوگ ایمان لائے۔پھرکافر ہوگئے پھر ایمان لائے پھرکافر ہوگئے۔پھر کفر میں بڑھتے گئےتواللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گااور نہ انہیں ہدایت کاراستہ دکھائے گا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ ایمان لانے کا طریقہ بتارہے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ اوراسکے رسول پرایمان لائیں۔ ہم قرآن پاک پرایمان لائیں جس نے اس کے فرشتوں اس کی کتابوں کا انکار کیا۔اوراس کے رسولوں کا انکار کیا بیشک وہ گمراہی میں بڑی دور چلے گئے۔پہلے اگرلوگ ایمان لائیں پھراسکا کفریعنی فرقے بنالیں پھراس پرایمان لے آئیں۔یعنی ان کہ ہم قرآن پاک کے مطابق مانتے ہیں پھراس کا کفر کرلیں یعنی فرقہ پرستوں کی اطاعت کریں اورایسے ہی مرجائیں۔تواللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کریگا۔اور نہ انہیں ہدایت کا سیدھاراستہ دکھائے گا۔یعنی انہیں قرآن پاک سے ہدایت نہیں دے گا۔

سورہ نساءآیات150 تا152 پارہ6

بیشک جولوگ اللہ تعالیٰ اوراس کے رسولوں کا کفر کرتے ہیں۔اور چاہتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ اوراس کے رسولوں کے درمیان فرق کریں۔اور کہتے ہیں کہ ہم بعض پرایمان لاتے ہیں اور بعض کاانکار کرتے ہیں۔اوروہ چاہتے ہیں۔کہ اس کے درمیان میں سے کوئی راستہ نکالیں۔تو یہی لوگ سچے کافر ہیں۔اور ہم نے ان کافروں کے لیے ذلیل کرنے والاعذاب تیارکررکھاہے۔اوروہ لوگ جواللہ تعالیٰ اوراس کے رسولوں پرایمان لاتے ہیں۔اوراس کے رسولوں میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے۔تو یہی لوگ ہیں۔جن کو جلد ہی اللہ تعالیٰ اجرعطافرمائیگا۔اوراللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والارحم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دوٹوک بیان رسولوں کے بارے میں دیا ہے۔جو رسولوں میں فرق کرے گا اور کوئی نیا راستہ نکالے گا تو وہی اصلی کافر یعنی سچا کافر ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے ان کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے لیے

فرمائے گا۔اور ایسے ہی لوگوں کو بخشا جائے گا۔

سورہ رعد۔آیت 27 تا 37۔پارہ نمبر 13

اور کافر کہتے ہیں کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر کوئی معجزہ کیوں نازل نہیں ہوا آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ بے شک اللہ تعالیٰ جیسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور اپنی طرف آنے کی ہدایت اسی کو دیتا ہے۔جو اس کی طرف رجوع کرے وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے ان کے دلوں کو سکون ملتا ہے خبردار رہو۔اللہ تعالیٰ کی نصیحت سے دل سکون پاتے ہیں۔ جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور صالح عمل کرتے ہیں ان کے لیے خوشحالی ہے اور اچھا ٹھکانہ ہے۔اس طرح آپ ﷺ کو ہم نے ایک ایسی امت میں بھیجا ہے۔جس سے پہلے کئی امتیں گزر چکی ہیں تاکہ آپ ان کو پڑھ کر سنائیں۔جو کچھ آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے۔اور یہ بہت ہی مہربان کے کافر بنے ہوئے ہیں ۔آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ وہی میرا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔میں نے اس پر بھروسہ کیا ہے اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے اور اگر قرآن پاک ایسا ہوتا جس کے ذریعے پہاڑ چل سکتے یا زمین پھٹ جاتی یا اس سے مردے بول اٹھتے۔بلکہ یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔کیا وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں یہ نہیں جانتے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تمام لوگوں کو ہدایت یعنی قرآن پاک پر لگا دیتا اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے۔یعنی فرقے بنائے ہیں ان کو اپنے اعمال کی وجہ سے کوئی نہ کوئی مصیبت پہنچی رہے گی یا ان کے گھر کے آس پاس نازل ہوتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ آجائے۔بیشک اللہ تعالیٰ کبھی اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا اور بے شک آپ ﷺ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا۔تو میں نے ان کو مہلت دی۔پھر میں نے ان کو پکڑ لیا۔پھر میرا عذاب کیسا تھا۔پھر کیا جو اللہ تعالیٰ ہر انسان کے تمام اعمال کا نگران ہے۔انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنا رکھے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ ان کے نام تو بتاؤ یا تم اللہ تعالیٰ کو اس چیز کی خبر دیتے ہو۔جو زمین میں اس کے علم میں نہیں۔یا صرف ظاہری ایسا کہتے ہو بلکہ جن لوگوں نے کفر کیا ہے۔ان کیلئے ان کے مکروفریب خوبصورت بنا دیے گئے اور انہیں راستے یعنی قرآن پاک سے روک دیا گیا۔اور جیسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی سخت ہے۔اور ان کو اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہیں ہے۔اُس جنت کی مثال جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ ہے۔اُس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔اُس کے پھل اور سایہ ہمیشہ رہیں گے۔یہ اُن لوگوں کا انجام ہوگا۔جو پرہیزگار ہیں۔اور کافروں کا انجام آگ ہے۔

اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ پر نازل ہونے والی کتاب سے خوش ہوتے ہیں اور بعض گروہ اس کی بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے اور اگر آپ نے ان کی خواہش کی اطاعت کی اس کے بعد جب آپ کے پاس علم آگیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ولی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا

خواتین وحضرات

ان آیات میں دوقسم کے لوگ دکھائے گئے ہیں ایک ایمان والے ہیں۔پرہیزگار ہیں اور دوسرے کافر یعنی فرقہ پرست چاہے وہ آپ ﷺ کے دور کے ہوں یا قیامت تک آنے والا کوئی بھی فرقہ پرست یعنی کافر ہو۔جو قرآن پاک کا علم جو رسول ﷺ نے پڑھکر سنایا۔اس کو چھوڑ کر معجزوں کی باتیں کریں۔رسول ﷺ کا مذاق اُڑانے والے ہیں۔ایسے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے ان کو قرآن پاک سے سکون ملتا ہے۔دنیا میں خوشحالی ہے اور آخرت میں بہت اچھا ٹھکانہ ہے۔اور جو لوگ معجزے طلب کرتے ہیں اور معجزوں کی تلاش میں رہتے ہیں وہ گمراہ ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ میں ہر طرح کا معجزہ دینے پر اختیار رکھتا ہوں ایسا معجزہ بھی قرآن پاک کے ساتھ دے سکتا تھا جس سے پہاڑ چلتے جس سے زمین پھٹتی جس سے مردے کلام کرتے جبکہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کو یہ قرآن پڑھ کر سنائیں جو آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی طرف رجوع کرنے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کا حکم دے رہے ہیں۔پھر کفر کرنے والوں یعنی فرقے بنانے والے دنیا میں بھی عذاب سے دوچار رہیں گے اور آخرت میں بھی سخت عذاب کا شکار ہونگے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کو شریک بناتے ہو جن کی بات مانتے ہو۔ان کے نام تو بتاؤ میں تو اپنا شریک زمین اور آسمان میں کسی کو نہیں جانتا اور جو لوگ ایسی حرکتیں کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو راستے یعنی قرآن پاک سے روک دیتے ہیں۔یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ انہیں کبھی ہدایت نہیں دیتا۔

جواللہ تعالیٰ کے شریک سمجھتا ہے۔کسی اور کی اطاعت کرتا ہے اور معجزے مانگتا ہے۔ان کی زندگی دنیا میں بھی بری ہے اور آخرت میں بہت ہی بری ہوگی۔اللہ تعالیٰ تو صرف اس کو ہدایت اور سکون اور آخرت میں اچھا ٹھکانہ دیں گے۔جواللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے یعنی قرآن پاک سے نصیحت حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔ان کے لیے دنیا میں سکون اور خوشحالی اور آخرت میں اچھے ٹھکانے کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کبھی اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

ان آیات سے ہمیں پتہ چلتا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ نے معجزے کو رد کر دیا اور قرآن پاک کو امر کر دیا اگر ہم نے قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہ کی اور گمراہ رہے اور معجزے ڈھونڈتے رہے تو یہ رسولؑ کے ساتھ مذاق ہے کہ ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائی ہوئی تعلیمات پر عمل نہ کیا جائے۔پہلے بھی لوگوں نے رسولوں کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا۔تو ان کو اللہ تعالیٰ نے پکڑ لیا اور پھر اللہ تعالیٰ کا عذاب تو بہت ہی ڈرنے والی چیز ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے آخری آیات میں دیکھا کہ فرقہ بندی کرنے والے لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ قرآن پاک کی کچھ باتیں نہیں مانتے تو نبی ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کو جواب ہے۔کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی میں کسی کو شریک نہ کروں ان گروہ بندی کرنے والوں کی بات کو رد کر دیا گیا اگر ان کی بات مان لی جاتی تو یہ شرک ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکم بنا کر عربی زبان میں نازل کیا ہے اگر ہم نے قرآن پاک کے علم آنے کے بعد کسی اور کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ ہمارا کوئی ولی ہوگا اور نہ بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

اطیع اللہ واطیع الرسول کو سمجھنے کے لئے ان آیات کو بار بار پڑھیں ان گروہ بندی کرنے والے لوگوں کی اطاعت سے منع کیا گیا ہے ان گروہ بندی والوں کی اطاعت کرنا شرک ہے ۔یعنی ان فرقہ پرستوں کی اطاعت شرک ہے۔صرف اور صرف قرآن پاک کی اطاعت کا حکم ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ملا ہے۔اللہ تعالیٰ کی غلامی کیساتھ کسی اور کی غلامی اور ہمیں مشرک بناتی ہے۔

نوٹ۔رسولوں کے بارے میں مزید تفصیل دیکھنے کے لیے میری کتاب دیکھیں۔رسول کی اطاعت کسے کہتے ہیں۔

سورہ البقرہ۔آیت 159 تا 162۔پارہ نمبر 2

بے شک جولوگ ہماری واضح دلائل اور ہدایت کو چھپاتے ہیں جبکہ ہم اپنی کتاب میں سب لوگوں کیلئے کھول کر بیان کر چکے ہیں۔تو ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بھی لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں البتہ وہ لوگ جنہوں نے توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی اور بیان کرنے لگے تو یہی لوگ ہیں جنہیں میں معاف کر دوں گا اور میں تو توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہوں بے شک وہ لوگ جنہیں نے کفر کیا اور کافر ہی مر گئے یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس لعنت میں وہ ہمیشہ رہیں گے ان سے عذاب کم نہیں کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی باتوں کو واضح دلائل اور لوگوں کیلئے ہدایت کہہ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جولوگ اللہ تعالیٰ کی تعلیماتی باتوں کو چھپاتے ہیں جو لوگوں کی ہدایت کیلئے اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہیں تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں البتہ جولوگ اپنی حرکتوں سے باز آجائیں اور جو کچھ قرآن کی باتیں چھپاتے تھے وہ لوگوں کو صاف صاف بیان کریں اور توبہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف کر دے گا البتہ جولوگ اپنی کفر یعنی فرقہ بندی والی حرکتوں پر قائم رہے اور اسی طرح کفر کی حالت میں مر گئے یہی لوگ ہیں جن پر فرشتے اور اللہ تعالیٰ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے وہ جرم کی لعنت میں ہمیشہ گرفتار رہیں گے ان سے کبھی عذاب کم نہیں ہوگا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔

سورہ انعام۔آیات 68 تا 70۔پارہ 7

اور جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جواللہ تعالیٰ کی آیات میں نکتہ چینیاں کر رہے ہیں تو ان سے منہ پھیر لو۔یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں اور اگر کبھی تم کو شیطان بھلا دے تو یاد آجانے کے بعد ایسے ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو۔ان کے حساب میں پرہیز گاروں پر کسی چیز کی ذمہ داری نہیں ہے۔البتہ نصیحت کرنا کہ تاکہ وہ پرہیز گار بن جائیں اور چھوڑ دو ان لوگوں کو جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا رکھا ہے اور دنیا کی زندگی نے انہیں فریب میں مبتلا کر رکھا ہے۔انہیں یہ قرآن سنا کر نصیحت کرتے رہو کہ انسان اپنے اعمال کے بدلے میں ہلاک نہ ہو جائے۔اللہ تعالیٰ کے سوا اس کا کوئی حمایتی ہے اور نہ سفارش کرنے والا اور وہ کسی بھی چیز سے بدلہ دینا چاہے گا تو وہ اس سے قبول نہ کیا

جائے گا۔یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے کیے کے بدلے میں ہلاک ہوں گے ۔انہیں پینے کو کھولتا ہوا پانی ملے گا اور دردناک عذاب ہوگا۔اس کے بدلے میں جو کفر وہ کرتے رہے۔

خواتن وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔فرقہ پرست قرآن پاک میں نکتہ چینیاں کرتے ہیں۔ایسے ظالم لوگوں کے پاس بیٹھنے کی بھی اللہ تعالیٰ اجازت نہیں دیتے۔جب تک وہ اپنا موضوع نہ بدل لیں۔ان کے حساب میں پرہیزگاروں پر کسی چیز کی ذمہ داری نہیں ہے۔البتہ نصیحت کرنا کہ تاکہ وہ پرہیزگار بن جائیں۔یہ ظالم لوگ کفر یعنی فرقہ پرستی میں مبتلا ہیں۔فرقہ پرست جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا رکھا ہے اور دنیا کی زندگی نے انہیں فریب میں مبتلا کر رکھا ہے۔انہیں یہ قرآن سنا کر نصیحت کرتے رہو کہ انسان اپنے اعمال کے بدلے میں ہلاک نہ ہو جائے۔اللہ تعالیٰ کے سوا اس کا کوئی حمایتی ہے اور نہ سفارش کرنے والا اور وہ کسی بھی چیز سے بدلہ دینا چاہے گا تو وہ اس سے قبول نہ کیا جائے گا۔یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے کیے کے بدلے میں ہلاک ہوں گے ۔انہیں پینے کو کھولتا ہوا پانی ملے گا اور دردناک عذاب ہوگا۔اس کے بدلے میں جو کفر وہ کرتے رہے۔یعنی جو فرقہ پرستی وہ کرتے رہے۔

سورہ فاطر ایات 23 تا 26 پارہ 22

آپ ﷺ تو صرف خبردار کرنے والے ہیں۔بے شک ہم نے آپ ﷺ کو سچ کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔اور کوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں خبردار کرنے والا نہ بھیجا ہو۔اور اگر یہ لوگ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔تو جو لوگ ان سے پہلے گزرے ہیں۔وہ بھی اسی طرح جھٹلایا کرتے تھے۔ان کے پاس واضح دلائل اور صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے۔پھر جن لوگوں نے کفر کیا۔میں نے انہیں پکڑ لیا۔تو پھر میرا عذاب کیسا تھا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ہم نے جب بھی کوئی رسول کسی امت میں بھیجا تو لوگوں نے اسے جھٹلایا۔یعنی جو بھی کتاب اسے دی گئی۔اس کی قدر نہ کی گئی۔بلکہ اسے جھٹلایا گیا۔اور اگر یہ لوگ رسول ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔یعنی قرآن پاک کی نافرمانی کرتے ہیں۔تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔جیسا کہ پہلے لوگوں نے اپنے کتاب کی نافرمانی کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو عذاب میں پکڑ لیا۔

حصہ دوم

(2) فرقہ پرستوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم ۔ حصہ دوم

سورہ آل عمرآن آیت 12 پارہ 3

آپ ﷺ کہہ دو۔ جنہوں نے کفر کیا ہے۔ عن قریب تم مغلوب کیے جاؤ گے۔اور جہنم کی طرف اکٹھے کیے جاؤ گے۔اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں رسول ﷺ فرماتے ہیں۔جن لوگوں نے کفر کیا ہے۔یعنی فرقے بنائے ہیں۔ عن قریب یہ لوگ مغلوب ہوں گے۔اور جہنم کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے۔۔اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔

سورہ نساء آیات 131 تا 132 پارہ 5

اور اللہ تعالیٰ کا ہے۔جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے۔اور اللہ تعالیٰ تم کو وصیت کرتا ہے۔جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی۔اور تمھیں بھی کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔اور اگر تم کفر کرو گے۔یعنی نافرمانی کرو گے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ کا ہی ہے۔جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے۔اور اللہ تعالیٰ سب سے بے نیاز اور تعریف کے لائق ہے۔اور اللہ تعالیٰ کا ہے۔جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے۔اور اللہ تعالیٰ کا وکیل ہونا کافی ہے ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ اللہ تعالی نے پہلے کتاب والوں اور ہمیں ایک ہی وصیت کی ہے۔کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔اور اگر تم کفر کرو گے۔یعنی فرقے بناؤ گے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ کا ہی ہے۔جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے۔اور اللہ تعالیٰ سب سے بے نیاز اور تعریف کے لائق ہے۔اور اللہ تعالیٰ کا ہے۔جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے۔اور اللہ تعالیٰ کا وکیل ہونا کافی ہے ۔

سورہ النسآء آیت 170 پارہ 6

اے لوگو! تمہارے پاس رسول ﷺ تمھارے رب کی طرف سے سچ یعنی قرآن پاک لے کر آ چکا ہے۔ بس اس پر ایمان لے آؤ۔ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اور اگر تم کفر کرو گے ۔ تو بے شک زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اور وہ علم والا حکمت والا ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ اے لوگو! تمہارے پاس رسول ﷺ تمھارے رب کی طرف سے سچ یعنی قرآن پاک لے کر آ چکا ہے۔ بس اس پر ایمان لے آؤ۔ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اور اگر تم کفر کرو گے ۔ تو بے شک زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اور وہ علم والا حکمت والا ہے۔
اس پر ایمان لے آؤ۔ ایمان کا مطلب ہے قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور اگر تم کفر کرو گے۔ یعنی نافرمانی کرو گے تو بے شک زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اور وہ علم والا حکمت والا ہے۔

سورہ البقرہ ۔ آیت 170 ۔ پارہ 2

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس چیز کی اطاعت کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اس طریقے کی اطاعت کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے اگر چہ ان کے باپ دادا ہی نہ کچھ سمجھتے ہوں اور نہ ہی ہدایت پر ہوں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرقہ پرستوں کے بارے میں فرمارہے ہیں کہ جب لوگوں سے قرآن پاک کی اطاعت کرنے کو کہا جاتا ہے تو وہ باپ دادا کے راستے کو ترجیح دیتے ہیں چاہے ان کے باپ دادا کچھ عقل نہ رکھتے ہوں اور نہ ہی ہدایت پر ہوں۔

خواتین و حضرات!

فرقہ پرست لوگوں کا بھی یہی رویہ ہے جو شیعہ ہے تو اس کی اولاد بھی شیعہ ہے سارا خاندان شیعہ ہے جو بریلوی ہے تو ان کے ماں باپ بریلوی ہیں سارا خاندان بریلوی ہے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں کو باپ دادا کا راستہ چھوڑ کر قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دے رہے ہیں۔

سورہ لقمان ۔ آیت 20 کا آخری حصہ تا 21 آیت ۔ پارہ نمبر 21

لوگوں میں کوئی ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتا ہے جبکہ اس کے پاس نہ علم ہے اور نہ کوئی روشنی دکھانے والی کتاب ہے اور جب انہیں کہا جاتا ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے اس کی اطاعت کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس چیز کی اطاعت کریں گے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ چاہے شیطان انہیں دوزخ کے عذاب کی طرف ہی کیوں نہ بلاتا ہو۔

خواتین و حضرات!
آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں فرقہ پرستوں کی نشانی دکھائی گئی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں بغیر اللہ تعالیٰ کی کتاب کے اور جب ان کو قرآن پاک کی اطاعت کیلئے کہا جاتا ہے۔ تو کہتے ہیں کہ ہم اپنے باپ دادا کے راستے پر چلیں گے۔

خواتین و حضرات!

باپ دادا کا راستہ شیطان کا راستہ ہے۔ صرف قرآن پاک ۔ جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ حکم دے رہیں ہیں۔

سورہ زخرف ۔ آیات 21 تا 25 ۔ پارہ 25

ہم نے انہیں اس سے پہلے کوئی کتاب دی تھی جس کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں۔
بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک خاص طریقے پر پایا ہے اور ہم ان کے نقش قدم پر چل رہے ہیں اور اسی طرح ہم نے جس بستی میں خبردار کرنے والا بھیجا تو اس بستی کے خوش حال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقے پر پایا ہے اور ہم ان کے نقش قدم کی اطاعت کر رہے ہیں اس نے کہا کہ خواہ میں تمہارے پاس اس سے زیادہ بہتر ہدایت لے آؤں جس پر تم اپنے باپ دادا کو پایا ہے وہ کہنے لگے جو پیغام تمہیں دے کر بھیجا گیا ہے اس کا انکار ہی کریں گے چنانچہ ہم نے ان سے بدلہ لے لیا تو دیکھئے جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں فرقہ پرستی کرنے والوں کے خیالات کو دکھایا گیا ہے جو رسول کی لائی ہوئی ہدایت یعنی کتاب رد کر دیتے ہیں اور اپنے باپ دادا کی

اطاعت کرتے ہیں ایسے ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آ جاتا ہے قرآن پاک میں ایسے ہی جھٹلانے والوں کے کافی سارے واقعات موجود ہیں۔

سورہ احزاب۔آیات **64 تا 68** پارہ نمبر **22**

بے شک اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی ہے۔اوران کیلیے بڑھکتی ہوئی آگ تیار کی گئی ہے۔وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔وہ کوئی ولی اور مددگار نہ پائیں گے۔ جس روز ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے اس وقت وہ کہیں گے کاش ہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کی ہوتی اور کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کی اطاعت کی اورانہوں نے ہمیں راستے یعنی قرآن سے بھٹکا دیا اے ہمارے رب انہیں دہرا عذاب دے اوران پر سخت لعنت کر۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں فرما رہے ہیں۔جب ان کے منہ پر آگ بڑھکے گی تب افسوس کریں گے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کیوں نہ کی یعنی قرآن پاک کی اطاعت کیوں نہ کی ہمارے بڑوں اور سرداروں نے ہمیں قرآن یعنی راستے سے بھٹکا دیا۔

سورہ انعام۔آیت 159 پارہ 8

جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کررہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کی لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے رسولؐ کا ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔یاد رکھیں کہ فرقے بنانے والے لوگ رسولؐ کے کچھ نہیں لگتے یہ اعلان لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا تعلق رسول ﷺ سے قائم ہو تو آج ہی فرقہ چھوڑ کر توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رسی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا ہوگا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے فیصلہ کرنے والے قرآن کا پیغام سنا کہ ررسول ﷺ کا فرقہ بنانے والوں سے کوئی تعلق نہیں۔تمام فرقہ والے قرآن پاک کا فیصلہ سن لیں۔یاد رکھیں کہ قیامت والے دن فیصلے نام نہاد مفسر یا فرقہ پرست نہیں کریں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کرے گا۔اور قرآن پاک کا فیصلہ چلے گا۔اسی لیے تو اللہ تعالیٰ سورہ فاتحہ میں فرماتے ہیں جو دین کے دن کا مالک ہے ۔یعنی قیامت کا دن جب اللہ تعالیٰ دین کے بارے میں فیصلہ کریں گے کہ کس کا دین درست ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات 126 تا 129 پارہ 4

تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے ایک حصے کو ہلاک کر دے۔جنہوں نے کفر کیا ہے۔یا انہیں زلیل کر دے۔پھر وہ ناکام ہو کر لوٹ جائیں۔آپ ﷺ کو اس حکم میں کوئی دخل نہیں۔چاہے اللہ تعالیٰ ان کو معاف کرے یا انہیں عذاب دے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا ہے جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے۔جسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جن لوگوں نے کفر کیا ہے یعنی فرقے بنائے ہیں۔اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کے ایک حصے کو ہلاک کر دے۔یا انہیں زلیل کر دے۔پھر وہ ناکام ہو کر لوٹ جائیں۔آپ ﷺ کو اس حکم میں کوئی دخل نہیں۔چاہے تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف کرے یا انہیں عذاب دے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا ہے جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے۔جسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رمہربان ہے

سورہ آل عمرآن آیت 28 پارہ 3

ایمان والوں کو چاہیے کہ وہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں۔او جوایسا کرے گا۔تو اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔مگر صرف اس صورت میں کہ تمھیں ان سے بچنا ہو کسی خوف سے۔اور اللہ تعالیٰ تمھیں اپنی زات سے ڈراتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں. ایمان والوں کو چاہیے کہ وہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو یعنی فرقہ پرستوں کو اپنا دوست نہ بنائیں۔اور ز جوایسا کرے گا۔تو اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔مگر صرف اس صورت میں کہ تمھیں ان سے بچنا ہو کسی خوف سے۔اور اللہ تعالیٰ تمھیں اپنی زات سے ڈراتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا

ہے۔

❖ سورہ توبہ آیت 23 پارہ 10

اے ایمان والو۔ اگر تمھارے باپ اور بھائی ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں۔ تو انہیں اپنا دوست نہ بناؤ۔ تو جواُن سے دوستی رکھے گا۔ تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ جو ایمان کے مقابلے میں کفر یعنی فرقہ پرستی کو قبول کرے۔ تو چاہے وہ تمھارے باپ ہو یا بھائی ہو ان کو دوست مت بناؤ۔ یعنی جو فرقہ بنائے۔ اس کے بارے میں حکم دیا جا رہا ہے۔ جبکہ ایمان کا مطلب سورہ محمد کی 2 تا 3 آیات کے مطابق قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا کے ہیں۔ اور جو فرقہ پرستوں کو دوست بنائے گا۔ وہ ظالم ہے۔ ظالم کا مطلب بھی قرآن پاک مطابق نافرمان ہے۔ اس کے لیے میری کتاب دیکھیں ظالم کسے کہتے ہیں۔ جو فرقہ بنائے وہ بھی کافر ہے۔ اور جو اس کو دوست بنائے گا۔ وہ ظالم ہے۔ یعنی وہ بھی اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے۔ یعنی کافر ہے۔ کیونکہ وہ بھی تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ دوستی سے منع کر رہا ہے۔ جو نافرمانی کرے گا۔ تو ظلم کرے گا۔

❖ سورہ الممتحنہ آیات 8 تا 9 پارہ 28

اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں سے منع نہیں کرتا۔ جو تم سے نہ تو دین کے معاملے میں لڑے ہیں۔ اور نہ انہوں نے تم کو تمھارے گھروں سے نکالا ہے تم ان سے نیکی کا برتاؤ اور انصاف کرو بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو تم کو اُن لوگوں سے منع کرتا ہے۔ جو دین کے معاملے میں تم سے جنگ کریں۔ اور انہوں نے تم کو تمھارے گھروں سے نکالا۔ اور تمھارے نکالے جانے میں دوسروں کی مدد کی تو جو کوئی انسے دوستی کرے۔ وہی ظالم ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والے کو دوست رکھتے ہیں۔ جو دین کے بارے میں جنگ نہ کرے۔ ان سے اچھے برتاؤ کا حکم ہے اور انصاف کا حکم ہے۔ صرف ان سے لڑائی کا حکم ہے۔ جو دین کے معاملے میں تم سے جنگ کریں۔ اب ان جنگ کرنے والوں کے ساتھ اگر کوئی ہمدردی کرے۔ تو وہ لوگ بھی ظالم ہیں۔ کیونکہ وہ کسی پر خوامخواہ ظلم میں مدد کرتے ہیں۔ اور دین میں کسی پر زبردستی نہیں ہے۔

خواتین وحضرات

فرقہ پرستی کتنی بڑی لعنت ہے۔ آئیں اس کو قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔ اور رسول کی اطاعت کیا ہوتی ہے اس کو بھی دیکھتے ہیں۔

❖ سورہ طٰہٰ آیات 85 تا 94 پارہ 16

للہ تعالیٰ نے کہا۔ بے شک ہم نے تیرے آنے کے بعد تیری قوم کو فتنے میں ڈال دیا ہے۔ اور سامری نے انہیں گمراہ کر دیا ہے۔ پس موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصے میں افسوس کرتا ہوا آیا۔ موسیٰؑ نے کہا۔ اے میری قوم۔ کیا تمھارے رب نے تم سے اچھا وعدہ نہیں کیا تھا۔ کیا تم پر ایک لمبی مدت گزر گئی تھی۔ یا تم نے چاہا کہ تمھارے رب کی طرف سے تم پر کوئی غضب نازل ہو۔ پھر تم نے میرے وعدے کی مخالفت کی۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم نے اپنے اختیار سے تمھارے وعدے کی مخالفت نہیں کی۔ لیکن ہم پر قوم کے زیور کا بوجھ لادا گیا۔ تو ہم نے اسے پھینک دیا۔ پھر اس طرح سامری نے ڈالا۔ پھر اس نے ان کے لیے ایک بچھڑا نکالا۔ ایک جسم جس میں آواز تھی پھر وہ کہنے لگا۔ کہ یہ تمھارا اور موسیٰؑ کا معبود ہے۔ جو وہ بھول گیا۔ پھر کیا وہ لوگ نہیں دیکھتے کہ وہ ان کی بات کا جواب نہیں دیتا۔ اور نہ ان کے نفع یا نقصان کا اختیار رکھتا ہے۔ اور بے شک اس سے پہلے ہارونؑ نے ان سے کہا تھا۔ اے میری قوم بے شک تم تو اس سے امتحان میں ڈالے گئے ہو۔ اور بے شک تمھارا رب تو بڑا مہربان ہے۔ پس تم میری اطاعت کرو۔ اور میرے حکم کی اطاعت کرو۔ انہوں نے کہا۔ ہم ہرگز نہیں چھوڑیں گے۔ اور اس پر جمے رہیں گے۔ یہاں تک کہ موسیٰؑ واپس آ جائیں۔ موسیٰؑ نے ہارونؑ سے کہا کہ جب تو نے دیکھا۔ کہ وہ گمراہ ہو گئے ہیں۔ کس بات نے تجھے روکا۔ موسیٰؑ نے کہا۔ کہ تم نے میری اطاعت نہیں کی۔ تو کیا تم نے میری حکم کی نافرمانی کی۔

ہارونؑ نے کہا اے میری ماں کے بیٹے۔ میری داڑھی اور سر کے بال نہ پکڑیے۔ بے شک میں اس بات سے ڈرتا تھا۔ کہ تو کہے گا کہ میں نے بنی اسرائیل کے درمیان تفرقہ ڈال دیا۔ اور میری بات کا خیال نہیں رکھا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ موسیٰ نے جب ہارون سے کہا کہ تم نے میری بات کی نافرمانی کی۔ کیا تم نے میری اطاعت نہیں کی۔ تو ہارون نے جواب دیا کہ میں نے ان کو تفرقے

سے اسی لیے بچایا۔کہ آپ کی بات کا خیال رکھا۔یعنی میں نے آپ کی نافرمانی نہیں کی۔ بلکہ آپ کی اطاعت کی ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ فرقے اتنی بری چیز ہیں۔کہ یہ بچھڑے کی پوجا سے بھی برے ہیں۔یہ اس بات سے بھی برے ہیں۔کہ جتنا موسیٰ کی قوم کا بچھڑے کو خدا سمجھنا۔

ان آیات سے ہمیں پتہ چلا کہ جس بات کے بارے میں موسیٰ نے کہا۔کہ میری بات کا خیال نہیں رکھا ۔وہ یہی بات تھی۔کہ فرقے نہیں بنانا۔اور اس بات کا ہارونؑ نے خیال رکھا تھا۔اسی لیے وہ اپنے بھائی کے انتظار میں خاموش تھے۔

سورہ توبہ آیات 107 تا 111 پارہ 11

اور وہ لوگ جنہوں نے مسجد ضرار کفر کرنے کے لیے اور مومنوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لیے اور اُن لوگوں کو پناہ دینے کے لیے مسجد بنائی۔جو پہلے سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے لڑتے ہوں اور البتہ وہ قسمیں کھائیں گے۔کہ ہمارا بھلائی کے سوا اور کوئی ارادہ نہیں۔اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے۔کے بے شک یہ جھوٹے ہیں۔

آپ ﷺ اس مسجد میں کھڑے نہ ہوں۔البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پرہیز گاری پر رکھی گئی ہو۔اس بات کی زیادہ حقدار ہے۔کہ آپ ﷺ اس میں کھڑے ہوں۔اس میں ایسے لوگ ہیں۔جو چاہتے ہیں۔کہ وہ پاک ہو جائیں۔اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

تو کیا وہ انسان جو اپنی عمارت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے ڈر اور اُس کی رضا پر قائم کرے۔وہ زیادہ بہتر ہے۔یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایسی وادی کے کنارے رکھی ہو۔جو گرنے کو ہو۔پھر اس کو دوزخ کی آگ میں گرا دے۔اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔اُن کی جو عمارت جو انہوں نے بنائی۔ان کے دلوں میں شک ڈالنے والی ہے۔مگر صرف یہ کہ ان کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کا مال خرید لیا ہے۔اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے لڑتے ہیں۔وہ قتل کرتے ہیں۔اور قتل ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ وعدہ تورات انجیل اور قرآن میں سچا ہے۔اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اپنے وعدے کو کون پورا کرنے والا ہے۔بس تم خوش رہو۔اس سودے پر۔جو تم نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہے۔اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اِن آیات میں اُن لوگوں کی بات کر رہے ہیں۔جنہوں نے کفر کرنے کے لیے اور مومنوں میں اختلافات پیدا کرنے کے لیے مسجد ضرار بنائی یعنی فرقہ پرستی کے لیے اور مومنوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لیے مسجد بنائی۔حالانکہ وہ قسمیں کھاتے ہیں۔کہ اُن کا ارادہ بھلائی کے سوا اور کوئی نہیں۔مگر ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں۔کہ بے شک یہ جھوٹے ہیں۔کیونکہ یہ کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے اور مومنوں میں اختلاف پیدا کرتے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ نے

رسول ﷺ سے فرمایا۔کہ وہ مسجد جس کی بنیاد پرہیز گاری پر رکھی گئی ہو۔اس بات کی زیادہ حقدار ہے۔کہ رسول ﷺ اس میں کھڑے ہوں۔اس میں ایسے لوگ ہیں۔جو چاہتے ہیں۔کہ وہ پاک ہو جائیں۔اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔تو کیا وہ انسان جو اپنی عمارت اللہ تعالیٰ کے ڈر اور اس کی رضا پر قائم کرے۔وہ زیادہ بہتر ہے۔یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایسی وادی کے کنارے رکھی ہو۔جو گرنے کو ہو۔پھر اِس کو جہنم کی آگ میں گرا دے۔اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ایسے لوگ جو عمارتیں یعنی مسجدیں بناتے ہیں۔وہ ان کے دل میں شک ڈالنے والی ہے۔مگر صرف یہ کہ ان کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ کو فرقہ واریت سے کتنی نفرت ہے۔کہ فرقہ پر بننے والی مسجد میں رسول ﷺ کو کھڑے ہونے کی اجازت نہیں۔کیونکہ یہ کفر کرنے یعنی فرقہ بنانے کے لیے اور مومنوں میں اختلاف ڈالنے کے لیے ہے۔ایسے لوگوں کی مسجد کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔کہ وہ ایسی وادی کے کنارے پر ہے۔جو وادی میں گرنے والی ہو۔اور پھر ان کو لے کر جہنم میں گرے۔پھر اللہ تعالیٰ ان فرقہ بنانے والوں کے دلوں کے بارے میں کہتے ہیں۔کہ شک میں پڑیں رہیں گے۔یہاں تک کہ اُن کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔

پھر اللہ تعالیٰ ایک ایسی مسجد کی بات کر رہے ہیں۔جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ وہ مسجد زیادہ حق رکھتی ہے کہ آپ ﷺ اِس میں کھڑے ہوں۔یہ وہ مسجد ہے۔جس کی بنیاد پرہیز گاری پر رکھی گئی ہو۔جس میں ایسے لوگ ہیں۔جو چاہتے ہیں۔کہ وہ پاک ہو جائیں۔اور اس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی رضا پر قائم کی گئی ہو۔

خواتین وحضرات

آئیں قرآن پاک سے اس بات کا جواب اور تفصیل دیکھتے ہیں کہ (1) پرہیز گاری کسے کہتے ہیں۔ (2) پاک ہونا کسے کہتے ہیں۔(3) اللہ تعالیٰ کی رضا کسے کہتے ہیں ۔تا کہ

آپ لوگ بھی جان سکیں کہ آپ ﷺ کو کس طرز پر بنی ہوئی مسجد میں کھڑے ہونے کی اجازت تھی۔ اور ہم بھی رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہوئے مسجد کا انتخاب کر سکیں۔

(1) پرہیز گار کسے کہتے ہیں

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے پوچھتے ہیں۔ دیکھتے ہیں کہ ہمیں قرآن پاک کے ذریعے کیا جواب دیتے ہیں۔

سورہ البقرہ آیت 2 پارہ 1

یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ اس میں پرہیز گاروں کے لیے ہدایت ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سنا کہ قرآن پاک پرہیز گاروں کے لیے ہدایت ہے۔ اب جو انسان قرآن پاک کو ہدایت سمجھے گا وہی پرہیز گار ہوگا۔

سورہ زمر آیات 32 تا 36 پارہ 24

پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔ اور جب سچ اس کے سامنے آئے۔ تو اسے جھٹلا دے۔ تو کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہے۔ اور جو سچ لے کر آیا۔ اور جنہوں نے اس کو سچ مانا۔ وہی لوگ پرہیز گار ہیں۔ ان کے لئے ان پروردگار کے پاس وہ سب کچھ ہے جو وہ چاہیں گے۔ احسان کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے برے کام جو انہوں نے کیئے ان سے دور کر دے۔ اور ان کے بہترین اعمال کا ان کو بہتر بدلہ دے۔ کیا اللہ تعالیٰ اپنے غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور یہ آپ کو اوروں سے ڈراتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو گمراہ کر دے۔ اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔ اور جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو قرآن پاک کو سچ سمجھتا ہے وہی پرہیز گار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے اعمال کو بہترین اعمال کہہ رہے ہیں۔ اور وہ احسان کرنے والا ہے۔ اور جو برے کام انہوں کیئے۔ اللہ تعالیٰ معاف کر کے اسے جنت کا مہمان بنائے گا۔ کیا اللہ تعالیٰ اپنے غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔ جو لوگ قرآن پاک کو سچ سمجھنے والے ہیں اور اس کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کر دے گا اور وہ جو چاہیں گے ان کو ملے گا۔ یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔

سورہ زخرف۔ آیات 66 تا 69۔ پارہ 25

پس یہ لوگ تو قیامت کے منتظر ہیں کہ ان پر اچانک آ کھڑی ہو اور ان کو خبر تک نہ ہو سب دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیز گاروں کے اے میرے غلاموں آج تمھیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ غم ہوگا جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان لائے اور مسلم یعنی فرمانبردار بن کر رہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ان لوگوں پر کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان لائے یعنی قرآن پاک کو سچا سمجھا اور اس کی اطاعت کی اور مسلم بن کر رہے۔

پاک ہونا کسے کہتے ہیں۔

سورہ البقرہ آیت 151 پارہ 2

جس طرح ہم نے تمھیں میں سے ایک رسول بھیجا۔ جو تمھیں ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ اور تمھیں پاک کرتا ہے، اور تمھیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ اور تمہیں وہ سکھاتا ہے۔ جو تم نہیں جانتے تھے۔

خوتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ رسول ﷺ نے ہمیں قرآن پاک کی آیات پڑھ کر سنائی۔ رسول ﷺ نے ہمیں قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم سکھائی۔ اس طرح ہمیں پاک کیا۔ یعنی اس طرح ہمیں گمراہی سے نکالا۔ اور ہماری اصلاح کی۔

آپ نے دیکھا۔
کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو حکمت کہہ رہے ہیں۔ کہ رسول ﷺ نے قرآن پاک کی تعلیم دی۔ قرآن پاک سکھایا۔ کیا ہم لوگ قرآن پاک سیکھتے ہیں۔ کیا رسول ﷺ کا لایا ہوا کلام سمجھتے ہیں۔ یا صرف اطیع الرسول کے نعرے لگاتے ہیں۔ اور گمراہ ہیں۔ اور قرآن پاک سیکھا ہی نہیں۔ اور پاک ہوئے ہی نہیں۔

اللہ تعالیٰ کی رضا کسے کہتے ہیں

سورہ مائدہ۔ آیات 15 تا 16۔ پارہ 6

اے کتاب والو! تمہارے پاس ہمارا رسول آ چکا ہے جو تمہاری ان بہت سی باتوں کی وضاحت کر دیتا ہے جن کو تم کتاب میں سے چھپا جاتے ہو اور بہت سی باتوں کو چھوڑ بھی دیتا ہے اب تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب آ چکی ہے۔ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سلامتی کے راستے دکھاتا ہے جو اس کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں اور انہیں اپنی اجازت سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو روشنی اور واضح کتاب کہا جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ لوگوں کو سلامتی کے راستے دکھاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی روشنی دکھاتا ہے جس سے لوگ اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آ کر اللہ تعالیٰ کے سیدھے راستے کی ہدایت حاصل کر لیتے ہیں۔

خواتین و حضرات

امید ہے کہ آپ کو سمجھ آ گئی ہو گی۔ کہ اللہ تعالیٰ کس طرح کی مسجد چاہتے ہیں۔ زرا تصور کی آنکھ سے دیکھیں۔ تصور کریں کہ اگر آج رسول ﷺ آ جائیں تو اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کو کس مسجد میں کھڑے ہونے کی اجازت دیں گے۔ یا وہ نئی مسجد بنائیں گے۔ جس میں دوبارہ سے قرآن پاک کی تعلیم دیں گے۔ زرا سوچیں؟؟؟؟؟؟؟؟؟

سورہ توبہ آیات 17 تا 18 پارہ 10
مشرکوں کو یہ حق نہیں۔ کہ وہ اپنے کفر کی گواہی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جن کے اعمال ضائع ہو گئے۔ اور وہ آگ میں ہمیشہ رہیں گے۔
اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو صرف وہی آباد کر سکتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لاتے ہیں۔ اور نماز کی پابندی کرتے ہیں۔ اور زکواۃ دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ امید ہے۔ کہ یہی لوگ ہدیت پانے والے ہیں

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ مشرکوں کو یہ حق نہیں کہ وہ کفر کرتے ہوئے یعنی فرقے بناتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں۔ فرقہ بنانے والوں کے اعمال اللہ تعالیٰ ضائع کر دیں گے۔ اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔

خواتین و حضرات!

ہم جانتے ہیں۔ کہ قرآن پاک میں فرقہ بنانے والوں کو کافر کہا گیا ہے اور فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔ آپ نے دیکھا کہ مسجدیں آباد کرنے کا حق صرف اُن لوگوں کو ہے۔ جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں۔ ایمان کا مطلب سورہ محمد کی 2 تا 3 آیات کے مطابق قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا کے ہیں۔ اور آخرت پر ایمان لانے کا مطلب ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آخرت کے بارے میں بتایا ہے۔ اُس طرح آخرت کو مانا جائے۔ مگر اللہ تعالیٰ جس طرح قرآن پاک میں آخرت کے بارے میں بتاتے ہیں۔ فرقہ پرست تو اس کو ماننے کو تیار ہی نہیں۔ انہوں نے نہ جانے کیا کیا کہانیاں بنا رکھی ہیں۔ کہ رسول ﷺ اس اس طرح ہمیں بخشوائیں گے۔ حالانکہ اس طرح کی کوئی کہانی قرآن پاک میں نہیں ہے۔ جو جہنم میں چلا گیا وہ چلا گیا اسے نکالنے کا سوال ہی نہیں۔ کوئی اس کو جہنم سے نکال ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں بھیج چکا ہے۔ تو کیا کوئی اللہ تعالیٰ کا فیصلہ بدل دے گا۔ ہر گز نہیں۔

سورہ آیت 113 تا 114 توبہ
نبی ﷺ کے لیے اور ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے ہیں ان کو یہ حق نہیں ہے۔ کہ وہ مشرکوں کے لیے بخشش طلب کریں۔ جب کہ ان پر ظاہر ہو جائے کہ وہ دوزخی ہیں۔ اگر چہ وہ

ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔اورابراہیم کا اپنے والد کے لیے مغفرت مانگنا صرف ایک وعدے کی وجہ سے تھا جواس نے اپنے والد سے کیا تھا۔پھر جب انہیں معلوم ہو گیا ۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔تو وہ اس سے بیزار ہو گیا۔واقعی ابراہیمؑ بڑا نرم دل بردبار تھا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں مشرکوں کی بات ہورہی ہے یعنی منافق لوگ انہیں مشرک کہا جارہا ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دین میں فرقہ بنانے والوں کومشرک کہا گیا۔ان آیات سے ثابت ہوا کہ فرقہ بنانے والے مشرک اورابراہیمؑ کے والد جو بتوں کی پوجا کرتا تھا۔دونوں کا گناہ برابر ہے۔اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

نبی ﷺ کے لیے اوران لوگوں کے لیے جو ایمان لائے ہیں ان کو یہ حق نہیں ہے۔کہ وہ مشرکوں کے لیے بخشش طلب کریں۔جب کہ ان پر ظاہر ہو جائے کہ وہ دوزخی ہیں۔اگر چہ وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔اورابراہیمؑ کا اپنے والد کے لیے مغفرت مانگنا صرف ایک وعدے کی وجہ سے تھا جواس نے اپنے والد سے کیا تھا۔پھر جب انہیں معلوم ہو گیا ۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔تو وہ اس سے بیزار ہو گیا۔واقعی ابراہیمؑ بڑا نرم دل بردبار تھا۔

سورہ نساء آیات 51 تا 52 پارہ 5

کیا آپ نے ان لوگوں کونہیں دیکھا۔جنہیں کتاب کا کچھ علم دیا گیا ہے۔وہ جبت اور طاغوت پر ایمان رکھتے ہیں۔اور کافروں یعنی نافرمانوں کے متعلق کہتے ہیں۔کہ ان ایمان والوں کے راستے سے تو یہی لوگ زیادہ ہدایت یافتہ ہیں۔یہی لوگ ہیں۔جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ لعنت کردے۔آپ اس کا کوئی مددگار نہ پائیں گے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں۔جو ایمان والوں کے راستے یعنی قرآن پاک والے لوگوں کی نسبت دوسرے فرقہ پرست لوگوں کو زیادہ ہدایت یافتہ سمجھتے ہیں۔ایسی باتیں کرنے والے وہ لوگ ہیں۔جنہیں قرآن پاک کا کچھ علم دیا گیا ہے۔ان کم علموں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں۔جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ لعنت کردے۔آپ اس کا کوئی مددگار نہ پائیں گے۔

سورہ آل عمرآن آیت 177 پارہ 4

بے شک جن لوگوں نے ایمان کے بدلے کفر خریدا۔وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔اوران کے لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرقہ پرستوں سے خطاب ہے۔جو ایمان لانے کے بعد کفر کر لیتے ہیں یعنی فرقے بنا لیتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔بے شک جن لوگوں نے ایمان کے بدلے کفر خریدا۔وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔اوران کے لیے دردناک عذاب ہے۔

سورہ نساء آیات 144 تا 147 پارہ 5

اے ایمان والو تم مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ۔کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے خلاف واضح دلیل بنالو۔بے شک منافقین دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ڈالے جائیں گے۔مگر ان میں سے جن لوگوں نے توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور اللہ تعالیٰ کے لیے دین کو خالص کر لیا تو ایسے لوگ مومنوں کے ساتھ ہوں گے اور اللہ تعالیٰ عنقریب مومنوں کو بہت بڑا اجر عطا فرمائیں گے۔اللہ تعالیٰ تم کو عذاب دے کے کیا کرے گا اگر تم شکر کرو اور ایمان لے آؤ اور اللہ تعالیٰ تو بڑا شاکر علم والا ہے۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک میں کافر اور منافق اُن لوگوں کو کہا گیا ہے جو ایمان لانے کے بعد کفر کر لیتے ہیں یعنی فرقے بنا لیتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اے ایمان والو یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اسکی اطاعت کرنے والو۔تم مومنوں کو چھوڑ کر کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو دوست نہ بناؤ۔کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے خلاف واضح دلیل بنالو۔بیشک منافقین دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ڈالے جائیں گے۔مگر ان میں سے جن لوگوں نے توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور اللہ تعالیٰ کے لیے دین کو خالص کر لیا تو ایسے لوگ مومنوں کے ساتھ ہوں گے اور اللہ تعالیٰ عنقریب مومنوں کو بہت بڑا اجر عطا فرمائیں گے۔اللہ تعالیٰ تم کو عذاب دے کے کیا کرے گا اگر تم شکر کرو اور ایمان لے آؤ اور اللہ تعالیٰ تو بڑا شاکر علم والا ہے۔

سورہ توبہ آیات 71 تا 80 پارہ 10

منافق مرد اور منافق عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔ برے کام کا حکم کرتے ہیں۔ اور نیک کاموں سے منع کرتے ہیں۔ اور اپنے ہاتھ بند رکھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے۔ تو اللہ تعالیٰ بھی ان کو بھول گیا۔ بے شک منافق لوگ نافرمان ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں سے دوزخ کی آگ کا وعدہ کر رکھا ہے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ وہی ان کے لیے کافی ہے۔ اور ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ اور ان کے لیے دائمی عذاب کا وعدہ ہے۔ اُن لوگوں کی طرح جوان سے پہلے تھے۔ اور تم سے قوت میں زیادہ تھے۔ مال میں اور اولاد میں زیادہ تھے۔ پس انہوں نے اپنا دنیاوی فائدہ اٹھایا۔ اور تم نے بھی اپنے حصے سے خوب فائدہ اُٹھایا۔ اور تم بھی مشغول ہوگئے۔ جس طرح وہ ہوگئے تھے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہو گئے۔ اور یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

کیا انہیں ثمود کی قوم اور نوح کی اور عاد کی قوم کی خبریں نہیں پہنچیں۔ اور قوم ابراہیم اور مدین والے اور وہ بستیاں جو اُلٹ گئیں۔ ان لوگوں کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان پر ظلم نہیں کرتا۔ بلکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔ اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ولی ہیں۔ یہ لوگ نیکی کے کام کی ترغیب دیتے ہیں۔ اور برائی سے روکتے ہیں۔ اور نماز قائم کرتے ہیں۔ اور زکواۃ دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں پر بہت جلد رحم کیا جائے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت غالب حکمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جنتیں دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور پاکیزہ مکانوں کا دائمی باغات جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا ہے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

اے نبی ﷺ کافروں اور منافقوں کے خلاف جہاد کیجیے۔ اور ان پر سختی کیجیے۔ اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ وہ قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے وہ بات نہیں کہی۔ اور انہوں نے کفر کی بات ضرور کہی ہے اور اس طرح اسلام لانے کے بعد وہ کافر ہوگئے۔ اور ان باتوں کا ارادہ کیا جن میں وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ اور انہوں نے صرف اس بات کا انتقام لیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے ان کو غنی کر دیا۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیں۔ تو ان کے لیے بہتر ہوگا۔ اور اگر وہ پھر جائیں تو اللہ تعالیٰ انہیں دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا۔ اور ان کے لیے تمام دنیا میں کوئی مددگار اور ولی نہیں ہوگا۔

اور ان میں سے بعض وہ ہیں۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے فضل سے دیا تو ہم ضرور صدقہ دیں گے۔ اور نیک لوگوں میں سے ہو جائیں گے۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے دیا۔ تو اس میں سے کنجوسی کرنے لگے اور وہ پھر گئے۔ اور وہ پھرنے والے ہی تھے۔

پس ان کا انجام دیکھو نفاق ان کے دلوں میں ہے اس دن تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملیں گے۔ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا اور انہوں نے اس عہد کی خلاف ورزی کی اور وہ اللہ تعالیٰ سے جھوٹ بولتے رہے۔

۔ کیا وہ نہیں جانتے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے راز اور سرگوشیوں سے بھی واقف ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ غیب کی باتوں کو خوب جانتا ہے۔

یہ لوگ ایسے ہیں کہ مومنوں میں سے جو خوشی سے صدقات کرتے ہیں۔ ان پر الزام لگاتے ہیں وہ وہ جو اپنی محنت کے سوا نہیں پاتے تو وہ ان سے مذاق کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا مذاق کرے گا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ آپ ﷺ ان کے لیے بخشش مانگیں یا نہ مانگیں اگر آپ ﷺ ان کے لیے ستر بار بھی بخشش مانگیں گے۔ تو بھی اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بخشے گا۔ یہ اسلیے کہ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے اور اللہ تعالیٰ کافر قوم کو ہدایت نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔ ایمان والے مردوں کو اور ایمان والی عورتوں کو اور کافر اور منافق مردوں اور عورتوں کو دکھایا گیا ہے۔ جو اسلام لانے کے بعد کافر ہوگئے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کا اقرار کرنے کے بعد پھر اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہوگئے۔ یعنی فرقہ پرستی میں الجھ گئے۔

سورہ ہود۔ آیات 17 تا 24 پارہ 12

پھر کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہو اور ایک گواہ اُس کی طرف سے سنائے۔

اور اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کی کتاب امام اور رحمت تھی یہی لوگ اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور جو دوسرے فرقوں میں سے اس کی نافرمانی کریں اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے پس آپ اس کی طرف سے کسی شک میں نہ رہیں۔ بیشک یہ قرآن آپ کے رب کی طرف سے سچ ہے لیکن اکثر لوگ اس پر ایمان نہیں لاتے اور اُس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے یہ لوگ اپنے رب کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور گواہ کہیں گے کہ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا سنو ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے ہیں اور اس میں عیب تلاش کرتے ہیں اور وہ آخرت سے بھی منکر ہیں یہ لوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ کو

عاجز نہیں کر سکتے اور نہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی ولی ہوگا ان کو دوگنا عذاب ہوگا کیونکہ نہ وہ سننے کی طاقت رکھتے تھے اور نہ وہ دیکھتے تھے یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈالا اور جو وہ جھوٹ بناتے تھے ان سے گم ہو گئے لازمی ہے۔ وہ آخرت میں سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کیے اور اپنے رب کے آگے جھکے رہے یہی لوگ جنتی ہیں یہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے دونوں فریقوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا ہو اور دوسرا دیکھتا اور سنتا ہو کیا دونوں کی حالت برابر ہے کیا تم اس مثال سے نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایمان والے اور دوسرے فرقوں کے لوگوں کا موازنہ کیا گیا ہے۔ ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی واضح دلیل پر قائم ہیں۔ یعنی قرآن پاک پر قائم ہیں اور ایک گواہ یعنی رسول ﷺ نے پڑھ کر سنایا۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں ان پر لعنت کی گئی ہے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو ہرا نہیں سکتے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ان کا ولی نہیں ہوگا۔ یہ لوگ آخرت سے اس طرح منکر ہیں کہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا بہت سے مددگار اور دوست بنا رکھے ہیں قرآن پاک میں عیب تلاش کرنے والوں کیلئے دگنا عذاب ہے۔ یہ اندھے اور بہرے ہیں یہ نہ کچھ سن سکتے ہیں اور نہ انہیں قرآن میں کچھ نظر آتا ہے اور قیامت والے دن رسول ﷺ ایسے لوگوں کے خلاف گواہی دیں گے۔ کہ انہوں نے اپنے رب کے خلاف جھوٹ بنائے۔ ایسے ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے تھے اور قرآن پاک کی بات سننا انہیں گوارہ ہی نہ تھا۔ لازماً یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں

اس میں کوئی شک نہیں کہ جو ایمان والے ہیں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے لوگ ہیں۔ ان کے اعمال صالح ہیں کیونکہ قرآن پاک کے عین مطابق ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی مرضی کے عین مطابق ہیں ان کیلئے جنتیں ہیں اور یہ آنکھوں والے لوگ ہیں سننے والے لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے آگے عاجزی کرنے والے لوگ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے پیارے ہیں تبھی تو اللہ تعالیٰ ان کیلئے جنتوں کا اعلان کر رہے ہیں۔

سورہ نساء۔ آیات 163 تا 170۔ پارہ 6

ہم نے آپ ﷺ کی طرف اُسی طرح وحی کی ہے جس طرح نوح علیہ السلام اور اس کے بعد آنے والے انبیاء کی طرف وحی بھیجی تھی اور ہم نے ابراہیم علیہ السلام، اسماعیلؑ، اسحٰق، یعقوب اور اس کی اولاد، اور عیسیٰ اور ایوب، یونس اور ہارون، سلیمان (علیہم السلام) کی طرف وحی بھیجی تھی۔ اور داؤد علیہ السلام کو زبور عطا کی تھی اور کتنے ہی رسول ہیں جن کا ذکر ہم پہلے آپ ﷺ سے کر چکے ہیں اور کتنے رسول ایسے ہیں جن کا ذکر آپ ﷺ سے نہیں کیا ان سب رسولوں کو ہم نے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا تھا تاکہ لوگوں کے پاس ان رسولوں کے آنے کے بعد اللہ تعالیٰ پر کوئی حجت باقی نہ رہے اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ اس نے جو کچھ آپ ﷺ پر نازل کیا ہے اپنے علم کی بنا پر نازل کیا ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اگرچہ اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا۔ وہ بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑے ہیں یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا اور ظلم کیا اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا اور نہ انہیں سیدھا راستہ دکھائے گا سوائے جہنم کے راستے کے۔ جس میں یہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کے لئے بڑا آسان ہے لوگو تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس رسول ﷺ سچ یعنی قرآن لے کر آ گیا ہے بس تم اس پر ایمان لے آؤ۔ تو تمہارے لئے بہتر ہے اور کفر کرو گے۔ تو زمین اور آسمان میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ ہی کا ہے اور وہ علم والا حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دنیا میں رسولوں کے آنے کے مقصد کو بیان کر رہے ہیں۔ تمام رسول اللہ تعالیٰ کا پیغام۔ جس میں خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے پیغام ہوتے ہیں۔ وہ لوگوں تک پہنچاتے ہیں تاکہ قیامت والے دن لوگ اعتراض نہ کر سکیں کوئی دلیل پیش نہ کر سکیں۔ کہ ہمیں تو اللہ تعالیٰ کے پیغام کا پتہ ہی نہ تھا۔ باتوں کا پتہ ہی نہ تھا۔ یعنی ہم پر صرف رسول حجت ہیں۔ کوئی صحابیؓ یا کوئی نام نہاد مفسر یا نام نہاد امام ہم پر حجت نہیں

خواتین وحضرات

آیت کے الفاظ نوٹ کریں۔ جنہوں نے کفر کیا۔ اور ظلم کیا۔ اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا۔ اور نہ جہنم کے علاوہ دوسرا راستہ دکھائے گا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ جنہوں نے کفر کیا ہے وہی ظلم کرنے والے ہیں۔ یعنی فرقہ بنانے والے ہی ظالم ہیں۔ یاد رہے کہ کافر کا مطلب بھی اللہ تعالیٰ کا نافرمان

ہے اور ظالم کا مطلب بھی اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اپنا راستہ کہہ رہے ہیں اس کو اپنا علم کہہ رہے ہیں اور اس کیلئے گواہی دے رہے ہیں۔ جو لوگ کفر کرنے والے ہیں یعنی فرقے بنانے والے ہیں یعنی ظلم کرنے والے ہیں۔ جو قرآن پاک سے روکتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ ہرگز نہیں بخشے گا اور نہ جہنم کے سوا انہیں کوئی اور راستہ دکھائے گا ان کا ایک ہی راستہ ہے جہنم۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کے لئے بہت آسان ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ آپ کے پاس سچ یعنی قرآن پاک لے کر آ گیا ہے اس پر ایمان لے آؤ یعنی اس کو سچ مانو اور اس کی اطاعت کرو تو تمہارے لے بہتر ہے اگر تم کفر کرو گے یعنی فرقے بناؤ گے۔ تو یاد رکھو کہ زمین اور آسمانوں میں موجود ہر چیز اللہ تعالیٰ کی ہی ہے۔

خواتین وحضرات

قرآن پاک اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے نازل کیا ہے۔ جن کے پاس قرآن پاک کا علم نہیں ہوتا۔ اس راستے سے لوگ کس طرح روکتے ہیں۔ یعنی قرآن پاک سے روکنے کا کیا طریقہ ہے۔ حدیث کے زریعے قرآن پاک سے روکنے والے والے لوگوں کا انجام دیکھیں۔

سورہ لقمان۔ آیات 2 تا 9۔ پارہ 21

یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں جو نیک لوگوں کیلئے ہدایت اور رحمت ہیں ان لوگوں کیلئے جو نماز پڑھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی کامیاب ہونے والے ہیں اور لوگوں میں بعض وہ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والے فضول حدیث خریدتا ہے تا کہ بغیر علم والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قران پاک سے گمراہ کردے۔ اور اس کا مذاق اڑائے یہی ہیں وہ لوگ جن کیلئے ذلت کا عذاب ہوگا اور جب کسی کو ہماری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ تکبر سے منہ موڑ لیتا ہے کہ جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہیں گویا اس کے دونوں کانوں میں بہرا پن ہے ایسے انسان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کیے۔ ان کیلئے نعمتوں والے باغ ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے اور وہ زبرست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں قرآن پاک سے گمراہ کرنے والے لوگوں کا زکر ہے۔ یعنی فرقہ پرستوں کا زکر ہے۔ جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کرتے ہیں ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکنے کیلئے فضول حدیث خریدتے ہیں اس کام کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جن لوگوں کے پاس علم نہیں ہوتا انہیں اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کیا جائے اور قرآن پاک کا مذاق اڑائے ایسے لوگوں کو ذلت کا عذاب ہوگا اور جب کسی کو اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ غرور تکبر سے ایسا رویہ اختیار کر لیتا ہے جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہیں جیسے اس کے کان بند ہوں ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔ جبکہ ایمان والوں کے لیے نعمتوں والے باغ ہیں۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے۔ اور وہ زبرست حکمت والا ہے۔

کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے قیامت والے دن اپنی حدیثیں چھپاتے پھریں گے۔ آئیں آیات دیکھتے ہیں

سورہ النسا۔ آیت 40 تا 42۔ پارہ نمبر 5

بے شک اللہ تعالیٰ کسی پر زرہ برابر ظلم نہیں کرتا اگر کسی نے نیکی کی ہوگئی تو اللہ تعالیٰ اسے دگنا کر دے گا اور اپنے پاس سے بہت بڑا اجر دے گا پھر کیا ہوگا اس دن جبکہ ہم ہر امت میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے اور آپ ﷺ کو ان پر گواہ لائیں گے تو جن لوگوں نے کفر کیا ہوگا اور رسول ﷺ کی نافرمانی کی ہوگی وہ اس دن تمنا کریں گے۔ کہ کاش ان پر زمین ہموار کر دی جائے اور اللہ تعالیٰ سے وہ کوئی حدیث چھپا نہ سکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اس دن پھر کیا ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ یعنی پیغمبرؑ لائیں گے۔ اور ہم ہر گواہی دینے کیلئے آپ ﷺ کو ہم ہر گواہ لائیں گے تو جن لوگوں نے کفر کیا ہوگا یعنی فرقے بنائے ہوں گے اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی ہوگی وہ اس دن تمنا کریں گے کاش زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں سما جائے۔ اور اُس دن وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی حدیث چھپا نہ سکیں گے۔

سورہ انعام۔ آیات 114 تا 117۔ پارہ 8

کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور فیصلہ کرنے والا تلاش کروں حالانکہ وہی ہے جس نے تمہاری طرف ایک کتاب تفصیل سے نازل فرمائی اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے سچائی کے ساتھ نازل ہوا ہے لہذا آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں اور آپ کے رب کی بات سچائی اور انصاف کے اعتبار سے مکمل ہے کوئی اس کی باتوں کو بدلنے والا نہیں ہے اور وہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے اگر آپ دنیا کے اکثر لوگوں کی اطاعت کرتے رہے تو یہ لوگ آپ کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ کر دیں گے اور وہ صرف خیالی باتیں کرتے ہیں بے شک آپ کا رب خوب جانتا ہے جو اس کے راستے یعنی قرآن سے گمراہ ہیں اور ان کو بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت یافتہ ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ خطاب فرما رہے ہیں کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو حاکم بناؤں یعنی منصف بناؤں، یعنی جو میرے فیصلے کرے حالانکہ وہ ہمدرد رب العالمین ایک تفصیل سے کتاب نازل کرتا ہے لوگ جانتے ہیں کہ یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے لہذا آپ قرآن پاک کے بارے میں ذرا بھی شک نہ کریں اللہ تعالیٰ کی باتیں سچائی اور انصاف کے اعتبار سے مکمل ہوتی ہیں یعنی جو قرآن پاک میں لکھا ہوا ہے وہ ٹھیک ٹھیک ہے اس میں کوئی ردّ و بدل نہیں ہوسکتا۔ اگر آپ نے اللہ تعالیٰ کا راستہ یعنی قرآن پاک چھوڑ کر لوگوں کی اطاعت کی تو وہ تمہیں قرآن پاک سے گمراہ کر دیں گے اور وہ لوگ صرف خیالی باتیں کرتے ہیں اصلی باتیں تو اللہ تعالیٰ کی ہیں اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو خوب جانتا ہے کہ کون قرآن پاک پر ہے اور کون قرآن پاک سے گمراہ ہے۔

سورہ اعراف۔ آیات 40 تا 45۔ پارہ 8

بے شک جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کیا ان کیلئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور وہ جنت میں اسطرح نہیں جاسکتے جس طرح اونٹ سوئی کے ناکے سے نہیں گزر سکتا اور ہم مجرموں کو ایسے سزا دیا کرتے ہیں البتہ جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کئے اور ہم ہر انسان کو اس کی طاقت کے مطابق ہی ذمہ دار ٹھہراتے ہیں تو یہی لوگ جنت والے ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہا کریں گے ان جنت والوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف کچھ کینہ ہوگا تو ہم اسے نکال دیں گے ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ کہیں گے تعریف تو اللہ کیلئے ہی ہے جس نے ہمیں یہ راستہ دکھایا اگر اللہ ہمیں راستہ نہ دکھاتا تو ہم کبھی راستہ نہیں پا سکتے تھے ہمارے پروردگار کے رسول واقعی سچ لے کر آئے تھے اس وقت آواز آئے گی کہ تم اس جنت کے وارث بنائے گئے ہو اور یہ ان اعمال کا بدلہ ہے جو تم دنیا میں کرتے رہے اور جنت والے دوزخیوں سے پکار کر پوچھیں گے کہ ہم نے تو ان وعدوں کو سچا پالیا ہے جو ہم سے ہمارے پروردگار نے کئے تھے کیا تم سے تمہارے پروردگار نے جو وعدے کئے تھے تم نے انہیں سچا پایا وہ جواب دیں گے "ہاں" پھر ان کے درمیان ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے تھے اور اس میں عیب پیدا کرنا چاہتے تھے اور آخرت کے منکر تھے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔ ایمان والے لوگوں کو اور ظالم لوگوں کو۔ اور ان کی وہ گفتگو دکھائی گئی ہے جو وہ آپس میں قیامت والے دن کریں گے۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں بھی فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے

کافر کا مطلب اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے اور ظالم کا مطلب بھی اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے۔ دوزخ میں وہ لوگ ہوں گے جو دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے تھے ایسے ظالم یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات سے تکبر کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو لوگوں کو قرآن پاک سے روکتے ہیں اور قرآن پاک میں عیب تلاش کرتے ہیں اور آخرت کے منکر اس طرح ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آخرت کے بارے میں بتایا ہے اس طرح نہیں مانتے بلکہ مختلف قسم کی کہانیاں بنا بنا کر لوگوں کو سناتے ہیں حالانکہ قرآن پاک میں اس قسم کی سفارش اور شفاعت کی کوئی آیات نہیں ہیں۔ اور قیامت والے دن ایمان والے کہیں گے۔ تعریف تو اللہ تعالیٰ کیلئے ہی ہے۔ جس نے ہمیں یہ راستہ دکھایا اگر اللہ تعالیٰ ہمیں راستہ نہ دکھاتا تو ہم کبھی راستہ نہیں پا سکتے تھے ہمارے پروردگار کے رسول واقعی سچ لے کر آئے تھے اس وقت آواز آئے گی کہ تم اس جنت کے وارث بنائے گئے ہو اور یہ ان اعمال کا بدلہ ہے جو تم دنیا میں کرتے رہے۔

یاد رہے کہ سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ کافر یعنی فرقہ پرست جھوٹ کی اطاعت کرتے ہیں جبکہ ایمان والے سچ یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرتے ہیں۔

یاد رہے کہ راستہ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔ اس کی تفصیل جاننے کے لیے میری کتاب دیکھیں۔

سورہ اٰل عمرآن آیات 144 پارہ 4

ااور محمد ﷺ تو صرف ایک رسول ہیں یعنی ایک پیغام پہنچانے والے ہیں۔ آپ ﷺ سے پہلے بھی کئی رسول گزر چکے ہیں۔ پھر کیا اگر آپ ﷺ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیے جائیں۔ تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔ اور جو کوئی الٹے پاؤں پھر جائے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ محمد ﷺ تو صرف ایک پیغام پہنچانے والے ہیں۔ آپ ﷺ سے پہلے بھی کئی پیغام پہنچانے والے گزر چکے ہیں۔ پھر کیا اگر آپ ﷺ فوت ہو جائیں یا شہید کر دیے جائیں۔ تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔ یعنی مرتد ہو جاؤ گے۔ اور جو کوئی مرتد ہو جائے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دے گا۔

سورہ النحل آیات 104 تا 109 پارہ 14

بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نہیں دیتا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ بے شک جھوٹ تو وہ لوگ بناتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔ اور یہی لوگ جھوٹے ہیں۔ جس نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔ سوائے اُس کے جس کو مجبور کیا گیا ہو۔ اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو۔ لیکن جو دل کھول کر کفر کرے۔ تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو گا۔ ااور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلے میں پسند کیا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کانوں اور آنکھوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے۔ اور یہی لوگ غافل ہیں۔ کچھ شک نہیں۔ کہ یہ لوگ آخرت میں نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں ایمان والے اور کافر یعنی فرقہ پرستوں میں فرق واضح کیا جا رہا ہے۔ جو انسان ایمان والا ہو۔ یعنی قرآن پاک کو سچ مانتا ہو اور اس کی اطاعت کرتا ہو۔ مگر وہ کفر کرنے والوں یعنی فرقہ پرستوں کے ڈر کی وجہ سے کسی فرقے کا اقرار کرتا ہو۔ جب کہ اُس کا دل کسی بھی فرقے پر نہ ہو۔ بلکہ قرآن پاک پر مطمئن ہو۔ یعنی ایمان پر مطمئن ہو۔ تو ایسے انسان کو چھوڑ کر وہ لوگ جو کفر یعنی فرقہ پرستی کو دل کھول کر قبول کریں۔ اور اپنے فرقوں پر مطمئن ہوں۔ تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو گا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔ لہذا اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت نہیں دیتا۔

میں کافروں یعنی فرقہ پرستوں اور ایمان والوں کا موازنہ کرنا چاہوں گی۔

میں تھوڑی سی نشاندہی کرنا چاہوں گی۔ کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے کہا ہے۔ کہ میں نے رسول ﷺ کو غیب کا علم نہیں دیا۔ ان فرقہ پرستوں کی تعلیمات ہی یہی ہیں۔ کہ رسول ﷺ کے پاس غیب کا علم تھا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا حالانکہ انہوں نے اس بات کی تحقیق ہی قرآن پاک سے نہیں کی۔ کہ اللہ تعالیٰ کی اس بات کا کیا مطلب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا کہ میں نے رسول ﷺ کو معجزے نہیں دیے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا اور ایسے معجزے رسول ﷺ کیساتھ منسوب کیے۔ جن میں روزانہ اضعافہ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا کہ رسول انسانوں میں سے ہوتے ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا کہ وہ نور ہیں۔ اور اس طرح نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتا ہے۔ وہ کافر ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے دشمن ہے مجرم ہے مرتد ہے۔ مشرک ہے ظالم ہے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلانے والا ہے قرآن پاک کا نافرمان ہے۔ قرآن پاک کو جھٹلانے والا ہے۔ اور دوزخی ہے۔

اگر آپ نے قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہ کی اور گمراہ رہے تو آپ پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو گا۔ اور معجزے ڈھونڈتے رہے تو یہ رسولؐ کے ساتھ مذاق ہے کہ ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائی ہوئی تعلیمات پر عمل نہ کیا جائے۔ پہلے بھی لوگوں نے رسولوں کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا۔ تو ان کو اللہ تعالیٰ نے پکڑ لیا اور پھر اللہ تعالیٰ کا عذاب تو بہت ہی ڈرنے والی چیز ہے۔ فرقوں کے نام نہاد مفسر کہتے ہیں کہ رسول ﷺ کے پاس یہ یہ معجزے تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے ہیں۔ وہی کافر ہیں اور جو لوگ ان کی اطاعت کرتے ہیں انہوں نے ان نام نہاد مفسروں کو خدا بنا رکھا ہے۔ اور یہ شرک کر رہے ہیں۔ آپ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی بات کو ماننا ہے۔ رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو ماننا ہے۔ اگر اپنے نام نہاد مفسروں کی باتوں پر یقین کر لیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا۔ اگر قرآن پاک میں لکھا ہوتا کہ رسول ﷺ کے پاس معجزے تھے۔ تو ہم کہیں گے کہ معجزے تھے۔ اگر قرآن پاک میں لکھا ہو گا کہ رسول ﷺ کے پاس معجزے نہیں تھے۔ تو ہم کہیں گے کہ نہیں تھے۔ اورا

اللہ اوراس کے رسول کو نہیں جھٹلائیں گے۔ بلکہ ان نام نہادوں کو جھٹلائیں گے۔ جو ہماری طرح کے بے بس انسان ہیں۔ یہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ جبکہ اللہ اوراس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا تو ہمارا شمار عذاب کا حق دار بننے والے لوگوں میں ہوگا فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ نے اپنے فرقے کے مفسر کو خدا بنانا ہے اسکو راضی کرنا ہے یا اپنے سچے رب اوراس کے رسول ﷺ کو راضی کرنا ہے۔ ایمان کا انتخاب یا کفر کا انتخاب۔ ایمان کا مطلب سورہ محمد کی دو تا تین آیات کے مطابق یہ ہے ۔جنہوں نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والے کلام کو سچ سمجھا اوراس کی اطاعت کی ان کے اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دے گا۔ اوران کی حالت درست کر دے گا۔ جبکہ یہ نام نہاد مفسر خود اللہ تعالیٰ کے مجرم ہیں اور رسول ﷺ قیامت والے دن ان کے خلاف گواہی دیں گے سورہ فرقان آیت نمبر 29 رسول ﷺ کہیں گے کہ اے میرے رب میری قوم نے قرآن پاک چھوڑ رکھا تھا۔ اسطرح مجرموں میں سے گناہ گار رسول ﷺ کے دشمن ہوتے ہیں اور آپ کا رب مدد کرنے اوا ور رہنمائی کرنے کو کافی ہے۔

❁ سورہ المائدہ۔ آیات 35 تا 37۔ پارہ 6

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اوراس کی طرف وسیلہ تلاش کرو اس کے راستے میں جہاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ جن لوگوں نے کفر کیا اگر ان کے پاس وہ تمام چیزیں ہوں جو زمین میں ہیں اوراس جتنی اور بھی ہوں تا کہ وہ یہ مال فدیہ میں دے کر قیامت کے عذاب سے جان چھڑالیں تو یہ ان سے قبول نہیں کیا جائے گا اوران کیلئے دردناک عذاب ہوگا وہ چاہیں گے کہ آگ سے نکل جائیں لیکن وہاں سے نکل نہ سکیں گے اوران کیلئے ہمیشہ قائم رہنے والا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لئے کوشش کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کا وسیلہ ہیں۔ مثلاً قرآن پاک کی تعلیمات لوگوں تک پہنچانا قرآن پاک کی تعلیمات سے بہرہ مند ہونے کے لئے تعلیم کا عام کرنا۔ تا کہ قرآن پاک کو سمجھ سکیں قرآن پاک کی تعلیمات خود حاصل کرنا اور دوسروں تک پہنچانا اس کے لیے پیسہ خرچ کرنا۔ اس راستے میں ہر کوشش جہاد کہلائے گی اور جو قرآن پاک کے ساتھ اس کوشش کے برعکس رویہ اختیار کریں یعنی کفر کریں یعنی فرقے بنا کر لوگوں کو قرآن پاک سے دور کریں اوراپنے فرقے کے لیے جہاد کریں۔ قیامت والے دن وہ دنیا کی تمام چیزیں فدیے میں دے کر بھی اللہ تعالیٰ سے توبہ نہ کر سکیں گے ان کیلئے دردناک عذاب ہے جہاں سے وہ کہیں نہ جا سکیں گے۔

❁ سورہ انفال آیت 36 تا 40 پارہ 9

بے شک جو لوگ کافر ہیں۔ اور وہ اپنا مال اس لیے خرچ کرتے ہیں تا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکیں۔ وہ عنقریب خرچ کریں گے۔ پھر انہیں حسرت ہوگی۔ پھر وہ مغلوب کر دیے جائیں گے۔ اور جو لوگ کافر ہیں۔ وہ جہنم کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ ناپاک کو پاک سے الگ کر دے پھر ناپاک کو ایک دوسرے پر رکھ کر ان سب کو ایک ڈھیر بنا دیگا۔ اس ڈھیر کو جہنم میں ڈال دیگا۔ یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

کہہ دو جو کافر ہیں کہ اگر وہ باز آ جائیں۔ تو ان کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ اوراگر پھر وہ ایسا ہی کریں۔ جو پہلے لوگوں کی سنت گزر چکی ہے۔ تم ان سے لڑتے رہو۔ یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے۔ اور دین صرف اللہ تعالیٰ کیلیے باقی رہے۔ اگر وہ باز آ جائیں تو بیشک اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔ اوراگر وہ پھر جائیں تو جان لو۔ کہ اللہ تعالیٰ تمھارا حمایتی ہے۔ وہ کیا خوب حمایتی ہے۔ اوراچھا مددگار ہے۔

خواتین وحضرات

آج کل ہر طرف فرقوں کا فساد گرم ہے۔ اور لوگ قرآن پاک کے نافرمان بنے ہوئے ہیں۔ یہ آیات ان لوگوں کے لیے ہیں۔ کیونکہ رسول ﷺ کا فرقہ والوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان آیات کا مطلب ہے کہ سارے فرقے ختم ہو جائیں۔ اور دین صرالله تعالیٰ کے لیے باقی رہ جائے۔ یعنی قرآن پاک کا راج ہو۔

ان آیات میں فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔

کافر یعنی فرقہ پرست اپنا مال اسلیے خرچ کرتے ہیں۔ تا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکیں۔

تمام فرقہ پرستوں نے ایسی ایسی تعلیمات اپنے اپنے نام نہاد مفسروں کے نام سے ایجاد کر رکھی ہیں۔ جن کا نام منطق ہے۔ فقہ ہے۔ ساری توجہ ان کو دی جاتی ہے۔ اور طرح طرح

سے قرآن پاک سے دور رکھا جاتا ہے۔ اور قرآن پاک کی اصل عبارت جسے اللہ تعالیٰ اپنی وصیت کہتے ہیں اس کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہوتی۔ فرقہ پرستی کا یہ حال ہے۔ کہ جو ان کا نام نہاد مفسر قرآن پاک کا غلط مطلب بتا دے۔ وہی ان کا ایمان بن جاتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ابرہیمؑ کے والد کا نام آزر بتایا ہے۔ مگر نام نہاد مفسرین کہتے ہیں۔ کہ ان کے والد کا نام آزر نہیں تھا۔ بلکہ یہ ان کے چچا کا نام تھا گویا انہوں نے اپنے نام نہاد مفسرین کو سچا سمجھا اور اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ سے بہتر کون جانتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ اور کوئی بھی نہیں جانتا اس طرح جب لوگ اللہ تعالیٰ کو جھٹلا کر اپنے نام نہاد مفسر کو سچا سمجھتے ہیں۔ تو گمراہ ہیں۔ نام نہاد مفسر بھی گمراہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب قرآن پاک کے سچ کو سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

اگر کوئی کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا ہے کہ رسول ﷺ کے پاس غیب کا علم نہیں تھا تو سب قرآن پاک کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ کوئی کہہ دے کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے معجزوں کے بارے کہا ہے۔ کہ رسول ﷺ کو معجزے نہیں دیے۔ تو یہ فرقہ پرست قرآن پاک کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اور معجزے ثابت کرتے ہیں۔ یہ فرقے قرآن پاک کے خلاف کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔

ایسے لوگوں کے خلاف رسول ﷺ کو لڑنے کا حکم دیا گیا۔ یہ ناپاک لوگ ہیں یعنی خبیث لوگ ہیں اللہ تعالیٰ اپنے ان دشمنوں کو قیامت والے دن ایک دوسرے پر رکھ کر ایک ڈھیر بنادے گا۔ اور جہنم میں ڈال دے گا۔

اگر یہ باز آجائیں تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کر دے گا۔ اور اگر باز نہ آئیں۔ تو ان سے لڑنے کا حکم ہے۔

اگر فرقہ پرستوں سے کہہ دیا جائے۔ کہ قرآن پاک میں فرقہ بنانے سے منع کیا گیا ہے تو اپنے نام نہاد مفسروں کی کتابیں قرآن پاک کے مقابلے میں لے آئیں گے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی کتاب کے مقابلے میں اپنے نام نہاد مفسر کی کتاب لے آئیں گے۔

سورہ ابراہیم۔ آیات 29 تا 30۔ پارہ 13

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو کفر سے بدل ڈالا۔ اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اُتارا۔ وہ ''جہنم'' میں وہ داخل ہوں گے اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔ اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے شریک ٹھہرائے۔ تاکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ کر دیں۔ آپ ﷺ کہہ دیں کہ کچھ فائدہ اٹھالو بے شک تمہارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہی ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔ نعمت قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے اس کی مکمل تفصیل جاننے کے لیے میری کتاب دیکھیں۔ شریعت نعمت اور فرقان کسے کہتے ہیں۔

ان آیات میں کفر کرنے والوں یعنی فرقہ بنانے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ انہوں نعمت یعنی قرآن کو کفر سے بدل ڈالا۔ اور اس طرح اپنی قوم کو تباہی کے دہانے پر کھڑا کر دیا یہ لوگ جہنم میں داخل ہوں گے۔ اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔۔ فرقہ پرست کفر یعنی فرقہ پرستی کی آڑ میں قرآن پاک بدل ڈالتے ہیں۔ یعنی فرقے کی خاطر قرآن بدل دیا۔

فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے شریک بناتے ہیں۔ یعنی ان فرقہ پرستوں کے خدا نام نہاد مفسر ہوتے ہیں۔ یعنی فرقے کی آڑ میں قرآن بدل دیتے ہیں۔ اس طرح یہ لوگوں کو قرآن پاک سے گمراہ کرتے ہیں۔ ان تمام فرقہ پرستوں کے نام رسول ﷺ کا جواب ہے۔ کہ کچھ فائدہ اٹھالو بے شک تمہارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہی ہے۔

فرقہ بنانے والوں کو قرآن پاک میں کافر کہا گیا اور مشرک کہا گیا ہے۔ یہی لوگ جہنمی ہیں۔

خواتین وحضرات

زرا قرآن پاک کی اصل عبارت اور فرقوں کی تشریح دیکھیں۔ قرآن کے بلکل متضاد ہوتی ہے۔

سورہ فرقان۔ آیات 25 تا 31۔ پارہ 19

اور جس دن آسمان پھٹ جائے گا اور فرشتوں کو لگاتار اُتارا جائے گا۔ اس دن حقیقی بادشاہی اللہ تعالیٰ کی ہوگی۔ اور وہ دن کافروں پر بڑا سخت ہوگا۔ اور اس دن ظالم اپنے ہاتھ چبائے گا کہ کاش میں نے رسول ﷺ کا راستہ اپنایا ہوتا۔ ہائے میری کم بختی کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ اس نے مجھے نصیحت یعنی قرآن پاک میرے پاس آجانے کے بعد گمراہ کر دیا۔ اور شیطان تو انسان کو ذلیل کرنے والا ہے رسول ﷺ کہیں گے۔ اے میرے رب بیشک میری قوم نے اس

قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا۔اس طرح ہم نے ہر نبی کے لیے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں اور آپ کا رب رہنمائی اور مدد کرے کو کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قیامت کا دن کافروں یعنی فرقہ پرستوں پر بڑا سخت ہوگا۔ وہ ظالم اپنے ہاتھ چبائیں گے کہ کاش میں نے رسول کا راستہ اپنایا ہوتا۔ کاش میں فلاں کو دوست نہ بناتا۔اس نے تو قرآن پاک آنے کے بعد مجھے گمراہ کر دیا۔یعنی قرآن پاک سے بے خبر کر دیا۔رسول ﷺ گواہی دیں گے۔ کہ اے میرے رب بیشک میری قوم نے قرآن پاک کو ترک کر دیا تھا یعنی چھوڑ رکھا تھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے رسول کا راستہ قرآن پاک اختیار کر رکھا ہے یا لوگوں نے آپ کو نصیحت سے بے خبر کر رکھا ہے کیونکہ نبی ﷺ کے مجرم فرقہ پرست رسول ﷺ کے راستے کی طرف آنے نہیں دیتے۔اور یہ مجرم عجیب عجیب طرح سے اطیع الرسول کی آڑ میں ہم سے رسول کا راستہ گم کر دیتے ہیں قرآن پاک میں بار بار غور کریں ایسا نہ ہو کہ ہمارا شمار بھی ان لوگوں میں ہو جو قیامت والے دن اپنے ہاتھ چبائیں گے۔

اور رسول ﷺ ہمارے خلاف گواہی دیں گے۔ کہ ہم نے قرآن پاک کو چھوڑا ہوا تھا اور ہم رسول ﷺ کے مجرم بن کر اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہوں۔

آئیں رسول ﷺ کا راستہ قرآن پاک اختیار کریں۔اور قرآن پاک کے معاملے میں کسی دوست کی نہ مانیں اور جو نصیحت اللہ تعالی نے آپ کو دی ہے۔اسے کھولیں اور سچ اور جھوٹ میں فرق کریں۔یاد رہے کہ قرآن پاک کا ایک صفاتی نام فرقان بھی ہے۔یعنی سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب۔ ہماری ہدایت یعنی رہنمائی کرنے اور مدد کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔

سورہ حج آیات 54 تا 57 پارہ 17

اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے۔وہ اچھی طرح جان لیں۔کہ یہ آپ کے پروردگار کی طرف سے سچ ہے۔اس لیے وہ اس پر ایمان لے آئیں۔اور ان کے دل اس کے آگے جھک جائیں۔اور بے شک اللہ تعالی ایمان لانے والوں کو سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔اور جو کافر ہیں۔وہ قرآن پاک کے معاملے میں شک میں پڑیں رہیں گے۔ یہاں تک کہ ان پر اچانک قیامت آ پہنچے۔یا کسی منحوس دن کا عذاب آ جائے۔حکومت اس دن اللہ تعالی کی ہوگی۔ وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دے گا۔ وہ لوگ جو ایمان لائے ہونگے۔اور صالح عمل کیے ہونگے۔ وہ جنت کے باغوں میں ہونگے۔اور جنہوں نے کفر کیا ہوگا۔اور ہماری آیات کو جھٹلایا ہوگا۔ان کو ذلیل کر دینے والا عذاب ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی کہہ رہے ہیں۔کہ جن لوگوں کو علم یعنی قرآن پاک ملا ہے۔وہ اچھی طرح جان لیں۔کہ یہ قرآن پاک سچ ہے۔اور وہ اس پر ایمان لے آئیں۔اور ان کے دل قرآن پاک کے آگے جھک جائیں اور ایسے ہی ایمان والوں کو اللہ تعالی سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔۔اور جو کافر ہیں۔یعنی فرقہ پرست ہیں۔وہ قرآن پاک کے معاملے میں شک میں پڑیں رہیں گے۔ یہاں تک کہ ان پر اچانک قیامت آ پہنچے۔یا کسی منحوس دن کا عذاب آ جائے۔حکومت اس دن اللہ تعالی کی ہوگی۔وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دے گا۔وہ لوگ جو ایمان لائے ہونگے۔اور صالح عمل کیے ہونگے۔وہ جنت کے باغوں میں ہونگے۔اور جنہوں نے کفر کیا ہوگا۔یعنی فرقے بنائے ہوں گے۔اور ہماری آیات کو جھٹلایا ہوگا۔ان کو ذلیل کر دینے والا عذاب ہوگا۔جبکہ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے جنتوں کا اعلان ہے۔

سورہ زخرف۔آیات 36 تا 44۔پارہ 25

اور جو کوئی رحمٰن کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے غفلت اختیار کرتا ہے تو ہم اس کیلئے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں اور وہ ہر وقت ان کے ساتھ رہتا ہے بلاشبہ وہ ان کو راستے یعنی قرآن سے روکتا ہے اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں یہاں تک کہ جب وہ ہمارے پاس آئے گا تو کہے گا کاش تیرے اور میرے درمیان مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہوتا تو کتنا برا ساتھی ہے جب تم دنیا میں ظلم کر رہے تھے تو آج ان باتوں کا کوئی فائدہ نہیں کہ تم سب عذاب میں شریک ہو۔ بھلا کیا آپ ﷺ بہروں کو سنائیں گے یا اندھوں کو راستہ دکھا سکتے ہیں اور ان کو جو کھلی گمراہی میں پڑے ہیں پھر اگر ہم آپ ﷺ کو اس دنیا سے لے گئے تو ہم ان سے ضرور انتقام لیں گے

یا ہم آپ ﷺ کو وہ عذاب دکھا دیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے تو بے شک ہم ہر طرح سے قدرت رکھتے ہیں پس آپ ﷺ اس کو جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے مضبوطی سے تھامے رہیں بے شک آپ ﷺ سیدھے راستے پر ہیں اور بے شک یہ قرآن آپ ﷺ کیلیے اور آپ کی قوم کیلئے نصیحت ہے اور عن قریب تم سے پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

ہم لوگوں نے قرآن پاک سے غفلت اختیار کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے ساتھ شیطان یعنی نام نہاد مفسر لگا دیے جو راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو میری نصیحت یعنی قرآن پاک سے غفلت اختیار کرتا ہے اس گھٹیا حرکت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس قدر ناراض ہوتے ہیں کہ اس انسان کے ساتھ ایک شیطان کر دیتے ہیں جو اسے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں اور وہ اس خوش فہمی میں مبتلا ہوتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں ایسے لوگ قیامت والے دن آرزو کریں گے کہ کاش ان کے اور شیطان کے درمیان مشرق ومغرب کا فاصلہ ہوتا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت والے دن ایسی باتوں کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ دنیا میں تو قرآن پاک سے ان لوگوں نے غفلت اختیار کر رکھی تھی اور فرقہ پرستوں کے ساتھی بنے ہوئے تھے۔ اور اس طرح ظلم یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے کبھی غور کیا ہے کہ ہم قرآن پاک کی تعلیمات سے صرف ان لوگوں کی وجہ سے دور ہیں جنہوں نے اسلام کا روپ دھار کر ہمیں قرآن پاک سے دور کر رکھا ہے اور اپنے اپنے فرقے کو مضبوط بنانے کیلئے تن من دھن کی بازی لگا رہے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ تو قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دے رہے ہیں اور ہم سے قیامت والے دن قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ یہ ہمارا سیدھا راستہ ہے۔

سورہ انعام۔ آیات 153 تا 159۔ پارہ 8

اور بے شک یہ میرا راستہ ہے جو سیدھا ہے یعنی قرآن پاک۔ پس تم اس کی اطاعت کرو اور دوسرے راستوں کی اطاعت نہ کرو کہ یہ راستے تم کو اس کے یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے سے الگ کر دیں گے یہ وہ بات ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے تا کہ تم پرہیزگاری اختیار کرو پھر ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو ایسی کتاب دی تا کہ نیک لوگوں پر اپنی نعمت پوری کر دیں اور اس میں ہر بات کی تفصیل تھی اور ہدایت اور رحمت تھی تا کہ وہ اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لے آئیں اور یہ ایک کتاب ہے یعنی قرآن پاک۔ جس کو ہم نے نازل کیا ہے بڑی بابرکت ہے بس اس کی اطاعت کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو تا کہ تم پر رحمت ہو۔ اور یہ کتاب اس لئے نازل کی ہے اب تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ دراصل کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہوں پر نازل ہوئی تھی اور ہم ان کے پڑھنے سے بے خبر تھے یا یہ تم کہنے لگو کہ اگر کتاب ہم پر نازل کی جاتی تو یقیناً ہم ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے بس اب تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے تم پر واضح دلیل ہدایت اور رحمت آ چکی ہے اب اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑ لے ہم ان لوگوں کو جلد سزا دیں گے جو ہماری آیات سے منہ موڑتے ہیں ان کو بدترین عذاب دیں گے اس لئے کہ وہ منہ موڑتے تھے کیا یہ لوگ صرف اس بات کے انتظار میں ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آ جائیں یا آپ کا رب آ جائے یا آپ کے رب کا کوئی معجزہ آ جائے جس دن کوئی خاص معجزہ آپ کے رب کی طرف سے آ پہنچے گا اس وقت ایمان لانا کسی کے کام نہ آئے گا جو پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہو یا اس نے اپنے ایمان کی حالت میں کوئی نیک کام نہ کیا ہو آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ تم بھی انتظار کرو بے شک ہم بھی انتظار کر رہے ہیں بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لئے اور مختلف فرقے بن گئے آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی ﷺ نے قرآن پاک کو اپنا راستہ کہا اور اسی راستے کی اطاعت کا حکم دیا کیونکہ دوسرے راستے اللہ تعالیٰ سے الگ کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے راستے پر چلانے کے لئے ہی کتاب نازل کی جاتی ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی گئی اور ہمارے لئے قرآن پاک نازل کیا گیا تا کہ ہم کوئی بہانہ نہ کر سکیں کہ اگر ہمارے پاس کتاب ہوتی تو ہم بہت اچھے ہوتے ان آیات میں ہمارے اس طرح کے بہانوں کو بیان کیا گیا ہے۔ اور ہمیں اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ

کوئی فائدہ نہیں ہے۔ جب تک ایمان کی حالت میں اعمال نہ کیے ہوں کیونکہ قرآن پاک کی روشنی میں کیے جانے والے اعمال صالح اعمال ہیں اور ہمیں فرقہ بنانے سے منع کیا گیا۔ اور نبی ﷺ کا فرقہ بنانے والے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات سن کر منہ موڑ لیتے ہیں۔ تو اس منہ موڑنے کی وجہ سے انہیں بدترین عذاب دیا جائے گا۔ گر ہم اللہ تعالیٰ کی آیات سے منہ موڑ کر فرقے بناتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا انتظار کرنا چاہیے۔

سورہ نحل۔ آیات 123 تا 125۔ پارہ 14

پھر ہم نے آپ ﷺ کی طرف وحی بھیجی کہ ابراہیم کی ملت کی اطاعت کیجئے جو یکسو تھا یعنی (سب کو چھوڑ کر ایک اللہ کا ہو کر رہنے والا) اور مشرکوں میں سے نہ تھا

ہفتے کہ دن کی تعظیم تو صرف انہی للہ لوگوں پر لازم کی گئی تھی جنھوں نے اس میں اختلاف کیا اور بے شک آپ ﷺ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان فیصلہ کردے گا جس میں وہ اختلاف کرتے تھے آپ ﷺ اپنے رب کے راستے کی طرف دانائی اور اچھی نصیحت کے ذریعے سے دعوت دیجئے اور ان سے مباحثہ کرو جو سب سے بہتر انداز میں ہو اور اس میں شک نہیں کہ آپ کا رب خوب جانتا ہے اس کو جو اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ ہوا اور وہی خوب جانتا ہے ان لوگوں کو جو ہدایت پانے والے ہیں

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کو ابراہیم علیہ السلام کے ملت کی ااطاعت کا حکم دیا گیا یعنی ایک رب کی فرمانبرداری کا حکم دیا گیا۔ پھر موسیٰؑ کی قوم کی بات ہو رہی ہے۔ ہفتے کہ دن کی تعظیم تو صرف انہی للہ لوگوں پر لازم کی گئی تھی جنھوں نے اس میں اختلاف کیا اور بے شک آپ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان فیصلہ کردے گا جس میں وہ اختلاف کرتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں۔ کہ آپ اپنے رب کے راستے کی

طرف دانائی اور اچھی نصیحت کے ذریعے سے دعوت دیجیے اور ان سے مباحثہ کرو جو سب سے بہتر انداز میں ہو اور اس میں شک نہیں کہ آپ کا رب خوب جانتا ہے اس کو جو اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ ہوا اور وہی خوب جانتا ہے ان لوگوں کو جو ہدایت پانے والے ہیں۔

سورہ بنی اسرائیل۔ آیات 45 تا 48۔ پارہ 15

اور جب آپ ﷺ قرآن پڑھنے لگیں تو ہم آپ ﷺ کے اور ان لوگوں کے درمیان ایک خفیہ پردہ حائل کر دیتے ہیں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے ان کے دلوں پر پردہ چڑھا دیا ہے کہ وہ اس قرآن پاک کو سمجھ ہی نہ سکیں اور ان کے کانوں میں بہرہ پن ہے اور جب آپ قرآن پاک میں اپنے اکیلئے رب کا ذکر کرتے ہیں تو وہ نفرت سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہیں ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ کس بات کیلئے کان لگاتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں جو وہ سرگوشی کرتے ہیں جب یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم ایک ایسے انسان کی اطاعت کرتے ہو جس پر کسی نے جادو کر رکھا ہے اور دیکھئے آپ کیلئے کیسی کیسی باتیں بیان کر رہے ہیں یہ لوگ ایسے گمراہ ہیں کہ اب وہ راستہ نہیں پا سکتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو گمراہ کہہ رہے ہیں گمراہ کا مطلب ہے جو اپنے راستے سے بےخبر ہو جائے۔ یعنی قرآن پاک سے بےخبر ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو گمراہ کہہ رہے ہیں اور وہ کبھی راستہ نہیں پا سکتے کیونکہ جب نبی ﷺ قرآن پاک سے اللہ تعالیٰ کی باتیں سناتے ہیں تو لوگ نفرت سے بھاگ جاتے ہیں اور یہ ظالم نبی ﷺ کے بارے میں لوگوں سے کہتے ہیں کہ تم ایک ایسے انسان کی اطاعت کرتے ہو جس پر کسی نے جادو کر دیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ آپ ﷺ کے لئے اس طرح کی گفتگو کرتے ہیں ان لوگوں سے اس طرح راستہ گم ہو چکا ہے کہ اب وہ راستہ نہیں پا سکتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ لوگوں کو اکیلے اللہ تعالیٰ کا ذکر گوارہ نہیں تھا۔ جب آپ ﷺ قرآن پاک میں اپنے اکیلئے پروردگار کا ذکر کرتے تھے تو وہ نفرت سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے تھے۔ آج بھی لوگوں کا یہی رویہ ہے۔ کوئی توحید کی بات کرے یا قرآن پاک کی بات کرے۔ تو لوگ یعنی فرقہ پرستوں کا بلکل یہی رویہ ہوتا ہے۔

سورہ احزاب۔ آیات 64 تا 68۔ پارہ 22

بے شک اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کیلئے دہکتی ہوئی آگ ہے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے کوئی دوست ولی اور مددگار نہ پائیں گے جس دن

ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے تو وہ کہیں گے کہ اے کاش ہم نے اللہ اوراس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی اور کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کی اطاعت کی پس انہوں نے ہمیں راستے سے گمراہ کر دیا اے اللہ ان کو دہرا عذاب دے اوران پر بہت بڑی لعنت کر۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ کافر یعنی فرقہ پرستوں کے جب چہرے دوزخ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے تو وہ کہیں گے کاش ہم نے اللہ تعالی اوراس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی کیونکہ جن کی اطاعت ہم نے کی انہوں نے ہمیں راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیا اے اللہ ان کو ڈبل عذاب دے اوران پر سخت لعنت کر۔آپ نے دیکھا کہ اطیع اللہ واطیع الرسول راستے یعنی قرآن پاک کو کہتے ہیں۔

سورہ اعراف آیات 51 تا 53 پارہ 8

جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشہ بنا رکھا تھا۔اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔لہذا آج ہم نے انہیں اسطرح بھلا دیں گے۔جیسے انہوں اس ملاقات کو بھلا رکھا تھا۔اور ہماری آیات کا انکار کرتے تھے۔ہم نے ان لوگوں کے پاس ایسی کتاب پہنچا دی ہے۔جسے ہم نے علم کی بنا پر تفصیل سے بنا دیا ہے۔یہ کتاب ان لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔جو ایمان لاتے ہیں۔یہ لوگ اب اس کے انجام کا انتظار کر رہے ہیں۔جس دن ان کا انجام سامنے آجائے گا۔تو جن لوگوں نے پہلے کتاب کو بھلا رکھا تھا۔کہیں گے واقعی ہمارے رسول سچ لے کر آئے تھے۔پھر کیا اب ہمارے لیے اب کوئی سفارشی ہیں۔جو ہماری سفارش کر سکیں۔یا ہمیں واپس بھیج دیا جائے تاکہ جو کام ہم کرتے ہیں۔اس کے علاوہ دوسرے قسم کے کام کریں۔ان لوگوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈال دیا۔اور جو کچھ وہ باتیں بنایا کرتے تھے۔انہیں کچھ یاد نہ رہیں گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرمارہے ہیں کہ ہم نے ان لوگوں کے پاس ایسی کتاب پہنچا دی ہے ۔جسے ہم نے علم کی بنا پر تفصیل سے بنا دیا ہے۔یہ کتاب ان لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔جو ایمان لاتے ہیں۔یعنی جو لوگ قرآن پاک کو سچ سمجھتے اوراس کی اطاعت کرتے ہیں۔ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

سورہ المائدہ آیات 9 تا 10 پارہ 6

وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ان سے اللہ تعالی کا وعدہ ہے۔کہ ان کے لیے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔اور جن لوگوں نے کفر کیا ۔اور ہماری آیات کو جھٹلایا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرمارہے ہیں۔کہ جو لوگ ایمان لائے اور اور صالح عمل کرتے رہے۔ ۔ایمان یعنی جنہوں قرآن پاک کو سچ سمجھا اوراس کی اطاعت کی۔اور قرآن پاک کی روشنی میں اعمال کیے۔تو یہ صالح اعمال ہیں۔اللہ تعالی کا ایسے لوگوں سے وعدہ ہے۔کہ اللہ تعالی ان کے گناہ معاف کر کے بخش دے گا۔اور بہت بڑا اجر دے گا۔اور جن لوگوں نے کفر کیا ۔یعنی فرقے بنائے۔اور ہماری آیات کو جھٹلایا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں۔

سورہ نساء آیات 172 تا 173 پارہ 6

پھر جو لوگ ایمان اور صالح عمل کرتے رہے۔۔تو اللہ تعالی انہیں پورا پورا اجر دے گا۔اوراپنے فضل سے مزید بھی دے گا۔اور وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا۔اور غرور کیا وہ انہیں دردناک سزا دے گا۔اور اللہ تعالی کے سوا کسی کو ولی اور مددگار نہ پائیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرمارہے ہیں۔کہ جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔۔ایمان یعنی جنہوں قرآن پاک کو سچ سمجھا اوراس کی اطاعت کی تو یہی صالح اعمال ہیں۔اللہ تعالی انہیں پورا پورا اجر دے گا۔بلکہ اپنے فضل سے مزید بھی دے گا۔

سورہ ص آیات 28 تا 29 پارہ 23

کیا ہم ایمان والوں کو ان لوگوں جیسا کر دیں گے جو زمین میں فساد مچاتے ہیں۔ یا پرہیزگاروں کو بدکاروں کی طرح کر دیں گے۔ یہ ایک بابرکت کتاب ہے۔ جو ہم نے آپ ؐ کی طرف نازل کی ہے۔ تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور کریں اور عقل مند لوگ نصیحت حاصل کریں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ کہ کیا ہم ایمان والوں کو فساد کرنے والے لوگوں کے برابر کر دیں گے۔ ایمان یعنی قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنے والوں کو فساد کرنے والوں کے برابر کر دیں گے۔ قرآن پر ایمان لانے والے پرہیزگار لوگوں کو بدکار لوگوں کے برابر کر دیں گے۔ یہ قرآن پاک ایک بابرکت کتاب ہے جو ہم نے آپ ؐ کی طرف نازل کی ہے۔ تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور کریں۔ اور عقل مند لوگ نصیحت حاصل کریں۔

سورہ مرسلات آیات 49 تا 50 پارہ 29

تباہی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے اب اس قرآن کے بعد اور کونسا کلام ہو سکتا ہے۔ جس پر ایمان لائیں گے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اس قرآن پاک کے بعد اور کونسا کلام ایسے ہو سکتا ہے جس پر ایمان لائیں۔ ایمان یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔ یعنی اب اس قرآن کے بعد اور کونسا کلام ہو سکتا ہے۔ جس کو سچ سمجھیں گے اور اسکی اطاعت کریں گے۔

سورہ البلد آیات 1 تا 20 پارہ 30

میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں اور آپ اس شہر میں داخل ہونے والے ہیں۔ اور قسم ہے باپ کی اور اس کی اولاد کی۔ بے شک ہم نے انسان کو بڑی مشقت کی زندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔ کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کا بس نہیں چلے گا۔ کہتا ہے میں نے ڈھیروں مال خرچ کر ڈالا۔ کیا وہ سمجھتا ہے کہ کسی نے اسے نہیں دیکھا۔ کیا ہم نے اسے دو آنکھیں اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں دیے۔ اور ہم نے اسے دونوں راستے دکھا دیئے۔ مگر وہ گھاٹی میں داخل ہی نہیں ہوا۔ اور آپ کو کیا خبر کہ وہ گھاٹی کیا ہے۔ کسی کو غلامی سے چھڑانا یا بھوک کے دنوں میں کھانا کھلانا۔ یتیموں کو جو رشتہ دار بھی ہو یا خاک میں پڑے مسکین کو کھانا کھلانا۔ پھر وہ ایمان لانے والوں میں شامل ہو۔ اور ایک دوسرے کو صبر اور رحم کی تلقین کرتے ہوں۔ یہ لوگ دائیں بازو والے ہیں۔ اور جنہوں نے ہماری آیات سے کفر کیا۔ وہ بائیں بازو والے ہیں۔ ان پر آگ ہر طرف سے چھائی ہوگی۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ دنیا میں اچھے کاموں کے ساتھ ساتھ ایمان والوں میں شامل ہونا یعنی دنیا میں اچھے کاموں کے ساتھ ساتھ قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا۔ اور ایک دوسرے کو صبر اور رحم کی تلقین کرنے والے لوگ دائیں بازو والے لوگ ہیں۔ یعنی ان کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ جبکہ کفر کرنے والوں یعنی فرقہ پرست بائیں بازو والے ہیں۔ جن پر آگ چھائی ہوگی۔

سورہ النساء آیت 47 پارہ 5

اے لوگو! جنہیں کتاب دی گئی ہے۔ جو ہم نے نازل کی ہے۔ جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔ جو تمہارے پاس موجود ہے۔ تو تم اس کتاب پر ایمان لے آؤ۔ اس وقت سے پہلے کہ ہم تمہارے چہرے بگاڑ کر تمہاری پشت یعنی پچھلی طرف پھیر دیں۔ یا ان پر اس طرح لعنت کر دیں جیسے اہل بست والوں پر کی تھی۔ اور اللہ کا حکم ہونے والا ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ تمام کتاب والوں سے کہہ رہے ہیں۔ کہ اس قرآن پاک پر ایمان لے آؤ۔ جو تمھارے پاس ہے۔ یعنی اس کو سچ مان لو اور اس کی اطاعت کرو۔ اس سے پہلے کہ تم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آ جائے۔ جیسے بست والے لوگوں پر آیا تھا۔ یا تمہارے چہرے بگاڑ کر پیچھے کی طرف پھیر دے۔ اور اللہ کا حکم پورا ا

ہونے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

کیا ہم کتاب والے نہیں ۔یعنی کیا ہم قرآن پاک کو اپنی کتاب نہیں مانتے۔اگر ہم نے اپنے فرقوں سے توبہ نہ کی۔اور قرآن پاک پر ایمان نہ لائے۔تو اللہ تعالیٰ کا عذاب آنے والا ہے۔جیسے بست والے لوگوں پر آیا تھا۔یا تمہارے چہرے بگاڑ کر پیچھے کی طرف پھیر دے۔اور اللہ کا حکم پورا ہونے والا ہے۔

سورہ نمل آیات 79 تا 81 پارہ 20

آپؐ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔یقیناً آپ واضح سچ پر ہیں۔بے شک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں۔جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔اور نہ آپؐ اندھوں کو راستہ بتا کر بھٹکنے سے بچا سکتے ہیں۔آپؐ تو صرف اسے سنا سکتے ہیں۔جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔اور پھر فرمانبردار بن جاتے ہیں۔یعنی مسلم بن جاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔کہ آپؐ تو صرف ان کو سنا سکتے ہیں۔جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔یعنی ہماری آیات کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔اور پھر فرمانبردار بن جاتے ہیں۔

خواتین وحضرات

اپ نے دیکھا کہ جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی ایات کو نہیں سنتا وہ اندھا ہے بہرہ ہے مردہ ہے اور وہ ایمان والا نہیں ہے اور وہ مسلم نہیں ہے۔ان کے مقابلے میں جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی ایات کو سنتا ہے اس کو مانتا ہے وہی ایمان والا ہے اور وہی مسلم ہے..

سورہ کہف آیات 27 تا 31 پارہ 15

اور آپؐ اسے پڑھتے رہیں جو آپ کی طرف آپ کے رب کی کتاب سے وحی کیا گیا ہے۔اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں ہے۔اور آپ اس کے سوا ہرگز کوئی پناہ کی جگہ نہ پائیں گے۔آپ ﷺ ان لوگوں کے ساتھ صبر کرتے رہو جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اس کی رضامندی چاہتے ہیں۔آپ ؐ کی آنکھیں ان سے ہٹنے نہ پائیں۔کہ آپ دنیا کی زندگی کے طالب ہو جاؤ۔اور اس کی اطاعت نہ کرو۔جس کا دل ہم نے اپنی نصیحت یعنی قرآن سے غافل کر دیا ہے۔اور اس نے اپنی خواہش کی اطاعت کی۔اور اس کا کام حد سے بڑھا ہوا ہے۔اور کہہ دو یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے سچ ہے۔اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے نافرمانی کر لے۔اور ہم نے ظالموں کے لئے دوزخ کی آگ تیار کر رکھی ہے۔جس کے پردے ان کو گھیر رہے ہوں گے۔

اور اگر وہ فریاد کریں گے تو پگھلتے ہوئے تانبے کی مانند کھولتا ہوا پانی ملے گا۔جو چہروں کو بھون ڈالے گا۔ان کا پینا بھی برا ہے اور رہنے کی جگہ بھی بری ہے۔بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کیے۔تو یقیناً ہم ان کا اجر ضائع نہیں کرتے۔جس نے اچھا عمل کیا ہو گا ایسے لوگوں کے لئے ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں۔ان کے نیچے نہریں رواں ہیں اور اس میں انہیں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے۔اور وہ سبز باریک ریشم اور دبیز ریشم کے کپڑے پہنیں گے۔تختوں پر تکیہ لگا کر بیٹھیں گے۔خوب بدلہ ہے اور خوب آرام گاہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہنے والے لوگوں سے اللہ تعالیٰ پیار کا اظہار کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہتے ہیں۔ان سے آپ ﷺ کی آنکھیں ہٹنے نہ پائیں۔ان آیات میں ایمان والوں اور ظالم دونوں کا ٹھکانہ اور بدلہ دکھایا گیا ہے۔ان آیات میں قرآن پاک کو سچ ماننے والوں کے لیے انعامات کا ذکر ہے۔اور قرآن پاک کو سچ نہ ماننے والوں کے لئے سزائیں ہیں۔آپ ان آیات کو بار بار پڑھیں کہ قرآن پاک کو صرف منہ سے مان لینے کا نام ایمان نہیں ہے۔بلکہ اس کو سچ سمجھنا اور اس سچ کے مطابق عمل کرنا ایمان والا بناتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان والا بنائے آمین۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے سچ ہے۔اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے نافرمانی کر لے۔

آیت 108 تا 109 پارہ 11

آپؐ کہہ دیجیے کہ لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے سچ آچکا ہے۔اب جو ہدایت اختیار کرتا ہے۔تو وہ اپنے بھلے کے لئے اختیار کرتا ہے۔اور

اگر کوئی گمراہ ہوتا ہے۔تو اس کی گمراہی کا نقصان اسی کو ہے۔اور آپ ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں۔آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے۔اس کی اطاعت کیجیے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

یہ رسول ﷺ کا قرآن پاک کے بارے میں ایک مکمل خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے بارے میں ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے سچ یعنی قرآن پاک آ چکا ہے۔اب جو ہدایت اختیار کرتا ہے۔تو وہ اپنے بھلے کے لئے اختیار کرتا ہے۔اور اگر کوئی گمراہ ہوتا ہے۔تو اس کی گمراہی کا نقصان اسی کو ہے۔اور آپ ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں۔آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے۔اس کی اطاعت کیجیے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ نے پہلی مثال میں قرآن پاک کو سچ کے نام سے پکارا اور دوسری مثال میں وحی کے نام سے پکارا۔

- سورہ نمل آیت 91 کا آخری حصہ تا 92 پارہ 20

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم بن کر رہوں۔اور یہ قرآن پڑھوں۔پھر جو ہدایت پر آتا ہے۔تو بیشک وہ اپنے بھلے کے لیے ہدایت پر آتا ہے۔اور جو گمراہ رہا تو آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ میں تو بس خبر دار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں نبی ﷺ قیامت تک آنے والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم بن کر رہوں۔یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بن کر رہون اور یہ قرآن پڑھوں۔پھر جو ہدایت پر آتا ہے۔تو بیشک وہ اپنے بھلے کے لیے ہدایت پر آتا ہے۔اور جو گمراہ رہا تو آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ میں تو بس خبر دار کرنے والا ہوں۔

- سورہ زخرف آیات 87 تا 89 پارہ 25

اور اگر آپؐ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے تو ضرور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے۔پھر یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں۔اور اس قول کی قسم کہ اے میرے رب یہ لوگ ایمان لانے والے نہیں آپ ﷺ ان سے منہ موڑ لیجیے بس ان کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسولؐ قسم کھا کر کہہ رہے ہیں۔کہ یہ لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔یعنی یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت کرنے والے نہیں ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ نبیؐ کو ایسے لوگوں سے منہ موڑ لینے کا حکم دے رہے ہیں۔

- سورہ یونس آیت 101 پارہ 11

کہہ دیجیے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے۔اس میں غور کرو۔اور معجزے اور خبر دار کرنے والے یعنی رسول ان لوگوں کے کام نہیں آسکتے جو ایمان نہیں لاتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جو لوگ ایمان نہیں لاتے۔یعنی قرآن پاک کو سچ نہیں مانتے اور اس کی اطاعت نہیں کرتے ایسے نافرمانوں کے لیے کوئی معجزہ اور رسول ان کے لیے کچھ نہیں کر سکتے۔

- سورہ اعراف آیت 27 کا آخری حصہ پارہ 8

بے شک ہم نے شیطان کو ان لوگوں کا ولی بنا دیا ہے۔جو ایمان نہیں لاتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ جولوگ ایمان نہیں لاتے یعنی قرآن پاک کی باتوں کو سچ نہیں سمجھتے اوران کی اطاعت نہیں کرتے۔اللہ تعالی ایسے لوگوں کا ولی شیطان بنا دیتا ہے۔دوست شیطان بنا دیتا ہے۔ولی کا مطلب دوست ۔سر پرست ۔مددگار۔

یہ قرآن رسول ﷺ کا کلام ہے۔اللہ تعالیٰ سوارہ الحاقہ کی آیت 40 میں فرماتے ہیں کہ یہ قرآن معزز رسول ﷺ کا کلام ہے۔یہ نام نہاد مفسر نہ صرف اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے ہیں۔بلکہ رسول ﷺ کو بھی جھٹلاتے ہیں۔یہ قرآن رسول ﷺ کی آواز ہے۔جو مردوں بہروں اور اندھوں پر اثر نہیں کرتی۔

سورہ روم۔آیات 58 تا 59۔پارہ 21

اے نبی ﷺ آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ ان بہروں کو سنا سکتے ہیں جو پیٹھ پھیر کر چل دیں۔اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال کر ہدایت دے سکتے ہیں آپ ﷺ تو صرف اسے سنا سکتے ہیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔پھر مسلم بن جاتے ہیں۔یعنی پھر وہ فرمانبردار بن جاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ مردہ، بہرہ اور اندھا اسے کہہ رہے ہیں جو اللہ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے اور نہ ہی اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ صرف اسے زندہ کانوں والا اور آنکھوں والا سمجھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو سنتے ہیں پھر اس کو مانتے ہیں اور پھر فرمانبردار بن جاتے ہیں یعنی مسلم بن جاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

کیا ہم مسلمان ہیں؟ مسلمان کا مطلب ہے فرمانبردار۔کیا ہم جب اللہ تعالیٰ کی آیت پڑھتے ہیں اس کو سمجھ کر اس کو مانتے ہیں اور پھر اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں یا نہیں۔اگر اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچا مانتے ہیں اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں تو مسلمان ہیں ورنہ ہم ہی مردہ ہیں ہم بھی اندھے ہیں ہم ہی بہرے ہیں اور بھاگے جا رہے ہیں اور اندھوں کی طرح ٹھوکریں کھاتے پھر رہے ہیں۔اور رسول ﷺ کی آواز کو سنتے ہی نہیں۔

سورہ فاطر۔آیات 18 تا 26۔پارہ 22

کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور اگر کوئی لدا ہوا انسان اپنا بوجھ اٹھانے کیلئے پکارے گا اس کے بوجھ کا ایک چھوٹا سا حصہ بھی ہٹانے کیلئے کوئی نہ آئے گا چاہے وہ قریب ترین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو اے نبی ﷺ تم صرف انہی لوگوں کو خبردار کر سکتے ہو جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں جو شخص بھی پاک ہوتا ہے تو اپنی ہی بھلائی کیلئے پاک ہوتا ہے اور سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف واپس جانا ہے اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہو سکتے نہ تاریکیاں اور روشنی برابر ہے نہ چھاؤں اور دھوپ ایک جیسی ہے اور نہ زندہ اور مردے برابر ہیں اللہ جسے چاہتا ہے سنواتا ہے مگر اے نبی تم ان لوگون کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں پڑے ہیں تم بس ایک خبردار کرنے والے ہو ہم نے تم کو سچ کے ساتھ بھیجا ہے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اور کوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں کوئی خبردار کرنے والا نہ آیا ہو اب اگر یہ لوگ تمہیں جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل، صحیفے اور روشن ہدایت دینے والی کتاب لے کر آئے تھے پھر ان لوگوں نے نہ مانا تو میں ان کو پکڑ لیا اور دیکھ لو کہ میری سزا کسی سخت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ بہرہ اور قبر کے اندھیرے میں پڑا ہوا اندھا اور مردہ اسے کہہ رہے ہیں جو قرآن پاک کی بات کو نہیں سنتے نبی ﷺ تو بس خبردار کرنے والے ہیں ان لوگون کو جو اپنے رب کو دیکھے بغیر اس سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں جو شخص بھی پاک ہوتا ہے تو اپنے لئے ہی پاک ہوتا ہے۔اور جو لوگ رسول کی لائی ہوئی آیات کے ذریعے پاک نہیں ہوتے ۔جیسا کے اللہ تعالیٰ نے سوہ آل عمرآن کی آیت 164 میں فرمایا ہے۔کہ رسول ﷺ نے قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم سکھائی اور اور گمراہی سے نکالا۔اور پاک کیا۔

خواتین وحضرات

جولوگ قرآن پاک کے زریعے پاک نہیں ہوتے۔اور گمراہی سے نہیں نکلتے۔ایسے لوگوں کے بارے میں ان آیات میں کہا گیا ہے۔کہ وہ رسول ﷺ کی آواز نہیں سنتے۔رسول ﷺ تو بس ایک خبردار کرنے والے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ہم نے تم کو سچ کے ساتھ بھیجا ہے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور کوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں کوئی خبردار کرنے والا نہ آیا ہو۔اب اگر یہ لوگ تمہیں جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس ان

کے رسول روشن دلائل، صحیفے اور روشن ہدایت دینے والی کتاب لے کر آئے تھے پھر ان لوگوں نے نہ مانا تو میں ان کو پکڑ لیا اور دیکھ لو کہ میری سزا کسی سخت ہے۔

خواتین وحضرات

اگر ہم لوگوں نے خود کو قرآن پاک کے زریعے پاک نہ کیا۔ اور گمراہی سے نہ نکلے۔ تو ہم لوگ بھی رسول ﷺ کو جھٹلانے والے ہیں۔ اور ہم پر بھی اللہ تعالیٰ کا عذاب آ کر رہے گا۔ ہم نے بھی رسول ﷺ کی آواز کو نہ سنا۔ تو وہ بھی مرے ہوئے لوگ ہیں۔ جو قرآن پاک سے خبردار نہیں ہوئے۔ اور قرآن پاک کو سمجھے بغیر رسول ﷺ کو جھٹلا دیا۔

سورہ رعد۔ آیت 19۔ پارہ 13

بھلا جو انسان علم رکھتا ہے کہ جو کچھ آپؐ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے سچ ہے اس انسان کی طرح ہے جو اندھا ہو بےشک عقلمند ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جو قرآن پاک کو سچ نہیں سمجھتا وہ اندھا ہے کیا وہ اس انسان کے برابر ہے جو قرآن کا علم رکھتا ہے اور وہ قرآن پاک کو سچ سمجھتا ہے۔

سورہ انبیاء آیات 92 تا 93 پارہ 17

بیشک تمھاری اُمت ایک ہی اُمت ہے۔ اور میں تمھارا رب ہوں۔ صرف تم میری بندگی یعنی غلامی کرو۔ اور لوگوں نے اپنے کام میں اختلاف پیدا کر لیے۔ ہر ایک کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور جو صالح عمل کرے گا۔ اور اور وہ مومن بھی ہوگا۔ تو اسکا عمل ضائع نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ کہ بیشک تمھاری امت ایک ہی امت ہے۔ اور میں تمھارا رب ہوں۔ صرف میری بندگی یعنی غلامی کرو۔

کیا ہم ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کر رہے ہیں۔ کیا ہم ایک اُمت ہیں یا فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ اور اختلاف کا شکار ہیں۔ اور اپنے فرقوں کی بندگی یعنی غلامی کر رہے ہیں۔

ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی فرقوں سے نجات پا کر ہی ممکن ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیں گے تو ایک اُمت بن جائیں گے۔

سورہ المائدہ۔ آیات 59 تا 61۔ پارہ نمبر 6

اے کتاب والو! تم ہم میں کیا بُرائی دیکھتے ہو سوائے اس کے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہیں اور اُس کتاب پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور ان پر جو پہلے نازل کی گئی اور یہ کہ تم میں اکثر نافرمان ہیں۔ آپؐ کہہ دیجئے کہ میں تمہیں ان لوگوں کے متعلق بتاؤں جن کا انجام خدا کے نزدیک بہت بُرا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور ان پر غضب نازل کیا۔ اور اس میں بعض کو بندر اور سور بنا دیا گیا اور جنھوں نے طاغوت کی بندگی یعنی غلامی کی۔ انہی لوگوں کا ٹھکانہ بُرا ہے اور یہ سیدھے راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں حالانکہ وہ کفر لئے ہوئے آئے تھے۔ اور کفر لیے ہوئے ہی واپس گئے اور اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا مطلب ہے قرآن پاک پر ایمان لانا اور قرآن پاک سے پہلے کی کتابوں پر ایمان لانا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسے لوگوں کا بہت بُرا ٹھکانہ ہے بندر اور سور بنائے جانے والوں سے بھی زیادہ ہے۔ جو طاغوت کی غلامی کرتے ہیں ان کا ٹھکانہ بہت بُرا ہے اور وہ سیدھے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ ہو چکے ہیں۔ جب وہ نبیؐ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ یہ صرف منہ سے کہتے ہیں ان کے دل ویسے ہی ہیں یعنی جن باتوں پر تھے انہیں پر ہیں جیسے کفر لے کر آئے تھے جن چیزوں کی اطاعت کرتے تھے ویسے ہی ان کا دل ان پر مضبوط ہے ان میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ایسے ہی لوگوں کے بارے میں یہ آیات ہیں کفر والا دل لے کر آئے تھے اور ویسے ہی واپس چلے گئے یہی حال ہمارے فرقہ والوں کا ہے منہ سے ایمان کا کہتے ہیں جبکہ فرمابرداری اپنے فرقے کی کرتے ہیں۔ یعنی قرآن پاک کو سچ نہیں مانتے اور نہ اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ بلکہ اپنے فرقے کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ طاغوت کی غلامی کرنے والے ہیں۔ یعنی ہر فرقہ اپنے نام نہاد مفسر کی غلامی کرتا ہے۔ ایسے ہی گمراہ لوگ یعنی سورہ فاتحہ میں جن پر غضب کیا گیا ہے۔ ان میں فرقہ پرست لوگ شامل ہیں۔ کیونکہ ایمان ایمان کہہ دینے سے ایمان ان کی جھولی میں آ کر تو نہیں گر جائے گا۔

سورہ حج۔آیت 56 تا57۔پارہ نمبر 17

حکومت اس دن اللہ تعالیٰ کی ہوگی وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کردے گا۔پس وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے وہ نعمت کے باغوں میں ہونگے۔اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلاتے رہے ان لوگوں کے لیے ذلیل کردینے والا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ قیامت والے دن بادشاہی اللہ تعالیٰ کی ہوگئی وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے گا۔وہ لوگ جنہوں نے قرآن پاک کے سچ کو مانا ہوگا۔اوراس کی اطاعت کی ہوگئی یعنی ایمان والے ہوں گے وہ نعمت کے باغوں میں ہونگے۔اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا ہوگا۔ان لوگوں کو ذلیل کردینے والا عذاب ہوگا۔کفر کرنیوالا قرآن پاک میں فرقہ بنانے والے کو کہا گیا ہے۔ان فرقہ پرستوں کی تفسیر قرآن پاک سے میچ کریں۔اللہ تعالیٰ کی آیات سے ذراسی بھی میچ نہیں کرتی۔اللہ تعالیٰ مشرق کی بات کریگا تو یہ مغرب کی بات کریں گے ہر فرقہ کوئی اپنی مفسر کی بتائی ہوئی داستان سنا رہا ہوتا ہے۔ان فرقہ پرستوں کا خدا گویا مفسر ہوتا ہے۔اگر اللہ تعالیٰ کہے کہ رسول ﷺ کو غیب کا علم نہیں دیا تو اللہ تعالیٰ کی بات کو سمجھے بغیر اپنے مفسر کی بتائی ہوئی دو چار دلیلیں سنادیں گے۔کہ ان کے پاس تو ہر قسم کا علم تھا یعنی اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیں گے اور کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے علم کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کرتا۔یعنی رسول ﷺ کے دیے ہوئے قرآن میں غور ہی نہیں کرتا۔اوراسطرح اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول ﷺ کو جھٹلادیتے ہیں۔حالانکہ اطیعواللہ واطیعوالرسول کا مطلب قرآن پاک کی فرمابرداری ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ آج جس فرقہ کی اطاعت کررہے اسے چھوڑ کر اللہ تعالیٰ سے توبہ تائب ہوجائیں کیونکہ قیامت والے دن فیصلہ اللہ تعالیٰ نے کرنا ہے ہمارا فیصلہ بھی اوران فرقہ بنانے والوں کا بھی اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کرنا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ سن لیا کہ اللہ تعالیٰ کی آیات جھٹلانے والے عذاب میں ذلیل وخوار ہونگے جبکہ ماننے والے جنت کے باغوں میں ہونگے۔

سورہ مجادلہ۔آیت 5۔پارہ 28

بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ایسے ہی ذلیل وخوار کردیے جائیں گے جس طرح ان سے پہلے لوگ ذلیل وخوار ہوئے اور بلاشبہ ہم نے واضح دلائل والی آیات نازل کی ہیں اور کافروں کے لیے ذلیل کردینے والا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ واضح دلائل یعنی قرآن پاک کی بات ہورہی ہے اور کافر یعنی فرقہ پرستوں کے لیے کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے کیونکہ وہ اللہ اوراس کے رسولؐ کی مخالفت کرنے والا ہے اطاعت کرنے والا نہیں ہے۔حالانکہ اطیع اللہ واطیع الرسول کا مطلب قرآن پاک کی فرمابرداری ہے۔

فرقہ پرست کس طرح اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں۔ان فرقہ پرستوں کی تفسیر قرآن پاک سے میچ کریں۔دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوجائیگا۔

کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے علم کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کرتا۔یعنی رسول ﷺ کے دیے ہوئے قرآن میں غور ہی نہیں کرتا۔اوراس طرح اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول ﷺ کو جھٹلادیتے ہیں۔حالانکہ اطیع اللہ واطیع الرسول کا مطلب قرآن پاک کی فرمابرداری ہے۔

سورہ مجادلہ آیات 14 تا16۔پارہ 28

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اس قوم سے دوستی لگاتی ہے جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا ہے یہ نہ تمہارے ساتھ ہیں اور نہ ان کے ساتھ ہیں وہ جھوٹی باتوں پر قسمیں کھاتے ہیں اور وہ خوب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے بلاشبہ وہ بہت برے کام ہیں جو وہ کرتے ہیں انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنارکھا ہے پھر وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے ان کا مال ان کی اولاد ان کے ہرگز کام نہ آئے گی یہ لوگ دوزخ والے ہیں جہاں ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ان لوگوں کی بات ہورہی ہے جو ان لوگوں سے دوستی کرتی ہے جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا ہے۔یعنی جن پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا تھا۔چونکہ وہ لوگ بھی اللہ تعالیٰ کے پیغام کو قبول نہیں کرتے۔ان فرقہ پرستوں نے بھی رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو قبول نہیں کیا۔انہوں نے بھی اپنی قسموں کو ڈھال بنارکھا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں۔ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے ان کا مال ان کی اولاد ان کے ہرگز کام نہ آئے گی یہ لوگ دوزخ والے ہیں جہاں ہمیشہ

رہیں گے۔

سورہ انعام۔آیات 48 تا 51۔پارہ نمبر 7

اور ہم تو رسولوں کو لوگوں کے لیے بشارت دینے اور ڈرانے کے لیے بھیجتے ہیں پھر جو لوگ ایمان لے آئیں اور اپنی اصلاح کر لیں ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ غم۔اور جو ہماری آیات کو جھٹلائیں انہیں نافرمانی کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔

آپ ﷺ کہہ دو میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اس وحی کی اطاعت کرتا ہوں جو مجھ پر نازل کی جاتی ہے آپ ﷺ کہہ دو کیا اندھا اور آنکھوں والے برابر ہو سکتے ہیں تم اس وحی کے ذریعے ان لوگوں کو نصیحت کرو جو اس کے خوف سے ڈرتے ہیں کہ اپنے رب کے سامنے پیش کئے جائیں گے کہ اس کے سوا وہاں کوئی ان کا حامی اور مددگار نہ ہوگا یا ان کی سفارش کرنے والا تا کہ وہ پرہیزگار بن جائیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ رسولوں کو بھیجنے کا مقصد بتا رہے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کے ذریعے دوٹوک بات واضح کر دیں۔
اللہ تعالیٰ کے پیغام کو ماننے والے آنکھوں والے ہوتے ہیں پیغمبر جس وحی کا پیغام پہنچاتے ہیں اس کی خود بھی اطاعت کرتے ہیں

سورہ اعراف۔آیات 2 تا 3۔پارہ نمبر 8

یہ ایک کتاب ہے جو آپ کی طرف نازل کی گئی ہے۔اس سے آپ کے دل میں گھٹن نہیں ہونا چاہئے تا کہ آپ اس کے ذریعے لوگوں کو خبردار کریں اور یہ ایمان والوں کے لیے نصیحت ہے تمہارے رب کی طرف سے جو تم پر نازل کیا گیا ہے اس کی اطاعت کرو اور اس کے سوا دوسرے ولیوں کی اطاعت نہ کرو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور اس کے سوا کسی ولی کی اطاعت سے منع کیا ہے۔

سورۃ البقرہ آیات 2 تا 9 پارہ نمبر 1

یہ ایسی کتاب ہے۔جس میں شک کی گنجائش نہیں۔اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے۔اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔وہ آپ کی طرف نازل شدہ (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو آپ ﷺ سے پہلے (نبیوں پر) اتاری گئی تھی اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ایسے ہی لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔بلاشبہ جن لوگوں نے کفر کیا۔آپ انہیں خبردار کریں یا نہ کریں۔ان کے لیے برابر ہے۔وہ ایمان نہیں لائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو کہتے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں۔اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اِن آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا ہے۔ایک قسم اُن لوگوں کی ہے جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ان کا عمل اس پیکج پر مشتمل ہے ۔جو غیب یعنی قرآن پاک میں بتائے ہوئے پر ایمان لاتے ہیں۔نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں دے رکھا ہے۔اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔وہ آپ ﷺ کی طرف نازل شدہ (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو آپ ﷺ سے پہلے (نبیوں پر) اتاری گئی تھی اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ایسے ہی لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔یعنی یہ پرہیزگار لوگ ہدایت پر ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ دوسری قسم کے لوگوں کو دکھا رہا ہے۔جنہوں نے کفر کیا ہے۔یعنی جنہوں نے فرقے بنائے ہیں۔آپ ﷺ انہیں قرآن پاک سے خبردار کریں یا نہ کریں۔اُن کے لیے برابر ہے۔وہ ایمان نہیں لائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

۔اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو کہتے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں۔اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جو لوگ کافر ہیں یعنی جنہوں نے فرقے بنائے ہیں۔رسول ﷺ انہیں خبردار کریں یا نہ کریں اُن کے لیے برابر ہے

۔یعنی یہ فرقہ پرست رسول ﷺ کی نہیں سنتے ۔اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے ۔اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔ جو کہتے ہیں ۔کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے ۔مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں ۔اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں ۔اور وہ شعور نہیں رکھتے ۔

خواتین وحضرات!

اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔ جو کہتے ہیں ۔کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے ۔مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں ۔اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں ۔اور وہ شعور نہیں رکھتے ۔

خواتین وحضرات!

ایمان کا مطلب سورہ محمد کی دو توتین کے مطابق قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا کے ہیں ۔یہ فرقہ پرست منہ سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ۔حالانکہ وہ تو قرآن پاک کے نافرمان ہیں ۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو فرقے بنانے سے منع کیا ہے ۔انہوں نے قرآن پاک کو سچ مانا ہوتا تو فرقے کیوں بناتے ۔اس طرح فرقہ پرست ایمان والے نہیں ہیں ۔ اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں ۔اور وہ شعور نہیں رکھتے ۔

سورہ البقرہ ۔آیات 174 تا 176 ۔پارہ 2

جو لوگ ان باتوں کو چھپاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل کی ہیں اور اس کام کے بدلے میں تھوڑا سا دنیاوی فائدہ اٹھا لیتے ہیں یہ لوگ دراصل اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے کلام کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور انہیں دکھ دینے والا عذاب ہوگا یہی لوگ ہیں جنھوں نے مغفرت کے بدلے عذاب اور ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی یہ لوگ دوزخ کی آگ پر کتنا صبر کرنے والے ہیں یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب سچ کے مطابق نازل کی تھی مگر جن لوگوں نے کتاب میں اختلاف کیا وہ ضد میں دور جا پہنچے ہیں ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے قرآن پاک میں جو باتیں نازل کی ہیں جو لوگ اس کو اپنے دنیاوی مطلب کی خاطر چھپاتے ہیں اللہ تعالیٰ قیامت والے دن نہ تو ان سے بات کرے گا نہ ان کو پاک کرے گا یعنی ان کے گناہ ان سے چمٹے رہیں گے گناہ دور نہیں کرے گا یہ لوگ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں اس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی کہ ان لوگوں نے قرآن پاک سے ہدایت لینے کے بجائے گمراہی خرید لی اور اس قرآن کے بدلے میں ان کی بخشش ہو جانی تھی مگر انہوں نے عذاب خرید لیا ان لوگوں نے جہنم کی آگ پر صبر کیا ہے یہ سب کچھ اس لئے ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو کتاب کو سچ نازل کیا تھا مگر جن لوگوں نے قرآن میں اختلاف کر کے فرقے بنائے وہ ضد میں بہت دور چلے گئے ہیں ۔

سورہ النحل ۔آیات 63 تا 64 ۔پارہ 14

اللہ کی قسم آپ ﷺ تم سے پہلے بھی بہت سی قوموں میں ہم رسول بھیج چکے ہیں مگر شیطان نے ان کے اعمال انہیں خوبصورت بنا کر دکھائے وہی شیطان آج بھی لوگوں کا ولی بنا ہوا ہے اور یہ دردناک سزا کے مستحق بنے ہوئے ہیں اور ہم نے آپ ﷺ پر یہ کتاب صرف اس لیے نازل کی ہے تاکہ آپ ان کے اختلافات ان پر واضح کر دیں جن میں یہ پڑے ہوئے ہیں اور یہ کتاب ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو اس پر ایمان لاتے ہیں ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ قرآن پاک کو اس لئے نازل کیا گیا ہے تاکہ آپ ﷺ ان لوگوں کے اختلافات قرآن پاک سے دور کر دیں اور ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے اور لوگ اس کے سچ پر ایمان لانے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں حالانکہ یہ لوگوں کے اختلافات دور کرنے کے لئے آئی ہے مگر لوگوں نے ہمیشہ سے ہی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنایا ہوا ہے اور دردناک عذاب کے مستحق بن چکے ہیں ۔

سورہ انعام آیات 109 تا 112 پارہ 8

اور وہ اللہ تعالیٰ کی سخت قسمیں کھاتے ہیں ۔کہ اگر انکے پاس کوئی معجزہ آجائے ۔تو وہ ضرور ایمان لے آئیں گے ۔آپ ﷺ کہہ دو ۔کہ معجزے تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں ۔اور تمھیں کیا معلوم ہے ۔کہ اگر وہ معجزے آ بھی جائیں ۔تو وہ ایمان نہیں لائیں گے ۔اور ہم اُنکے دلوں اور آنکھوں کو اُلٹ دیں گے ۔جیسے پہلی مرتبہ وہ قرآن پاک پر

ایمان نہیں لائے تھے۔اور ہم اُنہیں اُن کی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیں گے۔اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے نازل کرتے اور اور مُردے اُن سے باتیں کرتے۔اور ہر چیز اُن کے سامنے لاکر جمع کر دیتے۔تو بھی وہ ایمان نہ لاتے۔ہاں البتہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے۔لیکن ان میں سے اکثر لوگ جاہل ہیں۔اور اس طرح ہم نے ہر نبی کے لیے شیطان پیدا کیے۔جو انسان اور جن تھے۔اور وہ ایک دوسرے کو جھوٹی باتیں دھوکہ دینے کو سناتے رہتے ہیں۔اور آپ کا رب چاہتا۔تو وہ یہ کام نہ کرسکتے۔پس آپ ﷺ انہیں اور جھوٹ بنانے والے کو چھوڑ دیجیے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ لوگوں نے آپ ﷺ سے کہا۔کہ آپ معجزہ لے آئیں تو ہم اس قرآن پاک پر ایمان لے آئیں گے۔یعنی قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کا سچا کلام مان لیں گے۔اور اس کی اطاعت کریں گے۔اور انکے فرمائیشی معجزے آنے کے بعد اگر اللہ تعالیٰ ان کے دل اور انکھوں کو اُلٹ دیں۔جیسے کہ وہ پہلے قرآن پر ایمان نہیں لائے تھے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کے لیے دنیا بھر کی چیزیں بھی لے آئیں۔تو یہ اس قرآن پاک پر ایمان نہیں لائیں گے۔لیکن اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اور بات ہے۔اس طرح شیطان انسان اور جن دونوں ہوسکتے ہیں۔جو ہر نبی کے دشمن ہیں۔اب جو قرآن پاک کی بات کو نہیں مانتا۔وہ نبی ﷺ کے دشمن ہیں۔اور شیطان ہیں۔

سورہ مومن آیت 4 پارہ 24

اور اللہ تعالیٰ کی آیات کے بارے میں وہی لوگ جھگڑتے ہیں۔جو کافر ہیں۔آپ کو ان کا شہروں میں چلنا پھرنا دھوکے میں نہ ڈال دے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی بات ہورہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیات میں جھگڑتے ہیں۔بس یہی کافر ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں ان کا شہروں میں ٹھاٹ باٹھ سے چلنا کہیں تمھیں دھوکے میں نہ ڈال دے۔

سورہ البقرہ۔آیات 159 تا 162۔پارہ نمبر 2

بے شک جو لوگ ہماری واضح دلائل اور ہدایت کو چھپاتے ہیں جبکہ ہم اپنی کتاب میں سب لوگوں کیلئے کھول کر بیان کر چکے ہیں۔تو ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بھی لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں البتہ وہ لوگ جنہوں نے توبہ کرلی اور اپنی اصلاح کرلی اور بیان کرنے لگے تو یہی لوگ ہیں جنہیں میں معاف کردوں گا اور میں تو توبہ قبول کرنے والا ہوں اور رحم کرنے والا ہوں بے شک وہ لوگ جنہیں نے کفر کیا اور کافر ہی مرگئے یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس لعنت میں وہ ہمیشہ رہیں گے ان سے عذاب کم نہیں کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں فرقہ پرستوں کی بات ہورہی ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی باتوں کو واضح دلائل اور لوگوں کیلئے ہدایت کہہ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی تعلیماتی باتوں کو چھپاتے ہیں جو لوگوں کی ہدایت کیلئے اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہیں تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں البتہ جو لوگ اپنی حرکتوں سے باز آجائیں اور جو کچھ قرآن کی باتیں چھپاتے تھے وہ لوگوں کو صاف صاف بیان کریں اور توبہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف کردے گا البتہ جن لوگوں نے کفر کیا اور کافر ہی مرگئے۔یعنی فرقے بنائے اور فرقوں کی حالت میں مرگئے۔یہی لوگ ہیں۔اِن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس لعنت میں وہ ہمیشہ رہیں گے ان سے عذاب کم نہیں کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

سورہ رعد آیات 18 تا 19 پارہ 13

جنہوں نے اپنے رب کو قبول کرلیا۔ان کے لیے بھلائی ہے۔اور جن لوگوں نے اُسے قبول نہ کیا۔اگر وہ ان سب چیزوں کے مالک بھی ہوں۔جو زمین میں ہیں۔اور اُس کے ساتھ اس کے برابر اور بھی ہو جائیں۔تو وہ ضرور اپنی رہائی کے لیے دے ڈالیں۔ان سے بدترین قسم کا حساب لیا جائے گا۔اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔اور وہ بہت بُری جگہ ہے۔کیا وہ انسان جو یہ علم رکھتا ہے۔کہ جو کچھ آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔سچ ہے۔وہ اُس کی طرح ہوسکتا ہے۔جو اندھا ہے۔بیشک عقل والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جس نے اپنے رب کو قبول کیا۔ اُس کے لیے بھلائی ہے۔ اور جو قرآن پاک کے سچ کو جانتا ہے وہ اُس کی طرح ہو سکتا ہے جو قرآن پاک کے سچ سے اندھا ہے۔ قرآن پاک کے سچ کو جاننے والا ہی اللہ تعالیٰ کو قبول کرتا ہے اور قرآن پاک کے سچ سے اندھا رہنے والا کس طرح قرآن پاک سے نصیحت حاصل کر سکتا ہے۔ ایسے لوگوں سے بُری طرح حساب لیا جائے گا اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ ان کی رہائی کسی طرح بھی ممکن نہیں۔

سورہ شوریٰ آیت 26 پارہ 25

اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو قبول کرتا ہے۔ جو ایمان لائے۔ اور صالح عمل کرتے رہے۔ اور ان کو اپنے فضل سے زیادہ دیتا ہے۔ اور کافروں کے لے سخت عذاب ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ جو مرد یا عورت ایمان والے ہوں گے۔ ایمان کا مطلب ہے۔ قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔ جو لوگ قرآن پاک کو سچ سمجھیں گے اور اس کی اطاعت کریں گے اللہ تعالیٰ صرف اُن کو قبول کرتا ہے۔ اور ان کو اپنے فضل سے زیادہ دیتا ہے۔ اور نافرمانوں کے لے سخت عذاب ہے۔

سورہ مومن آیات 69 تا 72 پارہ 24

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات میں جھگڑتے ہیں۔ یہ کہاں سے پھرا دیے جاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے کتاب کو جھٹلایا اور جو کچھ ہم نے رسولوں کو دے کر بھیجا۔ بس وہ جلد ہی جان لیں گے۔ جب ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی۔ اور وہ کھولتے ہوئے پانی میں گھسیٹے جائیں گے۔ پھر آگ میں جھونک دیے جائیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات میں جھگڑتے ہیں۔ وہ کیوں بہک جاتے ہیں۔ کہاں سے بہکا دیے جاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کو جھوٹا ثابت کرتے ہیں۔ وہ اپنے انجام کو جلد جان لیں گے۔ جب ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی۔ اور وہ کھولتے ہوئے پانی میں گھسیٹے جائیں گے۔ پھر آگ میں جھونک دیے جائیں گے۔

سورہ مومن آیات 2 تا 6 پارہ 24

یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ جو غالب علم والا ہے۔ گناہ بخشنے والا توبہ قبول کرنے والا اور بڑے فضل والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اسی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی آیات میں وہی لوگ جھگڑتے ہیں۔ جو کافر ہیں۔ آپ کو ان لوگوں کا شہروں میں چلنا پھرنا دھوکے میں نہ ڈال دے۔ ان سے پہلے نوح ؑ کی قوم جھٹلا چکی ہے۔ اور ان کے بعد امتیں بھی۔ اور ہر ایک اُمت نے اپنے رسول کو پکڑنے کا ارادہ کیا۔ اور جھوٹ سے جھگڑے کیے۔ تاکہ اس سے سچ کو نا کام بنا دے۔ اور آخر کار میں نے ان کو پکڑ لیا۔ پھر میری سزا کیسی سخت تھی۔ اور اس طرح آپ کے رب کی بات اُن لوگوں پر سچی ثابت ہوگئی۔ جنھوں نے کفر کیا ہے کہ وہ دوزخ والے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات میں جھگڑتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو کافر ہوتے ہیں۔ یعنی فرقہ پرست۔ ایسے ہی لوگ پہلے نوح ؑ کو جھٹلا چکی ہے۔ اور اس کے بعد دوسری قومیں بھی جھٹلا چکی ہیں۔ ہر قوم نے اپنے رسول کو پکڑنے کا ارادہ کیا۔ اور جھوٹی باتوں سے اللہ تعالیٰ کے سچ کا مقابلہ کیا۔ تاکہ سچ کو ناکام بنائیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو پکڑ لیا پھر اللہ تعالیٰ کی سزا کیسی تھی۔ کافروں پر یعنی فرقہ پرستوں پر اللہ تعالیٰ کی بات سچی ثابت ہوئی۔ کہ وہ دوزخ والے ہیں۔

اگر ہم اوپر دی گئی سورہ مومن کی تمام آیات میں غور کریں تو ہمیں پتہ چلتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو جھٹلانا رسول کو جھٹلانا ہوتا ہے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہوتے ہیں۔ اور یہ تکبر والے لوگ ہوتے ہیں۔ اور رسول کے درپے ہوتے ہیں۔ اس کو گرفتار کرنا چاہتے ہیں۔ جھوٹی باتوں سے اللہ تعالیٰ کی آیات کا مقابلہ کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آجاتا ہے۔

سورہ انفال آیات 52 تا 55 پارہ 10

ان لوگوں کا حال بھی فرعون کی قوم کی طرح ہے۔ اور ان لوگوں کی طرح ہے۔ جو ان سے پہلے تھے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ یقیناً بڑا طاقت ور سخت عذاب دینے والا ہے۔ یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کسی ایسی نعمت کو جو اسنے کسی قوم کو دے رکھی ہو۔ ہرگز نہیں بدلتا۔ جب تک کہ وہ قوم اپنے دلوں کو نہ بدل دیں۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔ اور ان لوگوں کا حال فرعون کی قوم کی طرح ہے۔ کہ انہوں نے اپنے رب کی آیات کو جھٹلایا۔ یا۔ پھر ہم نے ان کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا۔ اور فرعون کی قوم کو غرق کر دیا۔ اور وہ سب ظالم تھے۔ بے شک وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین جانور ہیں۔ جنھوں نے کفر کیا۔ بس وہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ ظالم وہ سب نافرمان ہیں۔ جواللہ تعالیٰ کی آیات کوجھٹلاتے ہیں۔ چاہے وہ ہم ہوں یافرعون کی قوم ہو۔ہم سب ظالم ہیں۔فرعون کی قوم ہیں۔ وہ بدترین جانور ہیں۔ جوکبھی ایمان نہیں لاتے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کوسچ نہیں سمجھتے۔اوراس کی اطاعت نہیں کرتے۔

سورہ البقرہ آیت211 تا 212 پارہ 2

بنی اسرائیل سے پوچھیے۔کہ ہم نے ان کوکس قدر واضح دلائل دیے تھے۔اور جوکوئی اللہ تعالیٰ کی نعمت مل جانے کے بعد اسے بدل ڈالے۔تواللہ تعالیٰ سخت سزادینے والا ہے ۔جن لوگوں نے کفرکیا ہے۔انہیں دنیا کی زندگی خوبصورت لگتی ہے۔اوروہ ایمان والوں کا مذاق اُڑاتے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے قیامت کے دن اُن سے بالاتر ہوں گے۔اور جسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔بےحساب رزق دیتا ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں ۔کہ بنی اسرئیل کوکتنے واضح دلائل دیے تھے۔مگرانہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کوبدل دیا۔یعنی تورات کوبدل دیا تواللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔جن لوگوں نے کفرکیا ہے۔یعنی فرقے بنائے ہیں۔انہیں دنیا کی زندگی خوبصورت لگتی ہے۔اوروہ ایمان والوں کا مذاق اُڑاتے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے قیامت کے دن اُن سے بالاتر ہوں گے۔اور جسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔بےحساب رزق دیتا ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات116 تا117 پارہ4

بےشک جن لوگوں نے کفرکیا ہے ۔ان کا مال اوران کی اولاد اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ان کے کچھ کام نہیں آئے گی۔اوریہی جہنمی ہیں۔وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔و ہ اس دنیا کی زندگی میں اپنا جو مال خرچ کرتے ہیں۔اس کی مثال اس اندھی جیسی ہے۔جس میں شدید سردی ہو۔وہ ایسے لوگوں کی کھیتی تک جاپہنچی ہو۔جنہوں نے اپنی جانوں پرظلم کیا ہو ۔اوروہ خودکوتباہ وبرباد کرلے۔اوران پراللہ تعالیٰ نے ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خوداپنے آپ پرظلم کرتے تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں ۔کہ جن لوگوں نے کفرکیا ہے۔یعنی فرقے بنائے ہیں ان کا مال اوران کی اولاد اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ان کے کچھ کام نہیں آئے گی ۔اوریہی جہنمی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔و ہ جو اس دنیا کی زندگی میں اپنا جو مال خرچ کرتے ہیں۔اس کی مثال اس اندھی جیسی ہے۔جس میں شدید سردی ہو۔وہ ایسے لوگوں کی کھیتی تک جاپہنچی ہو۔جنہوں نے اپنی جانوں پرظلم کیا ہو۔اوروہ خودکوتباہ وبرباد کرلے۔اوران پراللہ تعالیٰ نے ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خوداپنے آپ پرظلم کرتے تھے۔انہوں نے دنیا میں جوخرچ کیایعنی انہوں نے سخت سردی والی آندھی کمائی۔اورسخت سردی والی آندھی نے ان کے کھیت تباہ کردیے۔فرقہ پرست جوخرچ کرتے ہیں وہ سخت سردی والی آندھی کمارہے ہیں۔کیونکہ یہ قرآن پاک کی مخالفت پرمبنی کام ہے۔اللہ تعالیٰ کی دشمنی پرمبنی کام کر رہے ہیں۔

خواتین وحضرات

اسی طرح کی ایک اورآیت دیکھتے ہیں۔

سورہ ابرہیم آیت18 پارہ13

اُن لوگوں کی مثال جنہوں نے اپنے رب کےساتھ کفرکیا۔ان کے اعمال راکھ کی طرح ہیں۔اس پرآندھی کے دن زورکی ہوا چلے۔اس میں سے وہ کچھ بھی نہ پاسکیں جووہ کرتے رہے۔یہی دورکی گمراہی ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔جن لوگون نے اپنے رب کےساتھ کفرکیا ہے۔یعنی فرقے بنائے ہیں ۔ان کے اعمال راکھ کی طرح ہیں۔اس پرآندھی کے دن زور کی ہوا چلے۔اس میں سے وہ کچھ بھی نہ پاسکیں گے۔جووہ کرتے رہے۔یہی دورکی گمراہی ہے۔یعنی ان کے اعمال کا ان کوکوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات۔

جب آپ فرقہ پرستوں کی مختلف تفسیریں پڑھیں گے۔تو آپ حیران رہ جائیں گے۔کہ تفسیر کی آڑ میں ہرفرقے نے کس طرح اللہ تعالیٰ کےساتھ کفرکیا ہے۔ہرفرقہ پرست اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان باتوں میں غورہی نہیں کرتا۔اورنام نہادمفسرکی کہانیوں میں الجھارہتا ہے۔اس فرق کا آپ کوتب پتہ چلے گا جب آپ مختلف قسم کی تفسیریں پڑھیں گے۔ ہر ایک کا نام نہادمفسرالگ کہانی سناتا ہے۔الگ تاریخ بیان کرتا ہے۔اس طرح پورے قرآن پاک کی آیات کےساتھ نام نہادمفسرکفرکرتے ہیں۔ان کے اعمال راکھ کی طرح

ہیں۔جس پر آندھی کے دن زور کی ہوا چلے۔اس میں سے وہ کچھ بھی نہ پا سکیں گے۔جو وہ کرتے رہے۔یہی دور کی گمراہی ہے۔اور جو لوگ ان کی اطاعت کریں گے۔اُن کے اعمال بھی راکھ کی طرح ہوں گے۔یعنی ان نام نہاد مفسروں کی طرح ہی ہوں گے۔

سورہ مریم آیات 75 تا 87 پارہ 16

آپ ﷺ کہہ دو۔کہ جو گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔رحمٰن اسے ایک مدت تک مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اس چیز کو دیکھ لیں گے۔جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے یا عذاب کو دیکھ لیں گے۔یا قیامت کو تو انہیں معلوم ہو جائے گا۔کہ مکان کے لحاظ سے کون زیادہ بری حالت میں ہے۔اور کس کا لشکر کمزور ہے،اور اللہ تعالیٰ بڑھاتا ہے۔جن لوگوں نے ہدایت حاصل کی انہیں ہدایت میں۔اور صالح اعمال باقی رہنے والے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ثواب اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہیں۔کیا آپ نے دیکھا ہے۔وہ جس نے ہماری آیات کو جھٹلایا ہے۔اور کہتا ہے۔کہ مجھے مال ااور اولاد دی جائے گی۔کیا وہ غیب کو جھانک کر دیکھتا ہے۔یا اس نے رحمٰن سے کوئی وعدہ لے رکھا ہے۔ہرگز نہیں جو وہ کہتا ہے۔ہم اسے لکھ لیں گے۔اور اس کے لیے عذاب بڑھاتے جائیں گے۔اور ہم وارث ہوں گے۔اور یہ اکیلا ہمارے پاس آئے گا۔اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا معبود بنا لیے۔تاکہ وہ ان کے لیے عزت کا باعث ہوں۔ہرگز نہیں وہ جلد ہی ان کی غلامی سے انکار کریں گے۔اور ان کے مخالف ہو جائیں گے۔کیا آپ نے نہیں دیکھا۔کہ بے شک ہم نے شیطان کافروں پر چھوڑ رکھے ہیں۔تاکہ وہ انہیں اُکساتے رہیں۔پس آپ ﷺ ان پر جلدی نہ کریں۔بے شک ہم ان کے لیے دن گن رہے ہیں۔

جس دن ہم پرہیز گاروں کو رحمان کے پاس مہمان بنا کر لے جائیں گے۔اور مجرموں کو جہنم کی طرف پیاسا ہانکیں گے۔وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے پاس سفارش کا اختیار نہیں رکھتے۔مگر جس نے رحمان سے اجازت لی ہوگی۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔پہلی قسم اُن لوگوں کی ہے۔جو گمراہ ہیں۔یعنی جو قرآن پاک سے بے خبر ہیں۔اور یہ کافر لوگ فرقہ پرست ہیں۔انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا نام نہاد مفسروں کو اپنا معبود بنا لیا۔

تاکہ وہ ان کے لیے عزت کا باعث ہوں۔ہرگز نہیں وہ جلد ہی ان کی غلامی سے انکار کریں گے۔اور ان کے مخالف ہو جائیں گے۔کیا آپ نے نہیں دیکھا۔کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے شیطان کافروں پر چھوڑ رکھے ہیں۔تاکہ وہ انہیں اُکساتے رہیں۔پس آپ ﷺ ان پر جلدی نہ کریں۔بے شک ہم ان کے لیے دن گن رہے ہیں۔

دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے جو پرہیز گار ہیں۔جس دن ہم پرہیز گاروں کو رحمان کے پاس مہمان بنا کر لے جائیں گے۔اور مجرموں کو جہنم کی طرف پیاسا ہانکیں گے۔وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے پاس سفارش کا اختیار نہیں رکھتے۔مگر جس نے رحمان سے اجازت لی ہوگی۔

خواتین وحضرات۔

صرف ایک آیت سے پرہیز گاروں کو دکھانا چاہوں گی۔تاکہ آپ جان لیں کہ جنت کن لوگوں کے قریب کی جائے گی۔

سورہ زمر آیات 32 تا 36 پارہ 24

پھر اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔اور جب سچ اس کے سامنے آیا۔تو اسے جھٹلا دیا۔تو کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہے۔اور جو سچ لے کر آیا۔اور جنہوں نے اس کو سچ مانا یعنی اس کی تصدیق کی۔وہی لوگ پرہیز گار ہیں۔ان کے لئے ان پرورد گار کے پاس وہ سب کچھ ہے جو وہ چاہیں گے۔احسان کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے۔تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے برے کام جو انہوں نے کئے ان سے دور کر دے۔اور ان کے بہترین اعمال کا ان کو بہتر بدلہ دے۔کیا اللہ تعالیٰ اپنے غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔اور یہ آپ کو اوروں سے ڈراتے ہیں۔اللہ تعالیٰ جس کو گمراہ کر دے۔اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔اور جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ پرہیز گار اور ظالم یعنی کافر یعنی فرقہ پرست کو دکھا رہے ہیں ۔

آپ نے دیکھا کہ جو قرآن پاک کو سچ سمجھتا ہے وہی پرہیز گار ہے۔اللہ تعالیٰ اس کے اعمال کو بہترین اعمال کہہ رہے ہیں۔اور یہ احسان کرنے والا انسان ہے۔ اور جو برے کام کیئے۔اللہ تعالیٰ معاف کر کے اسے جنت کا مہمان بنائے گا۔کیا اللہ تعالیٰ اپنے غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔

پھر اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔اور جب سچ اس کے سامنے آیا۔تو اسے جھٹلا دیا۔تو کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو قرآن پاک کو سچ سمجھتا ہے وہی پرہیز گار ہے۔ اللہ تعالی اس کے اعمال کو بہترین اعمال کہہ رہے ہیں۔ اور جو برے کام کیئے۔ اللہ تعالی معاف کر کے اسے جنت کا مہمان بنائے گا۔ کیا اللہ تعالی اپنے غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔ جو لوگ قرآن پاک کو سچ سمجھنے والے ہیں اور اس کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالی ان کے گناہ معاف کر دے گا اور وہ جو چاہیں گے ان کو ملے گا۔ یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔

قرآن پاک کی اطاعت ہی پرہیز گاری ہے۔ قرآن پاک سے اپنی اصلاح کرنا ہی پرہیز گاری ہے۔

فرقہ پرستوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم

سورہ انعام آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے ہیں۔ اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔ بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس آئیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ اُن کو خود بتائے گا۔ کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام سن لیا۔ چاہے آپ کا تعلق کسی بھی فرقے سے ہو۔ رسول ﷺ کا آپ سے کوئی تعلق نہیں

سورہ آل عمرآن آیات 126 تا 129 پارہ 4

تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے ایک حصے کو ہلاک کردے۔ جنہوں نے کفر کیا ہے۔ یا انہیں زلیل کردے۔ پھر وہ نا کام ہو کر لوٹ جائیں۔

آپ ﷺ کو اس حکم میں کوئی دخل نہیں۔ چاہے اللہ تعالی ان کو معاف کرے یا انہیں عذاب دے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کا ہے جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور مہربان ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جن لوگوں نے کفر کیا ہے یعنی نافرمانی کی ہے۔ جیسا کہ فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کی رسی چھوڑ کر فرقوں پر قائم ہیں۔

اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کے ایک حصے کو ہلاک کردے۔ یا انہیں زلیل کردے۔ پھر وہ نا کام ہو کر لوٹ جائیں۔

آپ ﷺ کو اس حکم میں کوئی دخل نہیں۔ چاہے تو اللہ تعالی ان کو معاف کرے یا انہیں عذاب دے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کا ہے جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے

سورہ آل عمرآن آیت 28 پارہ 3

ایمان والوں کو چاہیے کہ وہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں۔ او جو ایسا کرے گا۔ تو اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔ مگر صرف اس صورت میں کہ تمھیں ان سے بچنا ہو کسی خوف سے۔ اور اللہ تعالیٰ تمھیں اپنی زات سے ڈراتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں. ایمان والوں کو چاہیے کہ وہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو یعنی فرقہ پرستوں کو اپنا دوست نہ بنائیں۔ او جو ایسا کرے گا۔ تو اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔ مگر صرف اس صورت میں کہ تمھیں ان سے بچنا ہو کسی خوف سے۔ اور اللہ تعالیٰ تمھیں اپنی زات سے ڈراتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

سورہ فرقان آیات 55 تا 57

اور لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسوں کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہیں۔ جو نہ ان کو نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان دے سکتے ہیں۔۔ اور کافر تو اپنے رب کی مخالفت پر کمر بستہ ہے۔ اور ہم نے آپ ﷺ کو خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو ۔ کہ میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔ مگر صرف یہ کہ جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے واالا راستہ اختیار کر لے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسوں کی غلامی کرتے ہیں۔ جو نہ ان کو نفع دے سکتے ہیں۔ اور نہ نقصان دے سکتے ہیں۔ اور کافر تو اپنے رب کی مخالفت پر کمر بستہ ہے۔ اور ہم نے آپ ﷺ کو خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا

بنا کر بھیجا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو ۔ کہ میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔ مگر صرف یہ کہ جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ اختیار کر لے۔

خواتین و حضرات

فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے ہیں۔ زرا ان کی تفسیر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی باتیں میچ کریں۔ انہوں نے کس کس طرح بہانوں بہانوں سے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا رکھا ہے۔ زرا تفسیر کو میچ کر کے دیکھیں دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائے گا۔ جو کام اللہ تعالیٰ کی آیات کی مخالفت میں کیا جائے وہ تفسیر ہوتی ہے یا تشریح ہوتی ہے۔ یا دشمنی ہوتی ہے۔ آپ لوگوں کو یہ فیصلہ کرنا ہی پڑے گا۔ کہ یہ تفسیر یا دشمنی۔

سورہ سبا آیات 20 تا 21 پارہ 22

اور بے شک شیطان نے ان کے بارے میں اپنے گمان کو سچا پایا۔ پس انہوں نے اس کی اطاعت کی۔ سوائے ایمان والوں کی ایک فرقے کے۔ اور شیطان کا ان لوگوں پر اس سے زیادہ غلبہ نہیں تھا۔ مگر ہم معلوم کر لیں۔ اُن لوگوں کو جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ ان لوگوں کی نسبت الگ کر دیں۔ جو اس میں شک کرتے ہیں۔ اور تیرا رب ہر چیز پر نگران ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایک فرقہ شیطان سے بچ پائے گا۔ یہ ایمان والوں کا فرقہ ہوگا۔ ایمان والے یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے فرقے کے علاوہ باقی تمام فرقے شیطان کی اطاعت کرنے والے ہیں۔

سورہ توبہ آیات 95 تا 97 پارہ 11

عن قریب وہ تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔ جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔ تاکہ تم ان سے درگزر کرو۔ بس تم ان سے درگزر ہی کرو۔ بے شک وہ ناپاک ہیں۔ اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ ان کے اپنے اعمال کے بدلے میں تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔ کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔ اگر تم ان سے راضی ہو بھی گئے۔ تو اللہ تعالیٰ ایسے نافرمان لوگوں سے ہرگز راضی نہیں ہوگا۔

دیہاتی کفر اور نفاق میں بڑے ہی سخت ہیں۔ اور اسی لائق ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر جو کچھ نازل کیا ہے۔ اس کی حدود سے واقف نہ ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کو قسمیں کھانے والے لوگوں سے چشم پوشی کی ہدایت کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ ناپاک لوگ ہیں۔ ایسے لوگوں سے رسول ﷺ تو راضی ہو سکتے ہیں۔ مگر ایسے نافرمان لوگوں سے اللہ تعالیٰ ہرگز راضی نہیں ہوں گے۔ اس طرح کے دیہاتی جو کفر اور نفاق میں بڑے ہی سخت ہیں۔ اور اسی لائق ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر جو کچھ نازل کیا ہے۔ اس کی حدود سے واقف نہ ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔

خواتین و حضرات!

میرا صرف ایک سوال ہے۔ کہ آپ کا اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔ کیا آپ اُس حدود سے واقف ہیں۔ جو رسول ﷺ
نازل ہوا ہے۔ اگر آپ بھی اس حدود سے واقف نہیں۔ تو آپ میں اور اُن دیہاتیوں میں کیا فرق ہے۔ جن سے اللہ تعالیٰ ہرگز راضی نہیں ہوں گے۔ وہ بھی تو قسمیں کھا رہے ہیں؟۔۔۔۔۔۔۔۔آپ کی طرح۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سورہ ابرہیم آیات 21 تا 22 پارہ 13

اور جب تمام کاموں کا فیصلہ ہو جائیگا۔ تو شیطان کہے گا۔ کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا۔ اور میں نے بھی تم سے وعدہ کیا تھا۔ پھر میں نے اس کے خلاف کیا۔ اور میرا تم پر اس کے سوا اور کچھ زور نہ تھا۔ کہ میں نے تم کو بلایا۔ اور تم نے میرا کہا مان لیا۔ پس مجھے ملامت نہ کرو نہ میں تمھاری فریاد کو پہنچنے والا ہوں اور نہ تم میری فریاد کو پہنچنے والے ہو ۔ بے شک میں انکار کرتا ہوں اس کا جو تم نے مجھے پہلے اس کا شریک بنایا۔ بے شک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں قیامت کا بیان ہے۔ جب تمام جب تمام کاموں کا فیصلہ ہو جائیگا۔ تو شیطان کہے گا۔ کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا۔ اور میں نے بھی تم سے وعدہ کیا تھا۔ پھر میں نے اس کے خلاف کیا۔ اور میرا تم پر اس کے سوا اور کچھ زور نہ تھا۔ کہ میں نے تم کو بلایا۔ اور تم نے میرا کہا مان لیا۔ پس مجھے ملامت نہ کرو۔ نہ میں تمھاری فریاد کو پہنچنے والا ہوں اور نہ تم میری فریاد کو پہنچنے والے ہو۔ بے شک میں انکار کرتا ہوں اس کا جو تم نے مجھے پہلے اس کا شریک بنایا۔ بے شک ظالموں یعنی اللہ تعالیٰ کے

نافرمانوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

سورہ فرقان آیت 77 پارہ19

آپ ﷺ کہہ دو۔میرے رب کو تمھاری کچھ پرواہ نہیں ہے۔اگر تم اُس کو نہ پکارو۔مگر تم نے اُس کو جھٹلایا ہے۔بس جلد تمھیں اس کی سزا ملے گی۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والوں لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

میرے رب کو تمھاری کچھ پرواہ نہیں ہے۔اگر تم اُس کو نہ پکارو۔مگر تم نے اُس کو جھٹلایا ہے۔بس جلد تمھیں اس کی سزا ملے گی۔

خواتین وحضرات

اس لیے کہ فرقہ پرست قرآن پاک کے سچ کو تو مانتے ہی نہیں۔اگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو نہ پکارتے۔ تو کوئی بات نہیں تھی۔مگر انہوں نے باقاعدہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا ہے ۔باقاعدہ قرآن پاک کو جھٹلانے کے لیے قرآن پاک کی سائیڈوں میں بہت لکھا ہے۔یعنی بہت کالا کیا ہے۔

اس لیے اللہ تعالیٰ ان کو نہیں چھوڑے گا۔کیونکہ فرقہ پرست تمام زندگی قرآن پاک کی مخالفت پر کام کرتے ہیں۔کوئی قرآن پاک کی طرف آنا چاہے تو کسی نہ کسی بہانے سے اُسے قرآن پاک سے دور کر دیتے ہیں۔اور اپنے فرقے کی طرف لے جاتے ہیں۔

کیا یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے۔یا چال ہے۔ کیا رسول ﷺ ان کے پاس قرآن نہیں لائے تھے۔یہ ان نام نہاد مفسروں کا ہی کمال ہے۔کہ آج بھی قرآن پاک کو بغیر سمجھے پڑھا جا رہا ہے۔

میں تھوڑی سی نشاندہی کرنا چاہوں گی۔کہ قرآن پاک میں تعالیٰ نے کہا ہے۔کہ میں نے قرآن پاک کو تفصیل کے ساتھ بنایا ہے۔فرقہ پرست اس بات کو نہیں مانتے اور اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ فرقے نہیں بنانے۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا۔فرقہ پرستوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ضد میں فرقے بنائے۔اور مسلم نہ بنے۔جو خود ہی مسلم نہیں۔تو کیا آپ ان کی اطاعت کریں گے۔قرآن پاک میں تعالیٰ نے کہا ہے۔

کہ میں نے رسول ﷺ کو غیب کا علم نہیں دیا ان فرقہ پرستوں کی تعلیمات ہی یہی ہیں۔کہ رسول ﷺ کے پاس غیب کا علم تھا۔انہوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا حالانکہ انہوں نے اس بات کی تحقیق ہی قرآن پاک سے نہیں کی۔کہ اللہ تعالیٰ کی اس بات کا کیا مطلب ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا کہ میں نے رسول ﷺ کو معجزے نہیں دیے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا اور ایسے معجزے رسول ﷺ کے ساتھ منسوب کیے۔جن میں روزانہ اضعافہ ہو رہا ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا کہ رسول انسانوں میں سے ہوتے ہیں۔انہوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا کہ وہ نور ہیں۔اور اس طرح فرقہ پرست االلہ تعالیٰ کو جھٹلاتا ہے۔وہ کافر ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے رسول ﷺ کا دشمن ہے مجرم ہے مرتد ہے۔مشرک ہے ظالم ہے۔اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلانے والا ہے قرآن پاک کا نافرمان ہے۔ قرآن پاک کا باغی ہے۔قرآن پاک کو جھٹلانے والا ہے۔اور دوزخی ہے۔

اگر ہم نے قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہ کی اور گمراہ رہے اور معجزے ڈھونڈتے رہے تو یہ رسول ؐ کے ساتھ مذاق ہے۔کہ ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائی ہوئی تعلیمات پر عمل نہ کیا جائے۔پہلے بھی لوگوں نے رسولوں کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا۔تو ان کو اللہ تعالیٰ نے پکڑ لیا اور پھر اللہ تعالیٰ کا عذاب تو بہت ہی ڈرنے والی چیز ہے۔فرقوں کے نام نہاد مفسر کہتے ہیں کہ رسول ﷺ کے پاس یہ یہ معجزے تھے۔وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے ہیں۔وہی کافر ہیں اور جو لوگ ان کی اطاعت کرتے ہیں انہوں نے ان نام نہاد مفسروں کو خدا بنا رکھا ہے۔اور یہ شرک کر رہے ہیں۔آپ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی بات کو ماننا ہے۔رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو ماننا ہے۔اگر اپنے نام نہاد مفسروں کی باتوں پر یقین کر لیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا۔اگر قرآن پاک میں لکھا ہوتا کہ رسول ﷺ کے پاس معجزے تھے۔تو ہم کہیں گے کہ معجزے تھے۔اگر قرآن پاک میں لکھا ہوگا کہ رسول ﷺ کے پاس معجزے نہیں تھے۔تو ہم کہیں گے کہ نہیں تھے۔اور اللہ اور اس کے رسول کو نہیں جھٹلائیں گے۔ بلکہ ان نام نہاد مفسروں کو جھٹلائیں گے۔جو ہماری طرح کے بے بس انسان ہیں۔یہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔جبکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا تو ہمارا شمار عذاب کا حق دار بننے والے لوگوں میں ہوگا۔فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے ۔آپ نے اپنے فرقے کے نام نہاد مفسر کو خدا بنانا ہے اسکو راضی کرنا ہے یا اپنے اکیلے اور سچے رب اور اس کے رسول ﷺ کو راضی کرنا ہے۔ایمان کا انتخاب یا کفر کا انتخاب۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی دو تا تین آیات کے مطابق یہ ہے۔جنہوں نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والے کلام کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی ان کے اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دے گا۔اور ان کی حالت درست کر دے گا۔جبکہ یہ نام نہاد مفسر خود اللہ تعالیٰ کے مجرم ہیں اور رسول ﷺ قیامت والے دن ان کے خلاف گواہی دیں گے سورہ فرقان آیت نمبر 29 رسول ﷺ کہیں گے کہ اے میرے رب میری قوم نے قرآن پاک چھوڑ رکھا تھا۔اسطرح مجرموں میں سے گناہ گار رسول ﷺ کے دشمن ہوتے ہیں اور آپ کا رب مدد کرنے اوا ور رہنمائی کرنے کو کافی ہے۔

سورہ فاطرآیات 38 تا 42پارہ22

بے شک اللہ تعالیٰ زمین اورآسمانوں کی تمام پوشیدہ باتیں جانتا ہے۔ بے شک وہ سینے کے راز جانتا ہے۔ وہی ہے۔جس نے تمھیں زمین میں نائب بنایا۔ پھر جوکوئی کفر کرے گا۔تو اس کے کفر کا نقصان خود اُٹھائے گا اور کافروں کا کفران کے رب کے پاس ناراضگی ہی بڑھاتا ہے۔اور کافروں کا کفر اِن کے نقصان میں اضعافہ ہی کرتا ہے۔آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کیا تم نے اپنے شریکوں کو دیکھا ہے جن کو تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ چھوڑ کر پکارتے ہو۔اور مجھے دکھاؤ وہ کیا ہے۔جواُنہوں نے زمین میں سے پیدا کیا ہے۔یا آسمانوں میں ان کی کوئی شراکت ہے۔ یا ہم نے انہیں کوئی کتاب دے رکھی ہے۔کہ وہ اس میں واضح دلیل رکھتے ہیں،۔ بلکہ ظالم ایک دوسرے کو جھوٹے وعدے دیتے ہیں۔بلاشبہ اللہ تعالیٰ زمین اورآسمانوں کو تھامے ہوئے ہے۔کہ وہ کہیں دونوں اپنی جگہ سے ٹل جائیں تو اس کے سوا کوئی روک نہیں سکتا۔وہ یقیناً تحمل والا بخشنے والا ہے۔اوراُنہوں نے بڑی پکی قسمیں کھائیں۔کہ اگراُن کے پاس کوئی ڈرانے والا آیا۔تو سب قوموں میں سب سے زیادہ ہدایت یافتہ ہونگے۔پھر جب ان کے پاس ایک ڈرانے والا آیا تو اس سے ان کی بیزاری بڑھ گئی۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔وہ کہتے ہیں تم اللہ تعالیٰ کے سوا جس کو شریک سمجھ کر پکارتے ہو۔اُس نے زمین آسمان میں کیا پیدا کیا ہے۔یا اللہ تعالیٰ کی کسی کتاب میں واضح دلیل پاتے ہیں۔ بلکہ ظالم ایک دوسرے کو جھوٹے وعدے دیتے ہیں۔

کیا قرآن پاک میں کوئی ایسی دلیل کسی کو نظر آتی ہے۔کہ یہ فرقے بنا کر اللہ تعالیٰ کے شریک بن سکتے ہیں۔ مجھے تو پورے قرآن پاک میں کوئی دلیل نظر نہیں آتی۔

خواتین وحضرات

پھر اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کا رویہ دکھاتے ہیں کہ انہوں نے ہمیشہ کہا کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آیا تو وہ سب سے زیادہ ہدایت یافتہ ہونگے۔مگر جب رسول ﷺ اللہ کا پیغام لیکر ڈرانے والا بن کر آیا۔تو انہوں نے قبول نہ کیا۔

خواتین وحضرات۔

یہ حال ہم لوگوں کا ہے۔ہم نے رسول کے زریعے خبردار ہونے والی چیز قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہیں کی اور فرقے بنا کر مشرک ہو چکے ہیں۔

سورہ معارج آیات 37 تا38 پارہ29

پھران کافروں کو کیا ہو گیا ہے۔کہ آپ ﷺ کے پاس دوڑے چلے آتے ہیں۔دائین طرف سے اور بائیں طرف سے ٹولیاں بنا کر۔کیا ان میں سے ہر ایک یہ توقع رکھتا ہے۔کہ انہیں جنتوں میں داخل کیا جائے گا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرمار ہے ہیں۔کہ ان کافروں یعنی نافرمانوں کو کیا ہو گیا ہے۔کہ آپ ﷺ کے پاس دوڑے چلے آتے ہیں۔دائین طرف سے اور بائیں طرف سے ٹولیاں بنا کر۔کیا ان میں سے ہر ایک یہ توقع رکھتا ہے کہ انہیں جنتوں میں داخل کیا جائے گا۔

سورہ المائدہ آیت 67 پارہ6

جو کچھ آپ ﷺ پرآپ کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچادو۔اگرآپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام نہیں پہنچایا۔اور اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔اللہ تعالیٰ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمار ہے ہیں۔کہ صرف قرآن لوگوں تک پہنچایئے اگرآپ نے ایسا نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کا پیغام نہیں پہنچایا۔افسوس کا مقام یہ ہے کہ ہمارے پاس قرآن کیسے پہنچ سکتا ہے۔جب ہم اسے عربی میں پڑھیں گے۔تو قرآن پاک کے پیغام سے تو دور ہی رہے۔یعنی اصل حقیقت سے تو دور ہی رہے۔اس کے علاوہ قرآن پاک پر کافر قوم یعنی نافرمانوں یعنی فرقہ پرستوں نے قبضہ جمارکھا ہے۔

سورہ النحل آیت44 پارہ14

آپ ﷺ سے پہلے بھی ہم نے مرد رسول بنا کر بھیجے۔ہم اُن کی طرف وحی کرتے تھے۔اگرآپ کو اسکا علم نہ ہو تو نصیحت والوں سے پوچھ لو ہم نے پیغمبر کو واضح دلائل اور کتابیں دے کر بھیجا اور ہم نے آپکی طرف نصیحت نازل کی ہے تا کہ آپ ﷺ لوگوں کو وضاحت سے بتادیں کہ اُنکی طرف کیا نازل کیا گیا ہے۔تا کہ وہ غور وفکر کریں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ رسولوں کے بارے میں تفصیل بتا رہے ہیں۔ کہ آپ ﷺ سے پہلے بھی مردوں کو ہی رسول بنا کر بھیجا گیا اُن کو کتابیں اور واضح دلائل سے کر بھیجا گیا۔

واضح دلائل'' آیات '' کو بھی کہتے ہیں۔لیکن ان رسولوں کو آیات کے ساتھ معجزے بھی دیے گئے ۔ یہ معجزے اللہ تعالیٰ کی آیات کی طرح سچے ہوتے ہیں۔اس لیے ان کو بھی کتابوں کی طرح واضح دلائل کہا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ ہم نے رسول ﷺ کو نصیحت یعنی قرآن پاک دیا تا کہ وہ لوگوں کو وضاحت سے بتا دیں کہ ان کی طرف کیا نازل کیا گیا ہے۔تا کہ وہ اس میں غور وفکر کریں۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے کہا کہ قرآن کے بارے میں وضاحت سے بتاؤ۔مگر لوگ اس بارے میں وضاحتیں کرتے رہتے ہیں۔ کہ رسول کے پاس یہ یہ معجزے تھے۔اور قرآن پاک میں غور وفکر زیرو ہے۔حالانکہ اللہ تعالیٰ نے معجزے کا نام ہی نہیں لیا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نصیحت والوں سے پوچھ لو۔نصیحت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔اسی طرح پہلی کتابوں کے صفاتی نام بھی نصیحت تھے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جنکے پاس پہلے کتابیں یعنی تورات اور زبور وغیرہ ہیں۔ان سے پوچھ لو۔ کہ ان کے پاس بھی مرد رسول بن کر آئے۔۔

سورہ شعراء آیات 215 تا 217 پارہ 19

اور آپ ﷺ اُن ایمان والوں کے لیے اپنے بازو جھکا دیں۔جنہوں نے تمھاری اطاعت کی۔ پھر اگر وہ نافرمانی کریں۔تو کہہ دو۔ بیشک میں تم سے بیزار ہوں۔اُس سے جو تم کرتے ہو۔اور زبردست مہربان پر بھروسہ کرو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ رسول ﷺ کو صرف اُن سے شفقت سے پیش آنے کی ہدایت کی جا رہی ہے۔جو ایمان والے ہیں۔یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے اور اُس کی اطاعت کرنے والے ہیں اور دوسرے تمام لوگوں کے اعمال سے بیزاری ظاہر کی گئی ہے۔

سورہ الذاریات آیات 51 تا 56 پارہ 27

بس اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑو۔ بیشک میں تمھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح خبردار کرنے والا ہوں۔اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بیشک میں تمھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح ڈرانے والا ہوں۔اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کے پاس جب کوئی رسول آیا۔تو انہوں نے اس کو جادوگر اور دیوانہ کہا۔ کیا وہ اس بات کی ایک دوسرے کو وصیت کرتے آئے ہیں۔ بلکہ وہ سرکش لوگ ہیں۔آپ ﷺ ان لوگوں سے منہ پھیر لیجیے۔آپ ﷺ پر کوئی الزام نہیں ہے۔اور نصیحت کرتے رہیے۔ بیشک نصیحت ایمان والوں کو فائدہ دیتی ہے۔

خواتین وحضرات

یہ رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑو۔صرف وہی زات ایسی ہے۔جس کی غلامی کی جا سکتی ہے۔یعنی اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ میں تمھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح ڈرانے والا ہوں۔

خواتین وحضرات

مگر ہم لوگوں نے رسول ﷺ سمیت تمام رسولوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک کیا ہے۔ کہ وہ رسول کی لائی ہوئی وحی کو قبول نہیں کرتے۔اس لیے پھر ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آ جاتا ہے۔جو حال پہلے لوگوں کا تھا وہی حال ہم لوگوں کا بھی ہے۔ہم نے فرقوں کی نظر سے قرآن کو نہیں سمجھنا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی بات کو سچ سمجھنا ہے۔اور رسول ﷺ نے جو قرآن پاک ہمیں دیا ہے۔اُس نصیحت کو گلے سے لگانا ہے اس کو کہتے ہیں اطیع اللہ وا طیع الرسول۔اور اللہ تعالیٰ نے ایسے سرکش لوگوں سے رسول ﷺ کو منہ پھیر لینے کا حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ لگتا ہے لوگ اس طرح ایک دوسرے کو وصیت کرتے چلے آ رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی نصیحت سے فائدہ حاصل نہیں کرنا۔اور اس طرح جب بھی کوئی رسول اللہ کا پیغام لایا۔تو لوگوں نے اُسے جادوگر یا مجنوں کہا۔

خواتین وحضرات

آج بھی جو قرآن کی بات کرتا ہے۔تو لوگ اُسے دیوانہ سمجھتے ہیں۔تو جو بھی قرآن پاک کی بات کو رد کرے ۔ آپ نے کسی کی بات نہیں ماننی۔ بلکہ اُٹھیں اور خود قرآن پاک کھولیں اور اللہ تعالیٰ کا بتایا ہوا سچ دیکھیں ورنہ فرقہ والے آپ کو نہ دنیا کا رہنے دیں گے اور نہ آخرت کے قابل۔

سورہ نور۔ آیت 54 تا 55۔ پارہ نمبر 18۔

کہہ دیجیے۔اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کی اطاعت کرو پھر اگر تم پھر جاؤ تو ان کے زمہ ان کا بوجھ ہے اور تم اپنے بوجھ کے خود زمہ دار ہو۔اور اگر ان کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور رسول کے زمہ تو صرف وضاحت سے پیغام پہنچا دینا ہے اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں کے ساتھ وعدہ ہے جو تم میں سے ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے کہ وہ انہیں دنیا کی خلافت عطا کرے گا۔جس طرح اس نے ان لوگوں کو خلافت دی جو ان سے پہلے تھے اور جس دین کو اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے اسے ان کے لیے قائم کر دے گا۔اور ان کے خوف کو امن میں بدل دے گا وہ میری بندگی یعنی غلامی کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹہرائیں گے اور جو کوئی اس کے بعد کفر کرے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا ان آیات میں رسول ﷺ خطاب کر رہے ہیں۔رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغام پہنچانے والے کی اطاعت کرو پھر اگر تم پھر جاؤ تو ان کے زمہ ان کا بوجھ ہے اور تم اپنے بوجھ کے خود زمہ دار ہو۔اور اگر ان کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور پیغام پہنچانے والے کے زمہ تو صرف وضاحت سے پیغام پہنچا دینا ہے

اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں کے ساتھ وعدہ ہے جو تم میں سے ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے کہ وہ انہیں دنیا کی خلافت عطا کرے گا۔جس طرح اس نے ان لوگوں کو خلافت دی جو ان سے پہلے تھے اور جس دین کو اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے اسے ان کے لیے قائم کر دے گا۔اور ان کے خوف کو امن میں بدل دے گا وہ میری غلامی کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹہرائیں گے اور جو کوئی اس کے بعد کفر کرے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں نبی ﷺ کے زمہ قرآن پاک پہنچا دینے کا بوجھ ہے اگر تم پھر جاؤ تو ان کے زمہ تبلیغ کا بوجھ ہے اور تم اپنے بوجھ کے زمہ دار ہو اگر ان کی تبلیغ کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور رسول ﷺ کے زمہ واضح قرآن پہنچا دینا ہے۔

سورہ آل عمران۔آیات 31 تا 32۔پارہ نمبر 3

آپ ﷺ کہہ دیجیے۔اگر تمہیں اللہ تعالیٰ سے محبت ہے تو میری اطاعت کرو اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو بیشک اللہ تعالیٰ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو پسند نہیں کرتا۔

خواتین حضرات!

ان آیات میں رسول ﷺ خطاب کر رہے ہیں۔رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔کہ اگر تمہیں اللہ تعالیٰ سے محبت ہے تو میری اطاعت کرو اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغام پہنچانے والے کی اطاعت کرو پھر اگر پھر جائیں۔ یعنی مرتد ہو جائیں۔ تو بیشک اللہ تعالیٰ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو پسند نہیں کرتا۔

آپ نے دیکھا رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کی محبت تقاضا کرتی ہے کہ رسول ؐ کی اطاعت کی جائے۔اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اس کا مطلب یہ نہیں کہ کافر بنا جائے اور فرقے بنا کر رسول ﷺ سے پیار کیا جائے اور قرآن سے مرتد ہو جائیں۔اس طرح اللہ تعالیٰ کافروں یعنی فرقہ پرستوں سے محبت نہیں کرے گا۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت تقاضا کرتی ہے کہ رسول ؐ کی اطاعت کی جائے اور اس کے لائے ہوئے پیغام یعنی قرآن پاک سے منہ نہ پھیرا جائے اللہ تعالیٰ ایسے کافروں کو پسند نہیں کرتا۔اطیع اللہ واطیع الرسول کا مطلب ہے کہ قرآن پاک کی اطاعت کی جائے۔ یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے ہی محبت کرے گا۔ایسے فرمانبرداروں یعنی اطاعت کرنے والوں کے اللہ تعالیٰ گناہ معاف کر دے گا اور جو پھر جائیں یعنی مرتد ہو جائیں اور فرقے بنالیں وہ اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ بندے ہیں۔

رسول کا مطلب ہے۔اللہ تعالیٰ کا پیغام لانے والا۔

اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیغام لانے والے کی اطاعت کرو پھر اگر وہ پھر جائیں،یعنی پیغام سے مرتد ہو جائیں۔تو ایسے کافروں یعنی فرقہ پرستوں سے اللہ تعالیٰ محبت نہیں کرتا۔

سورہ روم آیات 44 تا 45 پارہ 21

جس نے کفر کیا۔تو اس کا کفر اسی پر ہے۔اور جس نے صالح عمل کیے تو وہ اپنے لیے ہی تیاری کر رہے ہیں۔تا کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے بدلہ دے۔جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے بے شک اللہ تعالیٰ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔جس نے کفر کیا۔ یعنی فرقہ بنایا۔تو اس کا کفر اسی پر ہے۔اور جس نے صالح عمل کیے تو وہ اپنے لیے ہی تیاری کر رہے ہیں۔تا کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے بدلہ دے۔جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے بے شک اللہ تعالیٰ کافروں کو یعنی فرقہ پرستوں کو پسند نہیں کرتا۔یاد رہے کہ صالح عمل قرآن پاک کی روشنی میں کرنے والے اعمال کا نام ہے۔

سورہ یونس۔آیات 35 تا 40۔پارہ نمبر 11

ترجمہ:۔آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ تمہارے بنائے ہوئے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو سچ کی طرف ہدایت کر سکے آپ ﷺ کہیئے اللہ تعالیٰ ہی سچ کی طرف ہدایت کرتا ہے بھلا وہ جو سچ کی طرف ہدایت کرتا ہے وہ اطاعت کا زیادہ حقدار ہے یا وہ جو خود بھی راستہ نہیں پاتا یہاں تک کہ اسے راستہ بتایا جائے پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔ان میں اکثر لوگ گمان کی اطاعت کرتے ہیں۔بیشک گمان سچ کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آ سکتا بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں جو کچھ یہ کر رہے ہیں قرآن پاک کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بنا سکے بلکہ یہ تو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اس میں پہلی کتابوں کی تفصیل ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ رب العالمین کی طرف سے ہے کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس نے خود ہی یہ قرآن بنا لیا ہے۔آپ ﷺ کہہ دو۔تو تم بھی ایسی کوئی سورت بنا لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس کو چاہتے ہو بلا لو۔اگر تم سچے ہو۔بلکہ انہوں نے اس کو جھٹلایا ہے۔جس کا احاطہ انہوں نے نہیں کیا۔جو ان کے علم کی گرفت میں نہیں آئیں اور ابھی ان کے سامنے حقیقت نہیں آئی۔اسی طرح جھٹلایا تھا ان لوگوں نے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں سو دیکھ لو کیا انجام ہوا ظلم کرنے والوں کا اور ان میں کچھ تو ایسے ہیں جو اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ اس قرآن پر ایمان نہیں لاتے۔ اور آپ کا رب ان فسادیوں کو خوب جانتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ قرآن پاک کو سچ کہہ رہے ہیں رسول ﷺ لوگوں سے کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا تم جن کی اطاعت کرتے ہو کیا وہ سچ کی طرف ہدایت کر سکتے ہیں کہ آخر سچ ہے کیا۔کیونکہ قرآن پاک کو چھوڑ کر ہم جب کسی دوسری چیز کی اطاعت کرتے ہیں تو اس میں گمان آ جاتا ہے شاید یہ ٹھیک نہ ہو مگر قرآن رب العالمین کی طرف سے ہے اس میں ایک ایک لفظ سچ ہے اور شاید وائد ا کا کوئی چکر نہیں ہے اور اللہ کو چھوڑ کر ہم جن کی اطاعت کرتے ہیں ان کو بھی صحیح راستہ بتانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہیں اگر اللہ تعالیٰ ان کو راستہ نہ بتائے تو یہ بھی بھٹکتے رہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس میں پہلی کتابوں کی تفصیل موجود ہے۔یہ ایسی کتاب نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور بنا سکے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اسے خود بنا لیا ہے اگر یہ لوگ نبی ﷺ پر الزام لگاتے ہیں تو ایسی ہی ایک سورت بنا لیں اور دنیا بھر سے مدد بھی لے لیں تو ایسی ایک سورت بھی نہیں بنا سکتے اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو سچ نا ماننے کی وجہ بتاتے ہیں کہ جب ان کا علم قرآن پاک کی باتوں کا احاطہ نہیں کر سکتا تو یہ قرآن کو جھٹلا دیتے ہیں۔پہلے بھی تو لوگوں نے اللہ کی کتابوں کے ساتھ یہی سلوک کیا تو دیکھ لو کہ ان کا کیا انجام ہوا

خواتین وحضرات!

ہم نے قرآن پاک کو کسی کی خواہش سے نہیں سمجھنا نہ ہی اپنی خواہش نفس کے مطابق سیکھنا ہے بلکہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی باتوں میں بار بار غور کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کیا بتانا چاہتے ہیں رسولوں کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں،کتابوں کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں قیامت کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں،فرشتوں کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں قسمت کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ان باتوں کے بارے میں ہدایت دیں گے وہی سچ ہو گا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب لوگوں نے قرآن پاک کی باتوں کو نہیں سمجھا بلکہ جھٹلا دیا حقیقت والے دن یہ سب سمجھ جائیں گے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہلے لوگوں کے انجام دکھائے ہیں۔جو رسول کے لائے ہوئے پیغام کو قبول نہیں کرتے تھے۔ان پہلے لوگوں کا انجام قرآن پاک میں دیکھ لیں کہ ان ظالموں کا انجام کیا ہوا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کچھ ایسے ہیں جو قرآن پاک پر ایمان لاتے ہیں۔اور کچھ ایسے ہیں جو نہیں لاتے جو قرآن کے مقابلے میں دوسروں کی اطاعت کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ایسے فساد کرنے والے لوگوں کو خوب جانتا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں قرآن پاک پر ایمان نہ لانے والے کو فسادی کہا گیا ہے کیونکہ یہ قرآن پاک کے سچ کے مقابلے میں دوسروں کی اطاعت کرتے ہیں اور معاشرے میں فساد پھیلاتے ہیں لوگوں کو سمیٹتے نہیں ہیں بلکہ انتشار پیدا کرتے ہیں۔ان آیات سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کو سمجھنے کے لیے اپنی مادری زبان اور تعلیم کی کتنی سخت ضرورت ہے اور ہمارے ملک میں تعلیم کی کیا شرح ہے اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ملک میں تعلیم سو فیصد ہونی چاہیئے تا کہ اس قرآن کے ذریعے انسان اللہ تعالیٰ سے رابطہ

میں رہے اور اللہ تعالیٰ کے قریب سے قریب تر ہو جائے اور ایمان والا بن جائے۔

رسولوں کو بھی اللہ تعالیٰ ہدایت دینے والے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سورہ وضحیٰ آیت نمبر 7 میں کہتے ہیں۔ کہ ہم نے تمھیں بے خبر پایا تو ہدایت دی۔

خواتین وحضرات

یہ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے کہہ رہے ہیں۔ رسول ﷺ سمیت تمام رسولوں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی۔ یعنی اپنی کتاب دی۔ یعنی اپنا راستہ دکھایا۔ رسولوں کو بھی راستہ دکھانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہوتا ہے۔ یہ راستہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کے زریعے دکھاتا ہے۔

ایمان کسے کہتے ہیں۔

سورہ محمد آیات 2 تا 3 پارہ 26

اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔

اور ایمان لائے اُس پر جو محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے اور وہی اُن کے رب کی طرف سے سچ ہے۔

اللہ تعالیٰ اِن کی برائیاں دور کردے گا اور ان کی حالت سنوار دے گا۔ یہ اس لیے ہوا کہ کافروں نے جھوٹ کی اطاعت کی۔ اور جو لوگ ایمان لائے۔ انہوں نے اپنے رب کی طرف سے آئے ہوئے سچ کی اطاعت کی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کیلئے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک سے اللہ تعالیٰ نے ایمان کی یہ مثال پیش کی۔ کہ جو محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے۔ یعنی قرآن پاک۔ اس کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا ایمان والا ہے۔ آپ ان آیات میں غور کریں۔ ترجمہ کو بار بار پڑھیں۔ ایمان کا مکمل جواب اور تفسیر موجود ہے۔ قیامت والے دن ایمان والوں کے گناہ اللہ تعالیٰ دور کرکے ان کی حالت درست کردے گا۔ یعنی گناہ معاف کردیگا۔ اس لیے کہ انہوں نے سچ کی اطاعت کی۔

خواتین وحضرات:

آئیں قرآن پاک سے چار ایک جیسی مثالوں سے ایمان کو سمجھتے ہیں۔

مثال نمبر 1:

سورہ انعام آیت نمبر 27 پارہ 7

کاش آپ انہیں دیکھیں۔ جب انہیں جہنم کے کنارے کھڑا کیا جائے گا۔ تو وہ کہیں گے۔ کیا ہی اچھا ہوتا۔ کہ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے۔ اور ہم اپنے رب کی آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں۔ اور ایمان لانے والوں میں سے ہو جائیں۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق قیامت والے دن جہنمی پچھتائیں گے۔ کہ کیا ہی اچھا ہو۔ کہ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے۔ اور ہم اپنے رب کی آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں۔ اور ایمان لانے والوں میں سے ہو جائیں۔ یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔

مثال نمبر 2:

سورہ قصص آیت نمبر 47 پارہ 20

اگر ایسا نہ ہوتا۔ کہ ان کے اعمال کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت نازل ہوتی۔ پھر وہ کہتے۔ اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول ﷺ کیوں نہ بھیجا۔ تاکہ ہم تیری آیات کی اطاعت کرتے۔ اور ایمان لانے والوں میں شامل ہو جاتے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق قرآن پاک کی اطاعت کرنا ایمان کہلاتا ہے۔ اور رسول کو بھیجنے کا مقصد لوگوں تک اللہ تعالیٰ کی آیات پہنچانا ہوتی ہیں۔ تاکہ وہ ایمان والے بن جائیں۔

مثال نمبر3:

سورہ طٰہٰ آیت134 پارہ16

اور اگر ہم انہیں اس سے پہلے عذاب سے ہلاک کر دیتے تو وہ یہ کہہ سکتے تھے۔اے ہمارے رب تو نے ہمارے پاس رسول کیوں نہ بھیجا۔کہ ہم ذلیل وخوار ہونے سے پہلے تیری آیات کی اطاعت کر لیتے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق قرآن پاک کی اطاعت کرنا ایمان کہلاتا ہے۔اور رسول کو بھیجنے کا مقصد لوگوں تک اللہ تعالیٰ کی آیات پہنچانا ہوتی ہیں۔تا کہ ان آیات پرعمل کر کے قیامت والے دن وہ ذلیل وخوار ہونے سے بچ سکیں۔

مثال نمبر4

سورہ ابراہیم۔آیت44۔پارہ13

اوران لوگوں کواس دن سے ڈراؤ جب ان پر عذاب آئے گا تو وہ جو ظالم ہیں کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں تھوڑی دیر کے لیے مہلت دے کہ ہم تیری دعوت قبول کرلیں اور رسولوں کی اطاعت کریں کیا تم اس سے پہلے قسمیں نہ کھاتے تھے کہ تمہارے لیے کوئی زوال نہیں ہے اور تم ان لوگوں کے گھروں میں رہ چکے ہو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا۔

خواتین وحضرات!

اس آیت میں ظالموں کا زکر ہے۔جو جو عذاب کے وقت کہیں گے۔کہ ہمارے رب ہمیں تھوڑی دیر کے لیے مہلت دے کہ ہم تیری دعوت قبول کرلیں اور رسولوں کی اطاعت کریں۔اس آیت میں اُن تمام لوگوں کے اجتماعی مسئلہ کو بیان کیا گیا۔جو تما م لوگ اپنے رسول کی نافرمانی کرتے ہیں۔اور جو پیغام دے کر اللہ تعالیٰ نے انہیں بھیجا ہوتا ہے ۔اسے قبول نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

اس آیت سے ہمیں پتہ چلا کہ رسول یعنی پیغام پہنچانے والے کی اطاعت کا مطلب ہے۔اللہ تعالیٰ کے پیغام کی دعوت قبول کرنا۔تمام فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے پیغام کو قبول نہیں کرتے۔اورانہوں نے اللہ تعالیٰ کے پیغام یعنی قرآن پاک کے بجائے فرقے بنالیے ہیں۔اسے وہ رسول ﷺ کی اطاعت کہتے ہیں۔حالانکہ رسول کی اطاعت کا مطلب اللہ تعالیٰ کے پیغام کو قبول کرنا ہوتا ہے۔ہم لوگوں نے رسول ﷺ کی دعوت کو قبول نہیں کیا۔جس طرح پہلے لوگ قبول نہیں کرتے تھے۔اس لیے جب ان فرقہ پرستوں پر عذاب آئے گا۔ توان کے ساتھ ساتھ ہم پر بھی آئے گا۔کیونکہ ہم نے قرآن پاک کو سمجھنے کے بجائے فرقے بنالیے۔اور رسول ﷺ کی اطاعت کے بجائے فرقوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔اسی لیے تو کہیں گے۔کہ ہمارے رب ہمیں تھوڑی دیر کے لیے مہلت دے کہ ہم تیری دعوت قبول کرلیں اور رسولوں کی اطاعت کریں۔رسول کی اطاعت کا مطلب یعنی پیغام پہچانے والے کی اطاعت کا مطلب اللہ تعالیٰ کے پیغام یعنی قرآن پاک کی دعوت قبول کرنا ہے۔

خواتین وحضرات:

ہم نے قرآن پاک سے جانا۔کہ قرآن پاک کی آیات کو سچ سمجھنا اوراس کی اطاعت ایمان والا بناتی ہے۔یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے۔

ہم نے قرآن پاک سے جانا۔تو ہمیں پتہ چلا کہ صرف منہ سے کہہ دینا۔کہ میں قرآن پاک کو مانتا ہوں یا مانتی ہوں۔یہ کہہ دینا کافی نہیں ہے۔جب تک کہ اس سچ کو سمجھا نہ جائے ۔اوراس کی اطاعت نہ کی جائے۔ورنہ ہم بھی ذلیل وخوار ہونے والے لوگوں میں شامل ہو جائیں گے۔جہنم میں جا کر پچھتانے والے بن جائیں گے۔

سورہ نورآیت 52پارہ 18

جوکوئی اللہ تعالیٰ اوراُس کے رسول کی اطاعت کرے گا۔اور اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا۔اور پرہیز گاری اختیار کرے گا۔تو ایسے لوگ ہی کامیاب ہیں۔

خواتین وحضرات!

رسول کا مطلب ہے۔اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا۔جوکوئی اللہ تعالیٰ اوراُس کے پیغام لانے والے کی اطاعت کرے گا۔اور اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا۔اور پرہیز گاری اختیار کرے گا۔تو ایسے لوگ ہی کامیاب ہیں۔

ہم پرہیز گاری کیسے اختیار کر سکتے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ اور اوراُس کے پیغام لانے والے کی اطاعت ہوگی۔جو کامیابی ہوگی۔اس کا جواب اور تفصیل کے لیے یہ آیات دیکھتے ہیں۔

سورہ زمر آیات 32 تا 36 پارہ 24

پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔ اور جب سچ اس کے سامنے آئے۔ تو اسے جھٹلا دے۔ تو کیا ایسے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہے۔ اور جو سچ لے کر آیا۔ اور جنہوں نے اس کو سچ مانا۔ وہی لوگ پرہیز گار ہیں۔ ان کے لئے ان پروردگار کے پاس وہ سب کچھ ہے جو وہ چاہیں گے۔ احسان کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے برے کام جو انہوں نے کیے۔ ان سے دور کر دے۔ اور ان کے بہترین اعمال کا ان کو بہتر بدلہ دے۔ کیا اللہ تعالیٰ اپنے غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور یہ آپ کو اوروں سے ڈراتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو گمراہ کر دے۔ اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔ اور جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ ذبردست انتقام لینے والا نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو قرآن پاک کا سچ لایا۔ وہ پرہیز گار ہے۔ یعنی رسول ﷺ پرہیز گار ہیں۔ اور جو انسان اس کو سچ سمجھے گا یعنی اس کی تصدیق کریگا۔ وہ پرہیز گار ہے۔

آپ نے دیکھا۔

کہ جو قرآن پاک کو سچ سمجھتا ہے وہی پرہیز گار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے اعمال کو نیک اعمال کہہ رہے ہیں۔ اُسے احسان والا کہہ رہے ہیں۔ اور جو برے کام انہوں نے کیئے۔ اللہ تعالیٰ معاف کر کے اسے جنت کا مہمان بنائے گا۔ کیا اللہ تعالیٰ اپنے غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔ جو لوگ قرآن پاک کو سچ سمجھنے والے ہیں اور اس کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کر دے گا اور وہ جو چاہیں گے ان کو ملے گا۔ یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔ یہی لوگ پرہیز گار ہیں۔

۔سورہ نساء۔ آیت 13،14۔ پارہ نمبر 4

یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اسے اللہ تعالیٰ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی اور یہی بڑی کامیابی ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کریں گے اور اُس کی مقرر کی ہوئی حدوں سے نکلیں گے اللہ تعالیٰ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے رسوا کن عذاب ہوگا۔ سورہ

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی حدوں میں رہنے والے کو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والا کہہ رہے ہیں اور جو قرآن پاک کی حدوں سے نکلتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے نکل جاتا ہے کیونکہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا پیغام تھا اس پیغام پر آپ ﷺ نے بھی عمل کیا اور ہم تک پہنچایا آپ ﷺ کی زبان سے ادا ہوا۔ مثلاً اگر اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ قسم ہے قرآن کی جو حکمت سے بھرا ہوا ہے تو یہ پیغام اسی طرح ہمیں آپ ﷺ نے سنایا انہوں نے بھی فرمایا قسم ہے قرآن کی جو حکمت سے بھرا ہوا ہے دونوں کے الفاظ ایک ہیں پورا قرآن وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کے ذریعے ہم تک پہنچایا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ سورہ الحاقہ کی آیت نمبر 40 میں فرماتے ہیں۔ کہ یہ قرآن پاک معزز رسول ﷺ کا کلام ہے۔

خواتین وحضرات!

اب اگر ہم قرآن پاک کی اطاعت کرتے ہیں تو اسے کہتے ہیں اطیعو اللہ واطیعو الرسول

سورہ جن آیات 21 تا 23 پارہ 29

آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ میرے اختیار میں نہ تم کو نقصان پہنچانا ہے۔ اور نہ بھلائی دینا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ مجھے کوئی اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتا۔ اور نہ میں اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ پا سکتا ہوں۔ صرف میرا کام اللہ تعالیٰ کے حکم اور پیغام پہنچا دینا ہے۔ اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔ تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی دراصل قرآن پاک کی نافرمانی کو کہتے ہیں۔ یعنی اطیع اللہ اور اطیع الرسول کا مطلب قرآن پاک کی فرمابرداری ہے۔

سورہ النحل آیات 38 تا39 پارہ14

اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی سخت قسمیں کھاتے ہیں ۔کہ اللہ تعالیٰ ان کو دوبارہ نہیں اُٹھائے گا۔جو مر جائے ۔کیوں نہیں اُٹھائے گا۔جو مر جائے ۔یہ وعدہ تو اللہ تعالیٰ کے زمہ سچا ہے۔لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔تا کہ اِن پر اُس بات کو واضح کر دے۔جس میں وہ اختلاف کرتے تھے۔تا کہ کافر جان لیں۔کہ وہی جھوٹے ہیں

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو قیامت والے دن اس لیے اُٹھائے گا۔تا کہ کافر دیکھ لیں یعنی فرقہ پرست دیکھ لیں۔کہ جن باتوں میں اختلاف کرتے تھے۔اُن کا فیصلہ کر دے۔اور کافر جان لیں یعنی فرقہ پرست جان لیں۔کہ وہی جھوٹے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ان آیات میں اُن لوگوں کا زکر ہے۔جو کافر تھے۔یعنی فرقہ پرست تھے۔قیامت والے دن ان کے منہ کالے ہوں گے۔

سورہ زمر۔آیات53 تا62۔پارہ24

آپ ﷺ کہہ دو!اے میرے بندوں یعنی غلاموں جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس مت ہوں۔بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے بے شک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آ جائے اور تمہیں کہیں سے مدد نہ مل سکے اور اطاعت اختیار کرلو اپنے رب کی نازل کی ہوئی بہترین باتوں کی۔اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آ جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی انسان کہے کہ ہائے افسوس میری کوتاہی پر جو میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کی۔اور میں تو الٹا مذاق اڑانے والوں میں شامل تھا۔یا یہ کہے کہ کاش اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں سے ہوتا یا عذاب دیکھ کر کہے کاش مجھے ایک اور موقع مل جائے اور میں احسان کرنے والوں میں سے ہو جاتا۔کیوں نہیں میری آیات تمہارے پاس آ چکی تھیں پھر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا۔جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کیلئے جگہ کافی نہیں ہے اور جن لوگوں نے پرہیزگاری کی اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی سے نجات دے گا نہ ان لوگوں کو کوئی تکلیف ہوگی اور نہ وہ غمگین ہوں گے اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا وکیل ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں پہلے رسول ﷺ کا خطاب ہے پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کا پیغام ہم کو ان ڈائرکٹ سناتے ہیں۔فرماتے ہیں۔اے میرے بندو یعنی غلاموں جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس مت ہونا۔بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے بے شک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آ جائے اور تمہیں کہیں سے مدد نہ مل سکے اور اطاعت اختیار کرلو اپنے رب کی نازل کی ہوئی بہترین باتوں کی۔اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آ جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی انسان کہے کہ ہائے افسوس میری کوتاہی پر جو میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کی۔اور میں تو الٹا مذاق اڑانے والوں میں شامل تھا۔یا یہ کہے کہ کاش اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں سے ہوتا یا عذاب دیکھ کر کہے کاش مجھے ایک اور موقع مل جائے اور میں احسان کرنے والوں میں سے ہو جاتا۔

ان کے جواب میں پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔کیوں نہیں میری آیات تمہارے پاس آ چکی تھیں پھر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا یعنی فرقہ پرستوں میں سے تھا۔جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کیلئے جگہ کافی نہیں ہے اور جن لوگوں نے پرہیزگاری کی اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی سے نجات دے گا نہ ان لوگوں کو کوئی تکلیف ہوگی اور نہ وہ غمگین ہوں گے اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا وکیل ہے۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنے کا مطلب ہے قرآن پاک سے رجوع کرنا۔اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا مطلب ہے قرآن پاک کی فرمانبرداری کرنا۔قیامت والے دن فرقہ پرستوں کے منہ کالے ہوں گے۔

آئیں قرآن پاک سے دوبارہ دیکھتے ہیں۔کہ فرقہ پرستوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہوں گے۔

واضح دلائل قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔

سورہ آل عمران۔ آیات 105 تا 108۔ پارہ 4

اورتم ان لوگوں کی طرح نہ ہوجانا جوفرقوں میں بٹ گئے اور واضح دلائل یعنی قرآن آجانے کے بعد بھی اختلاف کرنے لگے اور ایسے ہی لوگوں کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔

جس دن بعض چہرے سفید ہونگے اور بعض چہرے سیاہ ہونگے تو وہ لوگ جن کے چہرے سیاہ ہوں گے۔کیاتم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا تھا۔

بس اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو اور وہ لوگ جن کے چہرے سفید ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم نہیں چاہتا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہوجانا جنہوں نے قرآن پاک کو پانے کے باوجود آپس میں اختلاف کر کے فرقے بنائے۔فرقے بنانے والوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہونگے کیونکہ انہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ایمان یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کا دعویٰ کرنے کے بعد فرقوں کی اطاعت اختیار کر لی اور اللہ تعالیٰ کی بات نامان کر کفر کیا فرقہ بنانے والے لوگوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہونگے اور یہ اپنے کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا عذاب چکھیں گے اور جن لوگوں کے منہ سفید ہونگے وہ ایمان والے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والے لوگ ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہونگے اور ہمیشہ اس رحمت میں رہیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے فرقے نہیں بنائے ہوں گے۔اور ایمان والی زندگی بسر کی ہوگی۔یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سنائیں جاتیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا اس لئے ہر بات ٹھیک ٹھیک بتاتا ہے۔

خواتین وحضرات

الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔بس اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا مز چکھو۔ یعنی فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کفر کر لیتا ہے۔یعنی دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔

سورہ انعام آیات 65 تا 67 پارہ نمبر 7

آپ ﷺ کہہ دو۔کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے۔یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے۔یا تمہیں مختلف فرقے بنا کر ایک فرقے کو دوسرے سے لڑائی کا مزا چکھادے۔دیکھئے ہم کس طرح مختلف طریقوں سے آیات بیان کرتے ہیں، تاکہ وہ سمجھ جائیں۔اور آپ کی قوم نے اس قرآن کو جھٹلادیا۔ حالانکہ وہ سچ ہے۔آپ ﷺ کہیے میں تم پر وکیل نہیں۔ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اورعن قریب آپ کو معلوم ہوجائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرمارہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے۔یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے۔یا تمہیں مختلف فرقے بنا کر ایک فرقے کو دوسرے سے لڑائی کا مزا چکھادے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم کس طرح مختلف طریقوں سے آیات بیان کرتے ہیں، تاکہ وہ سمجھ جائیں۔اور آپ کی قوم نے اسے قرآن کو جھٹلادیا۔حالانکہ وہ سچ ہے۔آپ ﷺ کہیے میں تم پر وکیل نہیں۔ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اورعن قریب آپ کو معلوم ہوجائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ فرقہ پرستی اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔جو قرآن پاک کو جھٹلانے کی وجہ سے ہم پر آیا ہے۔کیونکہ قرآن پاک نے فرقے بنانے سے منع کیا تھا۔جبکہ فرقہ پرست قرآن پاک کی سچائی کو جھٹلا کر فرقوں پر قائم ہیں۔رسول ﷺ فرمارہے ہیں۔میں تم پر وکیل نہیں۔ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اورعن قریب آپ کو معلوم ہوجائے گا۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرستوں نے قرآن پاک کی سچائی کو جھٹلا کر امیدیں لگا رکھی ہیں۔کہ رسول ﷺ ہمیں بخشوائیں گے۔رسول ﷺ فرمارہیں ہیں کہ میں تم پر وکیل نہیں۔کیونکہ رسول ﷺ تو قرآن پاک لے کر آئے ہیں۔جسے فرقہ پرستوں نے جھٹلادیا ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اورعن قریب آپ کو معلوم ہوجائے گا۔یعنی قیامت والے دن سب جان لوگے۔

حصہ سوم

نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست شیطان کے قدموں کی اطاعت کرنے والے ہیں۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

❁ سورہ البقرہ ۔آیت 34۔پارہ 1

اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے حکم نہ مانا اور کافروں میں سے ہو گیا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو نا ماننا کفر ہے جب شیطان نے اللہ تعالیٰ کی بات نہیں مانی تو کافروں یعنی نافرمانوں میں سے ہو گیا۔مسلم کا مطلب فرمابردار اور فرمابردار کا الٹ یعنی متفاد ہے کافر یعنی نافرمان۔اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو کفر کہتے ہیں۔

مسلم بننے کا کیا طریقہ ہے۔ایمان لانے کے بعد کافر بننے کا کیا طریقہ ہے۔

❁ سورہ آل عمران آیات 100 تا 103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! جنھیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے اگر تم کسی ایک گروہ کی اطاعت کرو گے۔تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوبارہ کافر بنادیں گے ۔اور تم کفر کر بھی کیسے سکتے ہو۔جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔اور اللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا ۔اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور تمہیں مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے ۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔جنھیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔یعنی ہم سے خطاب کر رہے ہیں۔یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔اگر تم کسی گروہ کی اطاعت کرو گے ۔تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنادیں گے۔اور تم کسطرح کفر کر سکتے ہو۔جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑے گا۔وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔اور فرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو مسلم کی حالت میں موت نہیں آئے گی۔بلکہ کفر کی حالت میں موت آئے گی۔

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنادیگی۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی کفر کر لیتا ہے

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا

آیات کے الفاظ نوٹ کریں ۔ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنا دیگی ۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی کفر کر لیتا ہے

خواتین وحضرات

شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔کیونکہ آدمؑ کو سجدہ نہیں کیا تھا۔تو وہ کافروں میں سے ہو گیا۔تو نام نہاد مفسروں نے کونسی فرمابرداری کی ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمرآن کی آیات 102 تا 103 کے پہلے حصے میں حکم دیا ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو ۔جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ مرتے دم تک مسلم رہنا۔یعنی میرا فرمابردار رہنا۔ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قران پاک کو مظبوطی سے پکڑنا۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

نام نہاد مفسروں نے جب فرقے بنا لیے تو مسلم نہ رہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے۔اسلام سے نکل گئے۔یعنی کافر بن گئے۔یعنی نافرمان بن گئے۔جس طرح شیطان نافرمان بنا تھا۔دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے۔فرمابردار یعنی مسلم تو تب تھے۔کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر لیتا۔قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیتے۔نام نہاد مفسروں نے شیطان کی فرمابرداری کی ہے۔شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔اور فرقہ پرستوں نے اسی کو اپنا ولی یعنی مددگار بنا لیا۔ایسے ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔انہوں نے قرآن پاک کے متضاد کام کر کے شیطان کو خوش کیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا تو انہوں نے غضب ہی سمیٹا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا ۔کہ مجھ سے ڈرنا ۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا۔نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے ۔نہ صرف یہ کام خود کیا بلکہ اس کام کے لیے فرقے بنا لیے اور نافرمان بن گئے ۔نہ صرف خود یہ کام کیا بلکہ اس کو مشن بنا لیا۔ تا کہ مرنے کے بعد بھی شیطان کا مشن جاری رہے۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت ہوتی رہے۔تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔

خواتین وحضرات

جب آپ جان چکے ہیں کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔تو ایسے لوگوں کو دیکھتے ہیں۔کہ وہ قرآن پاک کی اطاعت کیوں نہیں کرتے ۔اس لیے کہ وہ اپنے باپ دادا کے راستے پر چلنے والے ہوتے ہیں۔یعنی کافر ہوتے ہیں۔یعنی فرقہ پرست ہوتے ہیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اسلام لانے کا کیا طریقہ تھا۔جسے نام نہاد مفسروں نے قبول نہیں کیا۔اور فرقے بنا لیے۔اور کافر بن گئے ۔اب جو مسلم ہو گا وہ فرقہ نہیں بنائیگا۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے تھام لے گا۔

سورہ کہف آیت 50 پارہ 15

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا۔کہ تم آدم کو سجدہ کرو۔تو سب نے سجدہ کیا۔مگر ابلیس نے نہ کیا۔وہ جنات میں سے تھا۔اُس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی ۔تو کیا تم اس کو اور اسکی اولاد کو میرے سوا ولی بناتے ہو۔حالانکہ وہ تمھارا دشمن ہے۔ظالموں کے لیے بہت بُرا بدلہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ شیطان نے میری بات نہ مان کر نافرمانی کی ۔تم ایسے نافرمانوں کو میرے علاوہ ولی نہ بنانا۔اللہ تعالیٰ کے تمام نافرمان جو قرآن پاک کی باتوں کا مطلب اُلٹ بتاتے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ایسے لوگ شیطان ہیں اور شیطان کی اولاد ہیں۔یہ لوگ ظالم ہیں۔اور ہمارے دشمن ہیں۔

خواتین وحضرات

شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔تو نام نہاد مفسروں نے کونسی فرمابرداری کی ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورہ ال عمرآن کی آیات 102 تا 103 کے پہلے حصے میں حکم دیا ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو ۔جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ مرتے دم تک مسلم رہنا۔یعنی میرا فرمابردار رہنا۔ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قران پاک کو مظبوطی سے پکڑنا ۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

نام نہاد مفسروں نے جب فرقے بنالیے تو مسلم نہ رہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے۔اسلام سے نکل گئے۔یعنی کافر بن گئے۔یعنی نافرمان بن گئے۔جس طرح شیطان نافرمان بنا تھا۔دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے۔فرمابرداریعنی مسلم تو تب تھا۔کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرلیتا۔قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیتا۔نام نہاد مفسروں نے شیطان کی فرمابرداری کی ہے۔شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔اور فرقہ پرستوں نے اسی کو اپنا ولی یعنی مددگار بنالیا۔ایسے ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔انہوں نے قرآن پاک کے متضاد سارے کام کرکے شیطان کو خوش کیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا تو انہوں نے غضب ہی سمیٹا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا۔کہ مجھ سے ڈرنا۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا۔نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے۔نہ صرف یہ کام خود کیا بلکہ اس کام کے لیے فرقے بنالیے اور نافرمان بن گئے۔نہ صرف خود یہ کام کیا بلکہ اس کو مشن بنالیا۔ تاکہ مرنے کے بعد بھی شیطان کا مشن جاری رہے۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت ہوتی رہے۔

تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔

سورہ البقرہ آیات 168 تا 171 پارہ 2

اے لوگو زمین میں جتنی حلال پاک چیزیں ہیں۔ان میں سے کھاؤ۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو۔بے شک وہ تمھارا واضح دشمن ہے۔وہ تمھیں برائی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔اور یہ کہ تم اللہ تعالیٰ پر وہ باتیں کہو۔جس کا تمھیں علم نہیں۔اور جب انہیں کہا جاتا ہے۔کہ جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے اس کی اطاعت کرو۔تو انہوں نے کہا کہ وہ اس کی اطاعت کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔اگر چہ ان کے باپ دادا کچھ عقل نہ رکھتے ہوں۔اور نہ ہدایت پر ہوں۔اور ان کی مثال جو کافر ہیں۔اس انسان کی طرح ہے۔جو اس چیز کو پکارتا ہے جو سوائے پکار کے کچھ نہیں سنتی وہ بہرے گونگے اور اندھے ہیں۔پس وہ عقل نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں کافر یعنی فرقہ پرستوں کو دکھایا ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں۔جو شیطان کے قدموں کی اطاعت کرنے والے ہیں۔انہوں نے اللہ پر وہ باتیں کہیں ہیں۔جن کا انہیں علم نہیں ہے۔یہ باپ دادا کے راستے کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ایسے لوگوں کو جب قرآن پاک کی اطاعت کی طرف بلایا جاتا ہے۔تو قرآن پاک کے بجائے اپنے باپ دادا کے راستے کو ترجیح دیتے ہیں۔چاہے ان کے باپ دادا نہ عقل رکھتے ہوں اور نہ ہدایت پر ہوں۔ایسے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی مثال ایسے جانوروں کی طرح ہے۔جو پکار کے سوا کچھ نہیں سنتے۔ایسے ہی باپ دادا کے راستے پر چلنے والے اندھے ہیں۔بہرے ہیں اور گونگے ہیں۔اور کوئی عقل نہیں رکھتے۔

آپ نے دیکھا۔کہ قرآن پاک کی اطاعت چھوڑ کر باپ دادا کے راستے پر چلنے والوں یعنی فرقہ پرستی کرنے والوں کو کافر کہا گیا ہے۔فرقہ پرستوں کی مثال ایسے جانوروں کی طرح ہے۔جو پکار کے سوا کچھ نہیں سنتے۔ایسے ہی باپ دادا کے راستے پر چلنے والے اندھے ہیں۔بہرے ہیں اور گونگے ہیں۔اور کوئی عقل نہیں رکھتے۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں بہرے، گونگے اور اندھے وہ لوگ ہیں جو اپنے باپ دادا کے راستے پر چل رہے ہیں اور قرآن کو کچھ نہیں سمجھتے اور باپ دادا کے راستے کی اطاعت کررہے ہیں۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ قرآن پاک کی اطاعت کرو تو ان لوگوں کا جواب ہوتا ہے کہ ہم تو اپنے باپ دادا کی اطاعت کریں گے اگر چہ ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ سمجھتے ہوں اور نہ ہی ہدایت پر ہوں یعنی وہ بھی گونگے، بہرے اور اندھے ہوں تو کیا یہ ان کے نقش قدم پر چلیں گے اگر انہوں نے ہدایت یعنی قرآن کو چھوڑا ہوا تھا تو کیا یہ بھی چھوڑیں گے اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی مثال ایسی ہے جو کسی ایسی چیز کے پیچھے چلاّئے یا پکارے جو ان کی پکار سننے کی سوا کچھ بھی نہیں کرسکتے یعنی ان کے پاس زمین اور آسمانوں کی کی کوئی قدرت نہیں ہے قدرت تو ساری اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ فرقہ پرست مرتد ہیں۔اور یہ ان کی ساری خوبیاں ہیں۔اندھا بہرا اور مردہ۔اب جب ہم اندھے بہرے اور مردہ والی آیات دیکھیں گے تو فوراً پہچان لیں گے۔کہ یہ مرتد لوگ فرقہ پرست ہیں۔جو قرآن پاک میں غور نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

زرا اپنے آس پاس نظر دوڑائیں۔زرا لوگوں کا قرآن پاک پڑھنے کا طریقہ چیک کریں۔یا تو صرف عربی میں پڑھیں گے۔جن کی ان کو بلکل سمجھ نہیں آتی۔یا اگر کبھی قرآن پاک کو سمجھنے کا احسان بھی کرنا چاہیں گے۔تو اندھوں کی طرح نام نہاد مفسر کی بتائی ہوئی تفسیر پڑھ کر فارغ ہوجائیں گے۔یہ آپ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا معلوم کی یا نام نہاد مفسر کی رضا معلوم کی۔یہ رسول ﷺ کے نعرے لگانے والے انکے لائے ہوئے کلام کے ساتھ کیا کررہے ہیں۔کاش یہ نام نہاد مفسروں کے بجائے رسول ﷺ پر اعتماد کرتے۔تو مرتد نہ ہوتے۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ فرقہ پرست کافر ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دیا اورانہوں نے شیطان کی طرح تکبر کر کے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کی ۔اس طرح شیطان کے قدموں کی اطاعت کی۔ کیونکہ وہ اپنے فرقوں یعنی نام نہاد مفسروں کے لیے چلا رہے ہیں۔

سورہ البقرہ۔ آیات 208 تا 209۔ پارہ 2

اے ایمان والو تم پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں پورے آ جاؤ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو بے شک وہ تمہارا واضح دشمن ہے اگر اس کے بعد بھی تم ڈگمگا گئے جب کہ تمہارے پاس واضح دلائل آ چکے ہیں تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ تم پورے اسلام میں داخل جاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں آ جاؤ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے جب تمہارے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک آ گیا ہے اس کے بعد بھی تم ڈگمگا ئے تو اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔

سورہ المائدہ آیت 3 کا دوسرا حصہ پارہ 6

آج کے دن ہم نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا ہے۔ اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے اور تمھارے لیے دین اسلام یعنی فرمابرداری کے دین کو پسند کر لیا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ہمارا دین کیا ہے ہمارا دین اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ صرف اپنی فرمابرداری کے دین کو ہی پسند کرتے ہیں۔ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین اختیار کیے ہوئے ہیں۔ یا فرقوں کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام پسند کیا ہے۔ نہ کہ فرقے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں نعمت یعنی قرآن پاک کی بات ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ آج قرآن پاک مکمل ہو گیا ہے۔ قرآن پاک ہمارا دین ہے۔ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ نعمت کہہ رہے ہیں۔ قرآن پاک ہمارے لیے اس طرح نعمت ہے۔ کہ اس میں موجود دین کو اللہ تعالیٰ نے پسند کر لیا ہے۔ قرآن پاک میں موجود دین کو اسلام کہا جاتا ہے جس کا مطلب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنا۔ ہمارا دین کیا ہے ہمارا دین اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔۔ اور اللہ تعالیٰ صرف اپنی فرمابرداری کے دین کو ہی قبول کرتے ہیں۔ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین اختیار کیے ہوئے ہیں۔ یا فرقوں کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں۔ قرآن پاک ہمارا دین ہے اور یہ مکمل ہے۔ اس کے ساتھ کسی بھی فرقے کی اطاعت ہمیں مشرک بنا دے گی۔۔ کیونکہ قرآن پاک میں مکمل دین موجود ہے۔۔ جس کا اعلان اللہ تعالیٰ کر رہے ہیں۔ لوگو اللہ تعالیٰ کے اعلان کو سن لو ۔ ہمارا دین مکمل ہے۔ اور جو کہتا ہے کہ قرآن پاک میں ہمارا دین مکمل نہیں ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتا ہے۔ جو بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے گا۔ وہی کافر ہے۔ وہی مرتد ہے۔ چاہے وہ ہم ہوں یا ہمارے باپ دادا ہوں۔

سورہ نور آیت 21 پارہ 18

اے ایمان والو۔ شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرنا۔ اور جو کوئی شیطان کے قدموں کی اطاعت کریگا۔ تو بیشک وہ بے حیائی اور برے کام کا حکم دیگا۔ اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی۔ تو تم میں سے کوئی بھی پاک نہ ہو سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اے ایمان والو۔ یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اسکی اطاعت کرنے والو۔ شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرنا۔ اور جو کوئی شیطان کے قدموں کی اطاعت کریگا۔ تو بیشک وہ بے حیائی اور برے کام کا حکم دیگا۔ اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی ۔تو تم میں سے کوئی بھی پاک نہ ہو سکتا۔ یعنی قرآن پاک سے اپنی اصلاح نہ کر سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔

سورہ زخرف آیات 22 تا 25 پارہ 25

بلکہ وہ کہتے ہیں۔ کہ بیشک ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک ہی طریقے پر پایا ہے۔ اور ہم انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ اور اس طرح ہم نے آپ سے پہلے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا بھیجا۔ تو وہاں کے لوگوں خوشحال لوگوں نے یہی کہا۔ کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقے پر پایا ہے۔ اور ہم اُن کے نقش قدم کی اطاعت کر رہے ہیں۔ ان کے رسول نے کہا۔ اگر چہ میں اس سے بہتر ہدایت لے آؤں۔ جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ وہ بولے جو پیغام تمھیں دے کر بھیجا گیا ہے۔ ہم اُس کے نافرمان ہی رہیں

گے۔پھر ہم نے اُن سے بدلا لے لیا۔پھر دیکھ لو جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔

خواتین وحضرات

یہ حال ہمارا بھی ہے۔کسی کو قرآن پاک سے کوئی آیت دکھائیں۔تو اسکے باوجود لوگ اپنے باپ دادا کا فرقہ چھوڑنے پر آمادہ نظر نہیں آتے۔یہ رسول ﷺ کے نافرمان ہیں اور

قرآن پاک کے نافرمان ہیں۔کیونکہ ہم نے رسول ﷺ کے پیغام کو قبول ہی نہیں کیا۔اور اپنے باپ دادا کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ہم بھی فرقوں کی صورت میں کئی اُمتوں میں بٹ چکے ہیں۔اور رسول کی ہدایت یعنی قرآن پاک کو اندھوں کی طرح پڑھ رہے ہیں۔ہم نے رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو جھٹلایا ہے۔اسلیے ہم پر بھی عذاب آرہے ہیں۔

سورہ النحل۔آیات 63 تا 64۔پارہ 14

اللہ کی قسم بیشک آپ ﷺ سے پہلے بھی بہت سی قوموں میں ہم رسول بھیج چکے ہیں۔پھر شیطان نے اُن کے اعمال انہیں خوبصورت بنا کر دکھائے۔پس وہی شیطان آج بھی لوگوں کا ولی بنا ہوا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔اور ہم نے آپ ﷺ پر یہ کتاب صرف اس لیے نازل کی ہے۔تا کہ آپ ان پر واضح کر دیں۔جس بات میں انہوں نے اختلاف کیا۔اور یہ کتاب ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ قرآن پاک کو اس لئے نازل کیا گیا ہے تا کہ آپ ﷺ ان لوگوں کے اختلافات قرآن پاک سے واضح کر دیں۔یعنی ان اختلافات کی حقیقت ان پر کھول دیں۔جس میں یہ پڑے ہوئے ہیں۔اور یہ کتاب ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

مگر لوگ اس کے سچ پر ایمان لانے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنا رکھا ہے۔مفسروں کو اپنا ولی بنا رکھا ہے۔

خواتین وحضرات!

کیا یہ انسان کی عادت ہے۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنا لیتا ہے۔حالانکہ یہ قرآن پاک لوگوں کے اختلافات دور کرنے کے لئے آیا ہے۔لوگوں کے اختلافات کی حقیقت کیا ہے ان پر کھولنے کے لیے آیا ہے۔مگر لوگوں نے ہمیشہ سے ہی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو ولی بنایا ہوا ہے اور اس طرح یہ لوگ دردناک عذاب کے مستحق بن چکے ہیں۔

سورہ عنکبوت آیت 18 پارہ 20

اگر تم جھٹلاتے ہو تو تم سے پہلے بہت سی قومیں جھٹلا چکی ہیں۔اور رسول کا کام تو واضح پیغام پہنچا دینا ہے۔

خواتین وحضرات

اگر ہم نے قرآن کو جھٹلا دیا تو گویا رسول کو جھٹلا دیا۔کیونکہ رسول ﷺ نے ہی تو قرآن کا پیغام ہم تک پہنچایا ہے۔پہلی اُمتیں رسول کا لایا ہوا پیغام بہانے بہانے سے جھٹلا دیتی تھیں۔ہم لوگوں نے بھی رسول کی اطاعت کی آڑ کے بہانے سے قرآن کو جھٹلا رکھا ہے۔اور فرقے بنا رکھے ہیں اور قرآن چھوڑ رکھا ہے یعنی رسول ﷺ کو جھٹلا رکھا ہے۔

سورہ انعام۔آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور فرقہ فرقہ ہو گئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بے شک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کی لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے رسولؐ کا ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔یاد رکھیں کہ فرقے بنانے والے لوگ رسولؐ کے کچھ نہیں لگتے یہ اعلان لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا تعلق رسول ﷺ سے قائم ہو تو آج ہی فرقہ چھوڑ کر توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رسی کو مظبوطی سے پکڑ لیں۔ہمیں کب سمجھ آئے گی کہ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کی کتاب لے کر آئے تھے

آپ نے فیصلہ کرنے والے قرآن کا پیغام سنا کہ رسول ﷺ کا فرقہ بنانے والوں سے کوئی تعلق نہیں۔تمام فرقہ والے قرآن پاک کا فیصلہ سن لیں۔یاد رکھیں کہ قیامت والے دن

فیصلے نام نہاد مفسر یا فرقہ پرست نہیں کریں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کرے گا۔ ان فرقہ پرستوں کے آپس کے تعلقات قیامت والے دن ٹوٹ جائیں گے۔اور قرآن پاک کا فیصلہ چلے گا۔

سورہ فرقان ۔آیت30 تا31 ۔ پارہ19

رسول ﷺ کہیں گے اے میرے رب بیشک میری قوم نے اس قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا اس طرح ہم نے ہر نبی کے لئے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں اور آپ کا رب رہنمائی اور مدد کرنے کو کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے رسول ﷺ کے مجرموں کے بارے میں دوٹوک جواب سنا۔ یہ گواہی رسول ﷺ نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں کے بارے میں دیں گے۔ جو مجرموں میں سے رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔

جنہوں نے خود قرآن چھوڑا ہوا ہے اور لوگوں سے بھی چھڑا رکھا ہے ہم نے کسی سے بھی نہیں ڈرنا ہمیں کسی کی مدد اور رہنمائی نہیں چاہیے ہماری مدد اور رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔ یہ گواہی رسول ﷺ مفسروں اور فرقہ پرستوں کے بارے میں دیں گے۔ جو مجرموں میں سے رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔

خواتین وحضرات!

مختلف قسم کے دشمن ہوتے ہیں۔اور جو رسول کے دشمن ہوتے ہیں۔ وہ مجرموں میں چنے ہوئے دشمن ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ زاتی دشمنی نہیں ہوتی۔ زاتی دشمنی تو معاشرے کا ایک حصہ ہے۔ بلکہ اس دشمنی کا سبب اللہ تعالیٰ کے پیغام سے دشمنی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو نیچا دکھانا ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ کو نیچا دکھانا ہوتا ہے

لوگوں کی گمراہی کا یہ حال ہے۔ کہ اب وہ سرعام کہنے لگے ہیں۔ کہ رسول ﷺ زمین اور آسمانوں کے مالک ہیں۔ ان کے کہنے سے ملکیت بدل تو نہیں جائے گی۔ صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغام سے دشمنی کر رہے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ پورے قرآن پاک میں کہتے ہیں۔ کہ زمین اور آسمانوں میں صرف اللہ تعالیٰ کی بادشاہی ہے۔ اور رسول ﷺ نے یہی پیغام سنایا۔ نام نہاد مفسر کا مقصد اس طرح کی باتوں سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے پیغام سے گمراہ کرنا ہوتا ہے۔اس طرح کا رویہ ہر دور میں ہر رسول کے ساتھ رہا۔ جیسے موسیٰ کے مقابلے پر فرعون تھا۔ اور اب رسول ﷺ کے مقابلے پر نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست کھڑے ہیں۔

اور اس طرح نام نہاد مفسر اور فرقہ پرستوں کا مقصد لوگوں کو اپنی خواہش کا تابعدار بنانا ہوتا ہے۔ حالانکہ ہمارے پاس قرآن موجود ہے۔جس کا ایک صفاتی نام فرقان ہے۔یعنی قرآن پاک سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب ہے۔

سورہ لقمان آیات 20 کا دوسرا حصہ تا 24 پارہ 21

اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ ان کے پاس نہ علم ہوتا ہے اور نہ ہدایت ہوتی ہے اور نہ روشن کتاب ہوتی ہے۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے۔ کہ اس کی اطاعت کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔ تو وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم تو اسی کی اطاعت کریں گے۔ جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ کیا اگر شیطان انہیں جہنم کی آگ کی طرف ہی کیوں نہ بلاتا ہو۔ اور جو کوئی اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکا دے۔ اور وہ احسان کرنے والا ہو۔ تو بیشک اس نے ایک مظبوط رسی تھام لی۔ اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔ اور جو کوئی کفر کرے۔ تو اس کا کفر آپ ﷺ کو غم زدہ نہ کرے۔ پھر ہم انہیں بتا دیں گے۔ جو وہ کرتے تھے۔ بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔ ہم انہیں تھوڑا فائدہ دیں گے۔ پھر ہم ان کو سخت عذاب میں دھکیل دیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ احسان کرنے والے کو دکھا رہے ہیں۔ یہ وہ انسان ہوگا۔ جو کوئی اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکا دے۔ یعنی مسلم بن جائے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بن جائے۔ اور وہ احسان کرنے والا ہو۔ یعنی قرآن پاک کی سچائی کی گواہی دینے والا ہو۔ تو بیشک اس نے ایک مظبوط رسی تھام لی۔ اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔ اور جو کوئی کفر کرے۔ یعنی فرقہ بنائے۔ تو اس کا کفر آپ ﷺ کو غم زدہ نہ کرے۔ پھر ہم انہیں بتا دیں گے۔ جو وہ کرتے تھے۔ بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔ ہم انہیں تھوڑا فائدہ دیں گے۔ پھر ہم ان کو سخت عذاب میں دھکیل دیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو جہالت کی وجہ سے آپ کے ساتھ جھگڑے۔تو اس کے لیے ایک ہی جواب ہے۔کہ اس کی اطاعت کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔تو وہ کہتے ہیں۔کہ ہم تو اسی کی اطاعت کریں گے۔جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ اگر چہ شیطان انہیں جہنم کی آگ کی طرف ہی کیوں نہ بلاتا ہو۔

اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ان کے پاس نہ علم ہوتا ہے اور نہ ہدایت ہوتی ہے اور نہ روشن کتاب ہوتی ہے۔یہ تینوں قرآن پاک کے صفاتی نام ہیں۔یعنی ان لوگوں کے پاس قرآن پاک کا علم تو ہوتا نہیں۔جبکہ صرف باپ دادا کے راستے کی خاطر اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے ایک احسان کرنے والے انسان کو دیکھا۔جو قرآن پاک کی اطاعت کرنے والا ہے۔جس نے اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکایا ہوا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار ہو۔تو اُس نے ایک مظبوط رسی تھام لی۔اور اس کے مقابلے میں ایک فرقہ پرست کو دیکھا۔جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتا ہے۔جو باپ دادا کے راستے کی اطاعت کرنے والا ہے۔اس کے لیے اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں۔اور جو کوئی کفر کرے۔یعنی فرقہ بنائے۔تو اس کا کفر آپ ﷺ کو غم زدہ نہ کرے۔پھر ہم انہیں بتادیں گے۔جو وہ کرتے تھے۔بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔ہم انہیں تھوڑا فائدہ دیں گے۔پھر ہم ان کو سخت عذاب میں دھکیل دیں گے۔

سورہ سبا آیات 20 تا 21 پارہ 22

اور بے شک شیطان نے ان کے بارے میں اپنے گمان کو سچا پایا۔پس انہوں نے اس کی اطاعت کی۔سوائے ایمان والوں کی ایک فرقے کے۔اور شیطان کا ان لوگوں پر اس اس سے زیادہ غلبہ نہیں تھا۔مگر ہم معلوم کرلیں۔اُن لوگوں کو جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ان لوگوں کی نسبت الگ کردیں۔جو اس میں شک کرتے ہیں۔اور تیرا رب ہر چیز پر نگران ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایک فرقہ شیطان سے بچ پائے گا۔یہ ایمان والوں کا فرقہ ہوگا۔ایمان والے یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے فرقے کے علاوہ باقی تمام فرقے شیطان کی اطاعت کرنے والے ہیں۔

سورہ حج آیات 3 تا 4 پارہ 17

اور بعض لوگ وہ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں بغیر علم کے جھگڑتے ہیں۔اور ہر شیطان سرکش کی اطاعت کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے۔کہ بیشک جو اسے دوست رکھے گا۔تو بیشک وہ ضرور اسے گمراہ کردے گا۔جہنم کے عذاب کی طرف اس کی ہدایت کرے گا۔

خواتین وحضرات!

علم قرآن پاک کو کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ لوگوں میں بعض وہ ہیں۔جن کے پاس قرآن پاک کا علم نہیں ہوتا۔ایسے لوگ جب اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔وہ سرکش شیطان کی اطاعت کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے۔کہ جو شیطان سرکش کو دوست رکھے گا۔تو وہ شیطان اسے ضرور گمراہ کردے گا۔اور جہنم کی طرف اس کی رہنمائی کرتا رہے گا۔

خواتین وحضرات

کیا ہمارے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔اگر ہم نے قرآن پاک کا علم حاصل نہ کیا۔اور اللہ تعالیٰ کو اپنا دوست نہ بنایا۔ااور ہر شیطان سرکش کی اطاعت کرتے رہے۔تو گمراہ ہو جائیں گے اور جہنم میں جا پہنچیں گے۔

سورہ ذخرف آیات 59 تا 64 پارہ 25

وہ تو صرف ہمارا ایک بندہ یعنی غلام تھا۔جس پر ہم نے اپنا انعام کیا۔اور ہم نے اس کو بنی اسرائیل کے لیے مثال بنادیا۔اور اگر ہم چاہتے۔تو زمین میں فرشتے پیدا کردیتے۔وہ جانشین ہوتے۔اور بیشک وہ تو قیامت کی ایک نشانی ہے۔بس تم لوگ اس نشانی میں شک نہ کرنا۔اور میری اطاعت کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔اور شیطان تم کو روک نہ دے بیشک وہ تمھارا واضح دشمن ہے۔اور جب عیسیٰؑ واضح دلائل لے کر آئے۔تو اُس نے کہا۔کہ میں تمھارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں۔اور اسلیے بھی آیا ہوں۔کہ بعض اُن باتوں کی وضاحت کردوں جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور میری اطاعت کرو۔بیشک میرا اور تمھارا رب اللہ تعالیٰ ہے تم اس کی بندگی یعنی غلامی کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ میری اطاعت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔حضرت عیسیٰؑ جب حکمت یعنی انجیل لے کر اپنی قوم کے پاس آئے۔اور کہا۔کہ میں تمھارے پاس ان باتوں کی وضاحت کرنے آیا ہوں۔جن میں تمھیں اختلاف ہے۔میری اطاعت کرو۔اور ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔یعنی عیسیٰؑ کی اطاعت ایک اللہ تعالیٰ کی

بندگی یعنی غلامی تھا۔اور یہی سیدھا راستہ تھا۔
رسول ﷺ کی اطاعت ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی ہے۔اور یہ سیدھا راستہ ہے۔یہ لا الہ الا اللہ کا پیغام ہے۔

احاطہ کتاب

خواتین وحضرات

روشنی قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔اس پر میری پوری کتاب موجود ہیں۔آپ دیکھ سکتے ہیں۔
ان آیات میں اللہ تعالیٰ کافروں نافرمانوں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ فرقہ پرست اپنے منہ سے قرآن پاک کو بجھانا چاہتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی روشنی کو بجھانا چاہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو اس کے سوا منظور نہیں۔کہ وہ اپنی روشنی کو مکمل کر دے۔اگر چہ کافروں کو ناگوار ہو۔یعنی فرقہ پرستوں کو ناگوار ہو۔ہی کیوں نہ ہو۔

سورہ توبہ آیات 32 تا 33 پارہ 10

وہ چاہتے ہیں۔کہ اپنے منہ سے اللہ تعالیٰ کی روشنی کو بجھا دیں۔اور اللہ تعالیٰ کو اس کے سوا منظور نہیں۔کہ وہ اپنی روشنی کو مکمل کر دے۔اگر چہ کافروں کو ناگوار ہو۔یعنی فرقہ پرستوں کو ناگوار ہو۔

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔تا کہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے۔اگر چہ مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔یعنی فرقہ پرستوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

خواتین وحضرات

روشنی اور ہدایت اور سچا دین قرآن پاک کو کہتے ہیں۔اس پر میری پوری پوری کتابیں موجود ہیں۔آپ دیکھ سکتے ہیں۔
ان آیات میں اللہ تعالیٰ کافروں اور مشرکوں سے خطاب کر رہے ہیں۔یعنی فرقہ پرستوں سے خطاب کر رہے ہیں۔
روشنی قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے ان آیات میں اللہ تعالیٰ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ فرقہ پرست اپنے منہ سے قرآن پاک کو بجھانا چاہتے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کی روشنی کو بجھانا چاہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو اس کے سوا منظور نہیں۔کہ وہ اپنی روشنی کو مکمل کر دے۔اگر چہ کافروں کو ناگوار ہو۔یعنی فرقہ پرستوں کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ فرقہ پرست اپنے منہ سے قرآن پاک کو بجھانا چاہتے ہیں۔مگر اللہ تعالیٰ اس سچے دین کو دنیا کے تمام دینوں پر غالب کر کے رہے گا۔یہی وہ دین ہے جسے دے کر رسول ﷺ کو بھیجا گیا۔چاہے فرقہ پرستوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

سورہ نحل آیات 88 تا 89 پارہ 14

جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا۔انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔اس فساد کے بدلہ جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔اور جس دن ہم ہر امت میں سے گواہ کھڑا کریں گے اور ان پر آپ کو گواہ لائیں گے۔اور ہم نے آپ ﷺ پر ایسی کتاب نازل کی ہے۔جس میں ہر چیز کا بیان وضاحت سے موجود ہے۔اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔ان لوگوں کے لئے جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کر لی ہے۔یعنی مسلم بن گئے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا۔انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔اس فساد کے بدلے میں جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ قرآن پاک میں ہر چیز کا وضاحت سے بیان موجود ہے۔اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔ان لوگوں کے لئے جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کر لی۔یعنی جو مسلم بن گئے۔
جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا۔انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔اس فساد کے بدلے میں

جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔ جو مسلم نہیں ہیں۔

فرقہ پرست تو اس بات کو نہیں مانتے کہ قرآن پاک میں ہر چیز کا وضاحت سے بیان موجود ہے۔ اس طرح یہ لوگ فساد کرتے ہیں۔ فرقہ پرستوں نے قرآن پاک کو جھٹلانے کے لیے اپنے نام نہاد مفسر جو قرآن پاک کے مطابق مسلم بھی نہیں ہیں۔ ان کی دی ہوئی باتوں سے قرآن پاک کو جھٹلاتے ہیں۔ یہ نام نہاد مفسروں کی قرآن پاک کے خلاف سازش ہے۔ جس سے یہ قرآن پاک کو جھٹلاتے ہیں۔ حالانکہ رسول ﷺ قیامت والے دن ان فرقہ پرستوں پر گواہی دیں گے۔ کہ کہ قرآن پاک میں ہر چیز کا وضاحت سے بیان موجود تھا۔ اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔ ان لوگوں کے لئے جنہوں نے فرمانبرداری ی اختیار کر لی۔ یعنی جو مسلم بن گئے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ فرقہ پرست مسلم نہیں ہیں۔ یہ فرقہ پرست اُن نام نہاد مفسروں کی ایک فوج ہے۔ جو قرآن پاک سے روکنے کا کام کرتے ہیں۔ اس کا ذریعہ انہوں نے نام نہاد مفسروں کی کتابوں کو بنا رکھا ہے۔ اس طرح یہ فوجیں قرآن پاک کو سمجھنے سے روکنے کا کام کر رہی ہیں۔

خواتین وحضرات

جن لوگوں نے کفر کیا یعنی نافرمانی کی اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا۔ انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔ اس فساد کے بدلے میں جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔

خواتین وحضرات

قرآن پاک کے خلاف یہ ایک بہت بڑی سازش ہے۔ جو ان لوگوں نے کی ہے جو مسلم نہیں ہیں۔ مسلم تو رسول ﷺ کے لائے قرآن پاک پر صدقے واری ہونے والی قوم ہے۔

خواتین وحضرات

یہ نام نہاد مفسر مسلم نہیں ہیں۔ بلکہ شیطان کے قدموں کی اطاعت کرنے ولے ہیں۔ جنہوں نے فرقہ پرستوں کو اپنے پیچھے لگایا ہوا ہے۔ یہ نام نہاد مفسر اپنی اپنی قوموں کو لے کر ڈوبیں گے۔ جب رسول ﷺ ان کے خلاف گواہی دیں گے۔

خواتین وحضرات

قرآن پاک میں فرقے بنانے والوں کو کافر کہا گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرقہ پرستوں کا تعلق رسول ﷺ سے ختم کر دیا ہے۔

سورہ آل عمرآن 145 تا 148 پارہ 4

۔ اور کوئی انسان اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر نہیں مر سکتا۔ وقت مقرر لکھا ہوا ہے۔ اور جو کوئی دنیا میں ثواب چاہتا ہے۔ اس کو ہم اسی میں سے دے دیتے ہیں۔ اور جو کوئی آخرت میں ثواب چاہتا ہے۔ اس کو ہم اسی میں سے دے دیتے ہیں۔ اور ہم بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دیں گے۔ اور کتنے نبیوں میں سے گزرے ہیں۔ جن کے ساتھ مل کر بہت سے اللہ والوں نے جہاد کیا۔ پھر انہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں جو پیش آیا۔ تو نہ انہوں نے ہمت ہاری اور نہ انہوں نے کمزوری دکھائی۔ اور نہ ہی دبے۔ اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

اور اس کے سوا ان کی کوئی بات نہ ہوتی تھی۔ بس وہ یہ کہتے۔ اے ہمارے رب ہمارے گناہوں کو معاف کر اور ہماری زیادتی کو معاف فرما۔ اور ہمیں ہمارے کام میں ثابت قدم رکھ۔ اور ہمیں کافر قوم پر نصرت دے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا میں ثواب بھی دیا اور آخرت کا ثواب تو بہت ہی اچھا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ احسان کرنے والے لوگوں کے بارے میں بتا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور ہم بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دیں گے۔ اور کتنے نبیوں میں سے گزرے ہیں۔ جن کے ساتھ مل کر بہت سے اللہ والوں نے جہاد کیا۔ پھر انہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں جو پیش آیا۔ تو نہ انہوں نے ہمت ہاری اور نہ انہوں نے کمزوری دکھائی۔ اور نہ ہی دبے۔ اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

اور اس کے سوا ان کی کوئی بات نہ ہوتی تھی۔ بس وہ یہ کہتے۔ اے ہمارے رب ہمارے گناہوں کو معاف کر اور ہماری زیادتی کو معاف فرما۔ اور ہمیں ہمارے کام میں ثابت قدم رکھ۔ اور ہمیں کافر قوم یعنی اُس دور کے فرقہ پرستوں پر نصرت دے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا میں ثواب بھی دیا اور آخرت کا ثواب تو بہت ہی اچھا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

سورہ فتح آیات 28 تا 29 پارہ 2
وہی ہے جس نے رسول ﷺ کو سچے دین کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے۔اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔اور جو لوگ آپ ﷺ کے ساتھ ہیں۔وہ کافروں پر سخت ہیں۔اور آپس میں رحم دل ہیں۔تم انہیں رکوع اور سجود میں دیکھو گے۔وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور فضل کی تلاش میں رہتے ہیں۔ان کی علامت ہے کہ ان کے چہروں میں سجدوں کے اثر ہیں۔ان کے یہ مثال تورات میں بھی ہے اور انجیل میں جیسے ایک کھیتی ہو۔جس نے اپنی سوئی نکالی۔پھر اس کو قوی کر دیا۔پھر وہ موٹی ہوگئی۔پھر اپنے تنے پر کھڑی ہوگی۔اور کسان کو خوش کرنے لگی۔تا کہ ان سے غصے میں لائے کافروں کو۔اور ان میں سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ایمان والوں سے اور صالح اعمال کرنے والوں سے ہے۔بخشش کا اور بہت بڑے اجر کا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو دکھا رہے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں۔جو ایمان والے ہیں جو صالح اعمال کرتے ہیں۔ان سے اللہ تعالیٰ کا بخشش اور بہت بڑے اجر کا وعدہ ہے

یہ لوگ رسول کے ساتھ ہوتے ہیں۔اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں پر بڑے سخت ہوتے ہیں۔ان کی علامت ہے کہ ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر ہیں۔یہ لوگ ایک کھیتی کی طرح ہیں۔جس نے کونپل نکالی۔پھر قوی ہوئی۔پھر وہ موٹی ہوگئی۔پھر اپنے تنے پر کھڑی ہوگی۔اور کسان کو خوش کرنے لگی۔اس طرح رسول ﷺ کے ساتھی مظبوط ہوں گے۔ان سے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے دل جلیں گے۔ان کو غصہ آئیگا۔یہ اللہ تعالیٰ کی کھیتی ہے۔جو اللہ تعالیٰ کو خوش کرتی ہے۔ایسے لوگ ہر دور میں رسولوں کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔ایسے لوگوں کا زکر تورات اور انجیل میں ہے۔جو لوگ رسول ﷺ کے ساتھ ہیں وہ کافروں یعنی فرقہ پرستوں پر بڑے سخت ہوتے ہیں۔

سورہ حج آیات 37 تا 44 پارہ 17
اللہ تعالیٰ کو تمھارا گوشت ہرگز نہیں پہنچتا۔اور نہ ان کو خون۔بلکہ اس تک تمھاری پرہیز گاری پہنچتی ہے۔اس طرح اس نے تمھارے لیے تابع کر دیا ہے۔تا کہ تم اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو۔اس ہدایت پر جو اس نے تم دی۔اور احسان کرنے والوں کو خوش خبری دیں۔بے شک اللہ تعالیٰ مدافعت کرتا ہے۔ان لوگوں کی طرف سے جو ایمان لائے۔بیشک اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والے کافر کو پسند نہیں کرتا۔ان کو جن سے لڑائی کی اجازت دی گئی۔اس لیے کہ ان پر ظلم کیا گیا۔اور بیشک اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے۔جن کو ان کے گھر سے ناحق نکالا گیا۔صرف اس بات پر کہ وہ کہتے ہیں۔کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے۔اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک دوسرے کے زریعے ہٹا تا نہ رہتا۔تو خانقاہیں گرجے اور عبادت خانے اور مسجدیں جن میں کثرت سے اللہ تعالیٰ کا زکر کیا جاتا ہے۔اور یقیناً جو کوئی اللہ تعالیٰ کی مدد کریگا۔اللہ تعالیٰ اس کی مدد کریگا۔بیشک اللہ تعالیٰ بڑا طاقت ور غالب ہے۔کہ اگر ہم مومنوں کو زمین میں قوت دے دیں۔تو یہ نماز قائم کریں۔اور زکواۃ دیں۔نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں۔اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔اور اگر یہ لوگ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے نوح کی قوم عاد اور ثمود کی قوم اور ابراہیم کی قوم اور لوط کی قوم جھٹلا چکی ہے۔اور موسیٰؑ کو بھی جھٹلایا گیا۔پہلے میں نے کافروں کو مہلت دی پھر ان کو پکڑ لیا۔پھر میرا اعذاب کیسا تھا۔

خواتین وحضرات!

آج بھی قرآن پاک کی بات کرنے والے یعنی جو لوگ اپنے رب کو مانتے ہیں۔فرقہ پرست زبردستی انہیں فرقے بنانے کے لیے مجبور کرتے ہیں۔یہ کافر اللہ تعالیٰ کے ساتھ خیانت کرنے والے ہیں۔اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے لڑائی کی اجازت دیتا ہے۔بے شک اللہ تعالیٰ مدافعت کرتا ہے۔ان لوگوں کی طرف سے جو ایمان لائے۔یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے ہیں۔اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔یقیناً جو کوئی اللہ تعالیٰ کی مدد کریگا۔اللہ تعالیٰ اس کی مدد کریگا۔بیشک اللہ تعالیٰ بڑا طاقت ور غالب ہے۔کہ اگر ہم مومنوں کو زمین میں قوت دے دیں۔تو یہ نماز قائم کریں۔اور زکواۃ دیں۔نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں۔اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔اور اگر یہ لوگ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے نوح کی قوم عاد اور ثمود کی قوم اور ابراہیم کی قوم اور لوط کی قوم جھٹلا چکی ہے۔اور موسیٰؑ کو بھی جھٹلایا گیا۔پہلے میں نے کافروں کو مہلت دی پھر ان کو پکڑ لیا۔پھر میرا اعذاب کیسا تھا۔

خواتین وحضرات!

اس کتاب کو لکھنے کا مقصد یہ ہے۔کہ شیطان بھی کافر ہے۔اور نام نہاد مفسر سمیت فرقہ پرست بھی کافر ہیں۔شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔اور اس نافرمانی کے لیے دلیلیں دیتا رہا۔اسی طرح نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے فرقے بناتے ہیں۔اور اس کے لیے دلیلیں دیتے ہیں۔اور اس پر دلیلیں دے دے کر شیطان کی طرح قائم ہیں۔

سورہ کہف آیت 50 پارہ 15

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا۔ کہ آدم کو سجدہ کرو۔ تو سب نے سجدہ کیا۔ سوائے ابلیس کے۔ وہ جنات میں سے تھا۔ اُس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی۔ تو کیا تم اس کو اور اس کی اولاد کو اپنا ولی بناتے ہو۔ حالانکہ وہ تمھارے دشمن ہیں۔ ظالموں کے لیے بہت برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں شیطان کی بات کر رہے ہیں۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی اور آدمؑ کو سجدہ نہیں کیا تھا۔ تو جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے فرقے بنائے ہیں۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں۔ اور کافر ہیں۔ اور ہمارے دشمن ہیں۔ جو لوگ ایسے لوگوں کو اپنا ولی بنائیں گے وہ بھی ظالم ہوں گے۔

چونکہ نام نہاد مفسر بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے فرقے بناتے ہیں۔ اور اس کے لیے دلیلیں دیتے ہیں۔ اور اس پر دلیلیں دے دے کر شیطان کی طرح قائم ہیں۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ اسی طرح آیات کو جھٹلانے والوں کے بارے میں کہتے ہیں۔

سورہ فرقان آیت 53 پارہ 19

آپ ﷺ کافروں کی اطاعت نہ کریں اور اس قرآن پاک کے ساتھ بڑا جہاد کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرمارہے ہیں۔ آپ ﷺ کافروں یعنی نافرمانوں کی اطاعت نہ کریں اور ان سے اس قرآن پاک کے ساتھ بڑا جہاد کریں۔ کافر کا مطلب آپ ﷺ کے زمانے کے تمام فرقہ پرست ہیں۔ جو اپنے اپنے فرقوں پر تھے۔

خواتین وحضرات!

اس آیت کے مطابق رسول ﷺ کا لایا ہوا قرآن پاک قیامت تک آنے والے تمام فرقہ پرستوں سے جہاد کرتا رہے گا۔ انشاء اللہ۔

خواتین وحضرات!

میں بھی رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہوئے اسی قرآن پاک کے ساتھ مرتے دم تک کافروں یعنی فرقہ پرستوں سے جہاد کروں گی۔ اور جو لوگ بھی ان فرقہ پرستوں سے اس قرآن کے ذریعے جہاد کریں گے۔ وہ رسول ﷺ کی مدد کرنے والے ہوں گے۔ اور حمایت کرنے والے ہوں گے۔ اور اطاعت کرنے والے ہوں گے۔

سورہ اعراف۔ آیات 157 اور 158 پارہ نمبر 9

جو لوگ اس رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں جو نبی اُمی ہے۔ جس کا ذکر وہ اپنے ہاں توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ رسول ﷺ انہیں نیکی کا حکم کرتا اور برائی سے روکتا ہے۔ ان کے لیے پاکیزہ چیزیں کو حلال اور گندی چیزوں کو حرام کرتا ہے۔ ان کے بوجھ ان پر سے اتارتا ہے۔ اور وہ بندشیں کھولتا ہے۔ جس میں وہ جکڑے ہوئے ہیں۔ لہٰذا جو لوگ اُس پر ایمان لائیں اور اس کی حمایت اور مدد کریں۔ اور اس روشنی کی اطاعت کریں۔ جو اس کے ساتھ نازل کی گئی ہے۔ تو یہی لوگ کامیابی پانے والے ہیں۔

آپ ﷺ کہہ دیجیے لوگو۔ میں تم سب کی طرف اُس اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں ۔ جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ لہٰذا تم اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول نبی اُمی پر ایمان لاؤ۔ جو خود بھی اللہ تعالیٰ اور اُس کے کلام پر ایمان لاتا ہے اور اُس کی اطاعت کرو۔ تا کہ تم ہدایت پاؤ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ ان آیات میں پہلے اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔ پھر رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ رسول کا مطلب ہے۔ پیغام پہنچانے والا

پہلے اللہ تعالیٰ کا خطاب دیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ جو لوگ اس پیغام پہنچانے والے کی اطاعت کرتے ہیں جو ان پڑھ نبی ہے۔ جس کا ذکر وہ اپنے ہاں توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ پیغام پہنچانے والا انہیں نیکی کا حکم کرتا اور برائی سے روکتا ہے۔ ان کے لیے پاکیزہ چیزیں کو حلال اور گندی چیزوں کو حرام کرتا ہے۔ ان کے بوجھ ان پر سے اتارتا ہے۔ اور وہ بندشیں کھولتا ہے۔ جس میں وہ جکڑے ہوئے ہیں۔ لہٰذا جو لوگ اُس پر ایمان لائیں اور اس کی حمایت اور مدد کریں۔ اور اس روشنی یعنی قرآن پاک کی اطاعت کریں۔ جو اس کے ساتھ نازل کی گئی ہے۔ تو یہی لوگ کامیابی پانے والے ہیں۔

اس کے بعد رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ رسول ﷺ فرمارہے ہیں۔ لوگو۔ میں تم سب کی طرف اُس اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا ہوں ۔ جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ لہٰذا تم اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیغام پہنچانے والے ان پڑھ نبی پر ایمان لاؤ۔ جو خود بھی اللہ تعالیٰ اور اُس کے کلام پر ایمان لاتا ہے۔ اور اُس کی اطاعت کرو۔ تا کہ تم ہدایت پاؤ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو روشنی کہہ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس روشنی کی اطاعت کرو۔ جو آپ ﷺ کے ساتھ نازل کی گئی ہے۔ اور

اس قرآن کے زریعے وہ لوگوں کوتعلیمات دیتا ہے۔اس قرآن کے زریعے وہ حلال وحرام کے بارے میں بتا تا ہے۔نیکی اور بدی کی باتوں کو بتا تا ہے۔اوران سے وہ بوجھ اتارتا ہے۔جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے۔یہی وہ پیغمبر ہے جس کا ذکر انہیں تورات اورانجیل میں ملتا ہے۔لہٰذا جولوگ اس پیغام پہنچانے والے کو مانتے ہیں وہ اس کی حمایت اور مدد کریں۔اوراس قرآن پاک کی اطاعت کریں ۔جواس کے ساتھ نازل ہوا ہے ۔وہی کامیاب ہونے والے لوگ ہیں۔ پھر یہی باتیں رسول ﷺ کرتے ہیں۔کہ اے لوگو بے شک میں تم سب کی طرف اُس اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا پیغام پہنچانے والا ہوں۔جوآسمانوں اورزمین کا بادشاہ ہے۔اس کے سوا کوئی معبودنہیں ہے وہی زندہ کرتا ہےاور مارتا ہے۔ اللہ پراوراس کے پیغام پہنچانے والےان پڑھ نبی پرایمان لاؤ۔جوخودبھی اللہ تعالیٰ پراوراُس کے کلام پرایمان لاتا ہے۔اوراس کی اطاعت کرو۔تا کہ تم ہدایت پاؤ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اطیع اللہ واطیع الرسول کوکھول کھول کرسمجھایا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ جولوگ رسول ﷺ پرایمان لائیں وہ اس کی حمایت اور مدد کریں ۔اوراس روشنی یعنی قرآن پاک کی اطاعت کریں۔جواس کے ساتھ نازل کی گئی ہے۔تو یہی لوگ کامیابی پانے والے ہیں۔یعنی قرآن پاک کی اطاعت کاحکم ہے۔

پھررسول ﷺ فرماتے ہیں۔

اے لوگو بے شک میں تم سب کی طرف اُس اللہ کا بھیجا ہوا پیغام پہنچانے والا ہوں۔جوآسمانوں اورزمین کا بادشاہ ہے۔اس کے سوا کوئی معبودنہیں ہے وہی زندہ کرتا ہےاور مارتا ہے ۔اللہ پراوراس کے پیغام پہنچانے والےان پڑھ نبی پرایمان لاؤ۔جوخودبھی اللہ تعالیٰ پراوراُس کے کلام پرایمان لاتا ہے۔اس کی اطاعت کرو۔تا کہ تم ہدایت پاؤ۔یعنی ہم صرف اس طرح ہدایت حاصل کرسکتے ہیں۔جب ہم رسول ﷺ کی اطاعت کریں۔وہ رسول ﷺ خودبھی اللہ تعالیٰ اوراس کے کلام یعنی قرآن پاک پرایمان رکھتا ہے ۔اس کی اطاعت یہ ہے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ پراورقرآن پاک پرایمان لائیں یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے۔کیونکہ یہ کام انہوں نے بھی کیا۔اگر ہم یہ کام کریں گےتو رسول ﷺ کی اطاعت ہوگی۔اوراس طرح ہدایت پالیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ جواللہ تعالیٰ اوراس کے کلام یعنی قرآن پاک پرایمان رکھتا ہے۔اس کی اطاعت یہی ہے۔کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ اوراس کے کلام پرایمان لائیں۔یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے۔اس طرح ہم ہدایت پاجائیں
گے۔اسے اطیعواللہ واطیعوالرسول کہتے ہیں۔اگر ہم فرقے بناتے ہیں۔تو یہ رسول ﷺ کی نہ مدد ہےاور نہ حمایت ہے۔
بلکہ ان کے خلاف کام ہے۔اُن کے ساتھ ضد ہے۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرست سمجھتے ہیں کہ وہ دین کی بہت خدمت کر رہے ہیں۔حالانکہ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کا تعلق ختم کردیا ہے۔۔۔

فرقہ پرستوں کے پاس اس بات کا کوئی جواب نہیں ہے۔کہ انہوں نے فرقے کیوں بنائے ہیں

بس وہ بہت خوش ہیں کہ وہ دین کا کام کررہے ہیں۔ ایسے تمام فرقہ پرستوں کواللہ تعالیٰ جواب دے رہیں ہیں۔

آل عمرآن آیات 187 تا 188 پارہ4

اوراللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ لیا جوکتاب یعنی قرآن پاک انہیں دیا گیا تھا۔کہ تم نے اسے ضرور وضاحت سے بیان کرنا ہے۔اوراسے چھپانا نہیں ہے۔توانہوں نے اس عہد کوپسِ پشت ڈال دیا۔اورانہوں نے بہت تھوڑی قیمت کے بدلے بیچ دیا۔بہت برا ہے جووہ لیتے ہیں ۔آپ ہرگز خیال نہ کریں۔ان کوجوخوش ہوتے ہیں جواس بات سے جووہ کرتے ہیں۔پسند کرتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے۔وہ کام جوانہوں نےنہیں کیا۔تو آپ یہ خیال نہ کریں۔کہ یہ لوگ عذاب سے نجات پائیں گے۔اورانکے لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔جوقیامت تک آنیوالے لوگوں کے نام ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اوراللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ لیا جوکتاب یعنی قرآن پاک انہیں دیا گیا تھا۔کہ تم نے اسے ضرور وضاحت سے بیان کرنا ہے۔اوراسے چھپانا نہیں ہے۔توانہوں نے اس عہد کوپسِ پشت ڈال دیا۔اورانہوں نے بہت تھوڑی قیمت کے بدلے بیچ دیا۔بہت برا ہے جووہ لیتے ہیں ۔
آپ ہرگز خیال نہ کریں۔ان کوجوخوش ہوتے ہیں جواس بات سے جووہ کرتے ہیں۔پسند کرتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے۔وہ کام جوانہوں نےنہیں کیا۔تو آپ یہ خیال نہ

کریں۔کہ یہ لوگ عذاب سے نجات پائیں گے۔اوران کے لیے دردناک عذاب ہے۔
خواتین وحضرات!

ان آیات میں پیغام اُن لوگوں کے نام بھی ہے۔جو رسولﷺ کے دور میں تھے۔جنہوں نے قرآن پاک کو چھپایا مثلاً اہل کتاب جو چھپانے کے ساتھ ساتھ آیات کو سمجھنے کے بعد بدل دیتے تھے اور یہ پیغام قیامت تک آنے والے نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں کے نام بھی ہے۔کہ وہ خود کو بہت مبارک خیال کرتے ہیں۔حالانکہ ان کو جس کام کا حکم دیا گیا تھا۔وہ انہوں نے کیا ہی نہیں۔یہ بڑے خوش ہیں۔حالانکہ انہوں نے اطیعو الرسول کی آڑ میں قرآن پاک کو پس پشت ڈال دیا ہے۔اور وضاحت سے قرآن پاک بیان ہی نہیں کیا۔تو آپ یہ خیال نہ کریں۔کہ یہ لوگ عذاب سے نجات پائیں گے۔بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔
خواتین وحضرات!
نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست بڑے خوش ہیں کہ وہ دین کی خدمت کر رہے ہیں۔حالانکہ رسولﷺ نے انہیں قرآن پاک دیا تھا قرآن پاک کا پیغام دیا تھا انہوں نے یہ پیغام تو

لوگوں تک پہنچایا ہی نہیں پھر وہ کس کارنامے پر خوش ہوتے ہیں۔جو فرقوں کی غلامی پر وہ لوگوں کو مجبور کرتے ہیں۔اور قرآن پاک کو پس پشت ڈال رکھا ہے۔اس کام پر خوش ہیں

ایسے لوگوں کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ نے رسولﷺ کا تعلق ہی ختم کر دیا ہے۔ان لوگوں کا تو رسولﷺ کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں۔خامخواہ ہی اپنی نظروں میں مبارک بنے بیٹھے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سورہ انعام آیت 159 پارہ نمبر 8 میں فرماتے ہیں بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے ہیں اور گروہ بن گئے ہیں آپﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔بے شک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔
خواتین وحضرات!
آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ فرقہ بنانے والوں سے نبیﷺ کا کوئی تعلق نہیں ہے جب اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والوں سے رسولﷺ کا تعلق ختم کر دیا تو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے بعد یہ کفر کس طرح سے جاری وساری ہے۔اس کا مطلب ہے کہ فرقہ پرست قرآن پاک سے مرتد ہو چکے ہیں۔